UNIVERSAL LIBRARY
OU_222081
UNIVERSAL LIBRARY

Osmania University Library

Call No ۸۹۱٫۴۳۸

Accession No. 3689

Author

Title پشت . سنحر

This book should be returned on or before the date last marked below.

بکرپائی کرپالو نسخہ گلدستہ سخن جس میں کہ رنگارنگ پہول چمن
بزرگان ہندو دیگر اکابران کے بزبان مختلف جو کہ سرتاپا
رنگ نصائح ہوش افزا دینی و دنیوی و راج نیتی سے رنگین ہیں

المعروف بہ

पुष्पसंचय

پُشپ سنچے

کتاب ہذا کی رجسٹری حسب ضابطہ قانون کرائی گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت مولف قصد طبع نفرمائیں

باہتمام بندرابن ولد شیام لال رائیزادہ ساکن قصبہ کاندہلہ حال میرٹھ
مختار عام لالہ دلیپ سنگھ پریس میرٹھ دی۔ این۔ ڈبلو۔ پی۔
ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ و اخبار میگزین ہند کے این ڈبلو پریس میرٹھ میں چھپایا

CHECKED. 195[illegible]
کتب خانہ
Checked 1965
Checked 1969
1952

دیباچہ

سری گنیش آیمہ

حسب اتفاق یہہ پستک پشپ سنچہ جس مین کہ رنگارنگ پھول بقول ہندی کا
زمانہ گذشتہ کے جوکہ سراپا پارنگ انواع ہر قسم سے رنگین ہیں
وفارسی وسنسکرت وعربی سے چنکر بپایہ مندکندن لال
گلدستہ بنا برتفریح وتازگی طبع اپنے کے بناکر بنحو اسکے
معنی یہہ کہ قطرۂ ابر نیسان جیسے دہن صاف مین پوشیدہ ہو
پوشیدہ رکھا تہا - ورنیولا بمقتضائے وقت اور
منسلکہ کے اگر جنگل مین مورنا چاکسنے دیکھا فی الفور
یہہ ارادہ ہوا کہ پستک مذکورہ شایع کراکر بخدمت عالی
فیضمآب رؤسا ہند بھیجی چاہیئے تاکہ جمیع سامعین
گلدستۂ مذکورہ کی رنگ وبو سے فیضیاب ہوکر
دعائے خیر سے یاد کرین ؛

الملتمس مصنف کتاب ہذا

Checked 1978

صحیح نامہ اغلاط پستک پشپ بینچہ

بخدمت ناظرین والاتمکین گذارش ہی کہ بروقت رسید پستک ہذا کے اول صحیح نامہ اغلاط کو کہ جو ہمراہ پستک ہی دیکہکر تصحیح الفاظ غلط کی فرماوین بعد اوسکے بوقت فرصت ملاحظہ ہر ایک پہول روپی کا کرین۔

نام صفحہ	نام سطر	غلط	صحیح	معنی
٣	١٧	کٹہونیک	کبہونیک	کبہی ذرا
۴	١۵	پشچاپات	پشچاتاپ	پچہتاوا
٦	آخر	کیونکہ ہیچدان	کیونکہ یہہ ہیچمدان	ناواقف
٧	۵	تب تک	تات تک	
٩	١٠ کے بعد	+	مگر چونکہ	سطر ١٠ والا کے مابین لفظ مگر چونکہ ابزاد ہونا چاہیے۔
١٠	٦	اور یہہ بزرگان ہند کا۔	اور یہہ مقولہ بزرگان ہند کا۔	
١٠	آخر	سہل کاج	سہیل کارج	
١۴	١١	پرجا بہی ہے	پرجا ہی کے	
١٦	۴	یہی یہہ	یعنی یہہ	
١٧	١	آلش	آلس	سستی کاہلی
١٩	١٦	تحریر کیا ہے یہہ۔	تحریر کیا یہہ ہی کہ ایک	
٢١	١	یک متی	چہٹ متی	
″	٢	ناہ کہی	ناہ کہی	
٢٣	٧	ہرایہ	ہرپار	
٢۴	۵	درصنعت	درصفت	
ایضاً	١۵	نہین سب	نہین سب	پاوین تمام
″	آخر	سیخ لکہو	سچ لکہو	منش جہوٹا
٢۵	١	نہین مان	نہین مان	پاوین عزت
″	″	مان نہین	مان نہین	عزت پاوین
٣٠	۴	درصنعت زکوۃ	درصفت زکوۃ	تعریف خیرات
″	۵	مین نے کینے	यनकेन	جیسے تیسے
″	٦	سنتوچ	ستوچ	صاف پاک
″	١١	دیکہین	دیکہین	
٣٢	٣	یا صاحب کی	یا صاحب کی بندگی	پرمیشور کی بہگتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	معنی
۳۶	۴	پامر پور	پامر	گل کلنگ تھی پامردا
〃	۱۲	ہرگستان	ہرت لسان	جاے مدفن
۳۶	۱۳	سمیت جان کی	سمیت جانکی	معہ جانکی
۴۱	۵	جوجہوی ایکبار	جوجہتوی ایکبار	جو دیکھے ایکدفعہ
۴۳	۵	کہہ رہی	کہہ ہی	
۴۶	۱۳	کرم کی کمائی	کرم کی کہائی	
۵۰	۲	انوچیت انوچت	انوچیت اُچت	جو غیر مناسب و مناسب
۵۳	۳	ہنبع ذکات	سنبع ذکات	منبع ہوا خیرات کا
۵۵	۱۶	جو سنشبہ کوئین	جو سنسطے توئین	جو ختم ہون
۵۷	آخر	+	نفس شیطانکو قید کر	دیتی کیا پانی مین پہیر کہا کی غوطہ
۶۰	۶	کہاکہون	کہاکہون	
〃	۱۱	کوہی	کوہی	
۶۱	۱۰	گن گاے	گن گایے	
۶۳	۱۱	پربہہ مین	پر یہ مین	دوست ملا
۷۳	۱۱	تولینا نام	تولیتا نام	
〃	۱۲	بیترا اگر جلبین	بیترا اگم جل مین	زیادہ پانی مین
〃	آخر	گل چہاردہم	کل پانزدہم	
۷۸	۲	ہرکہ دانا	ہرکہ نادان	
〃	۳	بیوقوف ہی	بیوقوف نہی	
۸۶	۲	کہائی	ہائی	
۹۱	۱۵	کہ جنبین بنی ہوسے بہوزنڈ صاحب	کہ جنبین بہوزنڈ صاحب بنہی ہوسے	
۱۸۰	۷	شبہہ کرن پیاری	سبہہ کرن پیاری	
۱۳۱	۳۰	کرکوتر کہبہ دان	ہاتہہ کوتر کہبہ دان	

اوم

سری گنیشائی نمہ

پشپ منجہ

دوہا

پرمیشور جگدیش کو بارم بار پرنام
صاحب تیری صاحبی سب گھٹ رہی سمائی
ہے گھٹ مین سوجہت نہین یعنت ایسی زند
گور کو سیجے بندگی کوٹ کوٹ پرنام

جاکی کرپا کٹاکش سے پورن ہوین سب کام
جون مہندی کی پات مین لالی لکھی نجائے
تلسی یا سنسار کو ہوا موتیا بند
کیٹ نجانے بہرتاک گور کرین آپ سمان

بارم بار پرنام اور دنعتباد ہے باغبان حقیقی سرشکتی مان سرب بیاپی کو جسنے کہ اس منیتان دنیوی کو باسم جداگانہ کیاری یعنی سات دیپ نہہ کھنڈ سے موسوم کرکے چوراسی لاکھ یونی یعنی وجود کی پھلواری سے مرتب اور مزین فرمایا - اور واسطے آرایش و تازگی باغ موصوف کے صدہا چشمے مثل گنگا و جمنا و ستلج و بیاسا وغیرہ کہ جن کا مخرج دریاے ناپیداکنار رحمت اوس کی سے وابستہ اور منعقد ہے جاری فرماکر ایک بنگلہ فیروزہ رنگ آسمان کا بشکل گنبد کہ جس کی چھت گلکاری ستارون - اور دو کلس نہری دروپہری سورج و چندرمان سے نہایت منقش و مرصع ہے بسہارہ ستون قدرت کاملہ اپنے کے باوجود عرض و طول و بلندی ایسا خوشنما اور پایدار بنایا جس کی تعمیر عمارت کے دیکھنے سے عقل و فہم جمیع حکماء زمان انجنران محکمہ بارکماسٹری ڈرافٹری وغیرہ زمانہ ماضیہ و حال کی معترف بقصور ہوکر (مصرع)
انگشت حیرت در دہان تمہ ہدون نمیبرون - رکہتی ہے - بلکہ گاد گاہے مضامین

مفصلہ ذیل یاد کرکے دست بر گوش و خاموش ہو جاتی ہے۔

اشعار در صنعت صانع

جو کہ تو کرتا ہے برحق ہے بجا	عقل اوس کی کنہ کو پہونچیگی کیا
کرتا ہے جو جو کہ تو گلکاریان	عقل بندہ کی کہان پہونچے وہان
خاک سے پیدا کرے زینت گل	تاک سے ظاہر کرے جوشن مل
آب سے ظاہر کرے رخشان گہر	قطرۂ ناپاک سے پیدا بشر
ریگ سے پیدا کرے الماس کو	سنگ مین تابش سی خور کی لعل ہو
آگ سے پیدا سمندر کو کرے	طعمۂ جاندار اخگر کو کرے
چرخ یا این عظمت و یا آب و نبات	ہے نزے دریا قدرت کا حباب
ختم تجھ پر ہو گئی صنعت گری	ہے ہر اک برتر سے تجھکو برتری

اگرچہ ہر ایک پھلواری ہر وجود کی اوس کے نور سے منور ہے لیکن خصوص وجود انسان مین رنگ و بو عقل و گویائی کا ایسا عطا کیا جس نے یہہ وجود انسان ضعیف البنیان کا سب پھلواریون کے وجود سے گل سورج مکھی و چپت دکہی مشہور ہوا۔ گو بظاہر راجگان زمانہ ماضیہ و حال کو فقط باغ دنیوی کا بنایا مگر فی الحقیقت اگر نگاہ غور سے دیکھا جاوے تو وہ بذاتہ خود محافظ بلکہ سب کے پاس موجود ہے جس کی صداقت مضامین مفصلہ ذیل سے ظاہر ہے۔

پد در بحر لاونی

کر دیکھا تا بہ سینے سب کے بیان سی پاس ہے وہ	دور جسے بتلاتی ہو دیکھو تو آن کے پاس ہے وہ
پہلے تو بالیقین ہو دیکھا ہر مان کے - پاس ہے وہ	پھر لوپان دیکھے تو دیکھا ہر ایک لوپ ان کے - پاس ہے وہ
بیبل الم انجیل دیکھی دیکھا قرآن کے - پاس ہے وہ	گیتا مین بھی صاف بچن نے دیکھی بھگوان کے - پاس ہے وہ
پرانون کر دیکھا تو دیکھا ہر ایک پران کے - پاس ہے وہ	دور جسے بتلاتی ہو دیکھو تو آن کے - پاس ہے وہ
بھلی بھانت سے دیکھ لیا ست گورو سے جہان کے - پاس ہے وہ	سر د پ سے لامکان گر ہر ایک مکان کے - پاس ہے وہ

خاک باد آب آتش کی آسمان کے پاس ہے وہ
دور کسی شی سے نہین مطلق کل جہان کے پاس ہے وہ

نیر نگیں انہو ہوا کیا در ذرہ شئی کہان کے پاس ہے وہ
دور جیسے بتلاتے ہو دیکھو تو آن کے پاس ہے وہ

کیا ہندو کیا عیسائی کیا مسلمان کے پاس ہے وہ
جتنے نا پتہ ہر آشرم جتنے سب مین ایمان کے پاس ہے وہ

دل و جگر پہلو و کمر سینہ کے کان کے - پاس ہے وہ
ہاتھ پانون پنڈلی پان وبازو زبان کے - پاس ہے وہ

دیکھا چشم غور تو سر دم پران اپان کے - پاس ہے وہ
دور جیسے بتلاتی ہو دیکھو تو آن کے پاس ہے وہ

گمان کر دیکھا تو یہی دیکھ گمان کے - پاس ہے وہ
دہیان سے پہچانا تو یہی پہچانا دہیان کے - پاس ہے وہ

گیان سے ہان جانا تو یہی جانا گیان کے پاس ہے وہ
ہوا غرض تحقیق یہی ہر طرح جان کے - پاس ہے وہ

پہنچ سکی چادر نر ہی مت او دہتوان کے - پاس ہے وہ
دور جیسے بتلاتی ہو دیکھو تو آن کے - پاس ہے وہ

کبت

اوکھ مین مدھورائی - جیسے سنا ہہ مین ہے نرمکاپن (شیرینی) - تلن مین ہی تیل - اور شیتلتا (سردی) اولہ مین
نیب مین کڑواپن - جیسے مرچ مین ہے تکشنتا (تیزی) - دودھ مین ہی گھرت (گھی) اور سگندھ (خوشبو) ہے بیلہ مین
آنبہ مین کھٹائی - جیسے اگن مین اوشنتا (گرمی) - شورہ مین کھارہ پن - روئی ہی بنولہ مین
کاشٹ مین اگن جیسے بیج مین برکش (درخت) - ایسے ہی رام چھپا پرانی کے چولہ (جسم) مین

کبت دیگر

رام ہی کے نام کو انیک جن پکار رہے - مسجد مین مندر مین گرجا مین ٹیر ٹیر
رام ہی کے روپ کو انیک جن نہار رہے - درگن مین ہردے مین ترکٹی مین ہیر ہیر
رام ہی کے بھاؤ کو انیک جن بچار رہے - بانی یا انتش کرن بیچ گھمیر گھیر
رام ہی ہین سرب ٹھور دوسرا نہ کو او اور نشچے کر مانو - یامین نہین ہیر پھیر
جیسی جاکی بھاونا ہو تیسی تاکو دیکھ پڑے جنہی ہر ہر تی کہو نیک نا لگا دین دیر
تربھے رام - رام کو ایک بار ہیر دتو - رام کو ہیرت ہین آرت جن بیر بیر

{ اوم تت ست }

باعث تالیف

یہ آدھین متہین کندن لعل ولد کاشی ناتہہ صاحب پنڈت منشی بجیناتہہ صاحب ہردو برادران حقیقی ہین لالہ شام لعل صاحب مرحوم ابن ہرخیال سنگہ صاحب گپت متوطن قصبہ کاندہلہ ضلع مظفرنگر قسمت میرٹھ جو کہ ہنوز بخدمت بابرکت والدین خود بعمر پنچاہ و دو سال ہو کر مثل طفل پنجسالہ پرورش پا رہا ہے - ایک روز اپنی شامت اعمال بد سے نہایت محجوب و منفعل ہو کر تخلیہ مین چند منقولہ منسلکہ ذیل حسب حال خود ورد زبان کر رہا تہا -

اشعار

حیف ہے دور جوانی ہو گیا
موئے مشکین ہو گئی شکلِ سمن
رہگیا بڈہے پہ رنجِ دہن

کام جو کرنا تہا نہ کچہہ ہمسے ہوا
لالہ رُخ پر ہوئی ظاہر شکن
ہو گیا مثل کمان سرو چمن

گر گئی عمرِ عزیز اپنی سفر
منہہ مین دندان بخود فانی ہوئے
گرمی دل ہو گئی یک لخت سرد

زندگانی مرگ سے ہی فوق تر
ژالہ سان گہل گہل کے وہ پانی ہوئے
آنکہین نرگس کی طرح ہین رنگ زرد

دوہا ہندی

آچھے دن پاچھے گئی ہر سے کیا نہ ہیت
ناہ کچہہ کرنی ہم کری تاہ کر نیکے جوگ

اب پچتائی ہوت کیا چڑیا چگ گئیں کھیت
تلسی جگ مین آنکر مفت ہنسائی لوگ

معنی یہہ کہ تمام دن عمر گذشتہ کے جو نہایت بیش بہا اور انمول تہے مفت لہو و لعب مین گذری کوئی کار سوار نہہ یا پرمارتہہ کا اس وجود نابود سے ایسا نہوا کہ جس سے چند روز برادران زمانہ حال مین یادگاری رہے - کیونکہ

شعر

دنیا مین ہی جس کا نام زندہ | لاریب ہے وہ مدام زندہ

یہہ سوچتا اور فکر کرتے کرتے (ملہم غیب نے) بمقتضائے منقولہ منسلکہ سمجہا وا

چوپائی

کرونا میں رگہوناتہہ گسائین | بیگ پائے ہین پیڑ پرائی

معنی یہہ کہ پرمیشور رات و دیالو ہین - دوسرے کی تکلیف کو فوراً معلوم کر لیتے ہین -

چوپائی

جہان جہان بھگتن کو گاڈہو ۔۔ مانوت رام کال کو کھانڈہو

معنی یہہ کہ جسجگہ کبہی بھگت کو مصیبت یا تکلیف ہوئی ۔ رام اوسی وقت اوسکی مدد کرتے ہین گویا پہلے سے موجود تھے ۔ چند فقرہ ذیل یاد دلائے اور سنائے ۔

(اوّل) چوپائی

ہوگی وہی جو رام رچ راکہے ۔۔ کو کر ترک بڑہاوے شاکہا

معنی یہہ ۔ جو رام کو منظور ہے وہ ہوگا ۔ کیون نکتہ چینی کرکے بات بڑہاتے ہو ؟ ۔

(دوم) دوہا

نٹے دسن کی کلپنا گئے کلپ ترو چہانہہ ۔۔ تاسی جب لگ درو کے ناد ہنا سنتا کی ناہہ

معنی یہہ کہ من کی خواہشات اگر کلپ برکش اور کامدہینو بہی مل جاوین تو ہرگز پوری نہین ہوسکتین تاوقتیکہ پرمیشور اپنی کرپا نہ کرین ۔

(سوم) سورٹھا

کو او بسرام کہ پاوئی تات سہج سنتوکھ بن ۔۔ چلے کہ جل بن ناؤ کوٹ جتن پچ پچ مرے

معنی یہہ کہ کسیکو سکہہ و آرام نہین مل سکتا بجز قناعت کے ۔ جیساکہ بغیر پانی کی کشتی کا چلنا محال ہے ۔

چہارم

لوبہہ موہ کی جہولی باندہی گہر گہر ہاتہہ پسارا ۔۔ گانٹھہ مین لعل کہول نہین دیکہے مانگت پہرے دوبارا

معنی یہہ کہ طمع اور ہوس کی جہولی باندہ کر گہر گہر ہاتہہ پسارتا ہے ۔ تیری گانٹھ مین جو لعل ہین اون کو کہولنا نہ جان کر قرض و وام لیتا پہرتا ہے ۔

لبقو ریاد ہونے اور سننے مقولہ چہارم کے پنڈت جی اپنے دل مین نہایت متعجب اور متحیر ہوا کہ یہ بشارت پاکہنی ہے کیونکہ راقم الحروف تا این وقت بیا منکم ہائی اپنی کے دست نگر وا اپنا لگا ہے ۔ گانٹھ مین لعل ہونے کا تذکرہ آپ نے کیسے یاد دلایا ؟ مگر درین ضمن ایک زمقولہ عربی

فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ پر جو نظر پڑی) معنی یہہ کہ کوئی کام حکیم حقیقی کا خالی از حکمت نہیں — غرض کرتے کرتے یہ خیال بندھا کہ یہہ اشارہ و کنایہ گانٹھہ مین لعل ہونیکا مُراد گلہاے سے یہا منقولہ بزرگان ہند و دیگر بزرگان سے ہے جنکو کہ تین نے ذہن نشین کر کے یاد سے بھلا دیا ہے — پس اسی وقت سے یہہ ارادہ مصمم کیا کہ گلہاے منقولہ بزرگان ہند وغیرہ کو جو مثل لعل بے بہا کے تیری گانٹھہ مین بندھے ہوئے ناچیز و کمقدر ہو رہے ہین اونکو باحتیاط تمام اپنے عجز و نیاز کے پانی [illegible] طرح دستہ دستہ اور فتہ کر کے اپنے رشتہ تحریر مین اس طرح سے پرونا اور [illegible] مثل پھول مالا و یا گلدستہ کے بن جاوے تا کہ بعد پرسش زمانہ عال کے اوس کو اپنے گلے مین [illegible] کرین و یا انکو اپنی میز چوکی پر بجاے گلدستہ کے رکھکر مشام جان معطر کرین — (مصرعہ) شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال —
معنی یہہ کہ [illegible] سے بزرگان کے جو کہ مثل گنجہاے سُرخ و لعل سپید نایاب ہین اگر یادگاری ہے ورنہ [illegible] ہے —

دوہا

جگت بیند [illegible] رام [illegible]	پہیرین [illegible] ارشو بھاات الوراگ

اب پرانضنا و استدعا میری بخدمت لازم البرکت جمیع صاحبان والا شان رو ساے ہند یہہ ہے کہ اگر بتقریر پرو [illegible] پھول مالا و گلدستہ گلہاے منقولہ بزرگان ہند وغیرہ مین جو بنام **چپک پہنچہر** نامزد کیا گیا ہے بمجواے (الانسان مرکب من الخطاء والنسیان) کچہہ سہو یا غلطی سرزد ہوئی ہو تو حسب منشا منقولہ مہاراج تلسی داس صاحب —

چوپائی

جو لڑکا کچہہ الوچپت کرہین جون بالک کہے توتری باتا	گورو پت و ما [illegible] مدت ہوت ہین [illegible] درماتا

معاف فرماوین اور اصلاح دین — کیونکہ ہیچمدان طفل اُردو و ہندی خوان نہایت

ادہم اور اگیانی ہے جس کی صداقت مضامین مفصلہ ذیل سے بخوبی ظاہر ہے۔

پد

موہ سم کون ادہم اگیانی

نہم ہم سکے لبس پیٹ ہیت نہیں ہیر و بہبیو دیبہ اپہانی
سیوت لیٹے جوگ بکہہ لاگت ادلی پہانس ہسپانی
دہن دہن کرت عمر سب بیتی ترشنا نا ہین گہانی
لاکہہ سنی مانی نہین ایک ہو سادہ سنت کی بانی
آپہی کی کچہہ سدہہ نہین لکھی نندت آن پرانی
نریجے رام یا نچہہ نانک جو نردن دن ہوت پرانی

موہ سم کون ادہم اگیانی

دیگر

ناتہہ میری بہلی بنی اسواری

اکپش اونٹ اکبرت ہتیا پاپ پالکی نیاری
کبین کرڈرپاپن کے جہکڑا اسولہ چاپت پہاری
کام کرودہ مارہ لوبہہ موہ سب بیسر دارا گاری
سنگ کوسنگ کوشیل بہیل سے کام کٹک دل بہاری
موہ سر جہنڈیہہ پہرے ہنسا کا ڈرگئی دیا بچاری
نیم دہرم شبہ ہارمان کے تج گئے ہم ہماری
ہون ہین سب تیتن کارا جا آیو سرن تمہاری
شور ادہم کو ٹھور نہین ہے تار و آپ مراری
سندن

کبت

رات دنان اپرادہہ ندی ہین موہ ست کور سدا بہتی ہے
اندہہ کے کوپ کے پہندے پڑو نکسون سکون ترشنا ات دہی ہے
جو تم لکھو میری کرنی۔ تو تل دہرنے کو نہین دہرتی ہے
نیاو کرو تو بچاؤ نہین۔ دیا ہی کرو تو بچار ہتی ہے
انصاف

ادم تنت ست

گُل اوّل در فضیلت ہدیۂ راجِ دربار متضمّن تعزیت و تہنیت

چوپائی

منی مانک کنتا چھب جیسی ۔ اہی گر گج سر سوہ نہ تیسی
نرپ کریٹ ترونی تن پائی ۔ لہین سکل شوبھا ادہکائی

منی یعنی ہیرے اور جواہرات اور موتی کی خوبصورتی جیسی کہ ہونی چاہیئے وہ اپنے نیچ استہان یعنی سر سانپ کے سر پر اور پتھر اور ہاتھی کی مستک مین نہین ہوتی۔ البتہ راجا کے تاج یا رانی کے انگ پر زیورون کی خوبی ادہک معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح گلہاے منقولہ ہای متقدمین کی قدر و منزلت راج دربار یا سمجھنون کی سماج مین جو کہ بذاتہ جوہری ہین پرگھٹ ہوتی ہے جیساکہ مضمون ذیل سے مترشح ہوتا ہے۔ (مصرع) قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری۔ بربنا فہذا اس مضمون کے نیازمند کو شوق پیدا ہوا کہ گلہاے کی بہا منقولہ بزرگان ہند جو کہ تیری صحبت بد سے حسب مضمون ذیل پژمردہ اور افسردہ ہین

دوہا

چندن چرو چمار گہ نترا اُتھ چیرو چام ۔ گن اوگن جب ہی نہین پڑا پنچ سے کام
گنی نرادر ہوت ہین جات موڑھ دربار ۔ ہیرے کنچن کی سار کو کیا جانے منہیار

ان کی پھول مالا یا گلدستہ بنا کر بخدمت خدام عالیمقام سوستی سری متی سکل گن وتی جنا بہ مہارانی کوئن وکٹوریہ صاحبہ دام اقبالہا و دیگر راجگان والاشان زمانہ حال بطور نذرانہ پیشکش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیشہ سے اس دلیش خیر اندیش کا یہہ قاعدہ مستمرہ ہے جیساکہ مضمون ذیل سے واضح ہوگا۔

چوپائی

انی گریب گرام نر ناگر ۔ پنڈت موڑھ ملین اُجاگر

سو کوئی کو کوئی بُدھ مت انوہاری	نرپ سراہت سب نر ناری
سادھو سجان سو شیل نرپالا	ایشن انس بہو پرم کرپالا
سُن سنائے سبھ ہین سو بانی	بھنت بھگت مت گت پہچانی

معنی یہہ کہ ہر شخص غنی یا غریب - پنڈت یا بیوقوف - نیک - شاعر - یا انجان اپنی عقل اور استعداد کے موافق اپنے دیش کے راجہ کی تعریف کیا کرتے ہین - وہ راجہ پرم دیالو اور کرپالو کہ جو ایشن انس بہو یعنی ظلِّ الٰہی ہے اُن تمام اشخاص متذکرۂ بالا کا سنمان اور آدر اپنی دیالتا اور کرپالتا سے کیا کرتا ہے جسکی شہادت بقولِ زیرین سے ثابت ہے -

دوہا

بید بچن ہی من اگم تے پربھو کرونا این	[illegible]	بچن کرات کے سُنت جم تپو بالک ہین
بڑے سنیہہ لگھن پر کرہین		اگنی دھوم گِرِ شر ترن دہرہین
جو اندر کرپا کرین کنچن برسے نیر		جا سر چھتر در در کا بوند نہ لگے شریر

معنی یہہ کہ اگر اندر مہاراج کہ جو تمام دیوتاؤن کے راجہ ہین اور جنکو گورنمنٹ قدرت سے علاوہ دیگر خدمات و مناصب کے خدمت چیف انجنیری نگیہ بالا کی بھی سپرد ہے اگر وہ اپنی عنایات سے بجائے پانی کے طلاء خالص کی بارش کرین تو جس انسان کے سر پر چھتری کم نصیبی کی تنی ہوئی ہے وہ کیا پاسکتا ہے. جیسا کہ مضمون ہائے ذیل سے صاف ظاہر ہے -

چوپائی

سکل پدارتھہ ہین جگ ماہین	کرم ہین نر پاوت ناہین

اشعار

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل	کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ لب آرد سکندر را

بسا بگشتم وردا بہیچ شہر و دیار	نیافتم کہ فروشند بخت در بازار
ز مفلسی چو نباشد بدست یک دینار	چہ سود گر بفروشند بخت در بازار

افسوس کہ دریں ضمن یہہ خبر وحشت اثر میرے گوشزد ہوئی کہ بتاریخ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء روز منگلوار وقت ۶ بجے شام کے جنابہ مہارانی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند جسکی باندیوں عصمت قباب کے لئے یہہ پھول مالا یا گلدستہ بنا رہا ہے بیکنٹھ کو سدھاری۔ سنتے ہی اِس بچن کٹھور کے صم و بکم رہگیا اور یہہ بزرگانِ ہند کا مقولہ وردِ زبان ہوا۔

جلنی جنے نہ بار بار تہر رہے نہ کایا	شاہ پرسون کا جیونا تھوڑا فرمایا

ازانجا کہ ہمیشہ سے مضمون مقولہ ذیل کا مقبولہ و مسلمہ عقلاء زمان ہے۔

در پسِ ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
زکار بستہ میندیش دلِ شکستہ مدار	کہ آب چشمہ حیوان درون تاریک است

بعد چندے یہہ مژدہ جانفزا پہونچا کہ اب بجائے ملکہ مرحومہ مغفورہ کے اُن کا بیٹا سرب اُپمان لوگ سرپمان سکل گن ندھان راجہ مہاراجہ دہراج ایڈورڈ ہفتم نے تخت بادشاہت پر جلوس فرمایا اور حکمران ہوا۔

لہذا یہہ پھول مالا و گلدستہ تیار کرکے بطور ہدیہ پیشکش ارکانِ پایۂ سلطنت کرتا ہوں اور آسیرباد دیتا ہوں۔

چوپائی

من بچ کرم ہم وہیت ایسا	اچھا سپہل کریں جگدیشا
اچل رہو یہہ راج تمہارا	جب لگ گنگ جمن جلدھارا
سپہل کاج پہلی اچھا ہیجے	اچل راج اور تمہاری شترو کی چھیجے

مسدس در حسرت مرگ جناب ملکہ

نقش بر آب ہے اس دارِ فنا کا نقشہ
سانس کہتے ہین جسے وہ ہے ہوا کا نقشہ
دفترِ تن مین کھلا جبکہ قضا کا نقشہ
صاف یک لخت مٹا ہاے بقا کا نقشہ
غور سے دیکھو تو دنیا مین بقا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

گھر جسے کہتے ہو اک روز یہہ گھر چھوٹیگا
کشورِ عمر کو قزاقِ اجل لوٹیگا
موت کے زور سے جب تارِ نفس ٹوٹیگا
دستِ حسرت سے ہر اک سینہ و سر کوٹیگا
رہنا اس عالمِ فانی مین سدا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

ہفت اقلیم کا جو شاہ تھا وہ یان نہ رہا
تاجِ خسرو نہ رہا تختِ سلیمان نہ رہا
ملکِ دارا نہ رہا لشکرِ خاقان نہ رہا
نام اوڑ گیا اور ایک بھی سامان نہ رہا
کون آیا یہان جانا نہ پڑا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

ملک و افواج سلاطینِ زمن چھوڑ گئے
کشورِ حسن بہین غنچہ دہن چھوڑ گئے
نام کاغذ پہ فقط اہلِ سخن چھوڑ گئے
سب اسی جا پہ بجز تارِ کفن چھوڑ گئے
اُنپہ کیا گذرا وہان جا کے پتہ ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہی کسکو

نہ فلاطون نہ ارسطو ہی نہ لقمان باقی
نہ سکندر نہ فریدون نہ سلیمان باقی
بیٹے چھوڑے نہ پیغمبرِ ذیشان باقی
دیکھنے کو ہین فقط گورِ غریبان باقی
دائمی دیکھو بجز ذاتِ خدا ہے کسکو

موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

عمر دو روزہ کی خاطر سے کیا کیا ساماں
ہائے مرنیکا نہ آتا تھا کبھی دلمین گمان
یہی کہتے رہے تا چرخ ہو تعمیر مکان
اب نہ کچھ اُنکا پتہ ہے نہ مکانونکا نشان
دارِ فانی مین بقا لکھے دلا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

کوئی کہتا ہے کہ یہہ سارا زمانہ ہے مرا
کوئی کہتا ہے کہ عالم کا خزانہ ہے مرا
کوئی کہتا ہے کہ یہہ خویش یگانہ ہے مرا
یہہ کسی نے نہ کہا گور ٹھکانہ ہے مرا
کچھ بجز گور بھلا ہاتھ لگا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

لاکھوں ہی مر گئے دُنیا مین گدائی کرکے
موت نے دیکھو اک اِک ہی رسائی کرکے
سیکڑوں مر گئے دعوائے خدائی کرکے
گھر کے گھر بند کئے سبکی صفائی کرکے
وقت جب آگیا پھر وقفہ ہوا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

مرنیوالے تو زمانہ سے چلے جاتے ہین
ہائے اُنسے تو جُدا ہونیکا غم کھاتے ہین
باقی جو رہتے ہین وہ اُنکو دبا آتے ہین
اپنے مرنیکا نہین دھیان تلک لاتے ہین
یہہ سمجھتے نہین یان رہنا سدا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

غور سے دیکھ لے جو عاقل و فرزانہ ہے
دل جو دنیا مین پھنساتا ہے وہ دیوانہ ہے
اگلے جیسا پسے گئے سبکو وہین جانا ہے
عبرت انگیز یہہ دُنیا کا اِک افسانہ ہے
ہو کے پیدا نہ مرا ہو یہہ سنا ہے کسکو
موت کے ہاتھ سے چھٹکارا ملا ہے کسکو

گلِ دوم در فضیلت بچن

دوہا

بچن سے ہاتھی پاےٗ بچن سے ہاتھی پاوٗ | ایک بچن سیتیل کرے ایک بچن کرے گہاوٗ

معنی یہہ کہ ایک بات کہنے سے متکلم کو ہاتھی کی سواری ملتی ہے - ایک بات کہنے سے ایسا مُجرم اور ملزم ہوجاتا ہے کہ جو پاےٗ ہاتھی سے کچلا جاتا ہے و یا قید کردیا جاتا ہے پس جو کلیجہ مین ٹہنڈک یا بھڑک پیدا کرے وہ بچن ہی تو ہے -

دوہا

بچن جتن سے کاڑہئے بچن رتن کی کھان | پوت پران جسرت تجے بچن نہ دینا جان

معنی یہہ کہ بچن کو سمجھکر زبان سے نکالنا چاہئے - کیونکہ بچن جواہرات سے بھی بیش بہا ہے دیکھو راجہ جسرت نے بیٹے اور اپنی جان کو تج دیا - مگر پاس سخن ہرگز نہ چھوڑا -

دوہا

مکھہ سرون ورگ ناسکا سبھی کی ایک ٹھور | کہنا سُننا دیکھنا چترن کا کچھہ اور

معنی یہہ کہ اگرچہ مُنہہ کان آنکھہ ناک سب انسانون کے ایک جگھہ ہوتے ہین - لیکن کہنا سُننا عقلمندون کا نرالا ہے جو اپنے وقت اور موسم پر معلوم ہوتا ہے -

دوہا

بھلے برے سب ایک سے جب لگ بولت ناہہ | جان پڑت ہین کاک پک رتو بسنت کی ماہہ

معنی یہہ کہ نیک و بد انسان جب لگ وہ بولتے نہین یکسان ہین - جیسا کہ کوا اور کویل کی آزمایش موسمِ بہار مین ظاہر ہوتی ہے - ایسے ہی نیک و بد انسانون کی گفتگو کی پرکھہ کسی سماج مین پرگھٹ ہوتی ہے -

فارسی

چہ زیبا گفت است آن مرد ہشیار	کہ گر سر بایدت سر را نگہدار
سخن تا نہ پرستند لب بستہ دار	گہر شکنی تیشہ آہستہ دار

اُردو

ہرگز نہ راز دل سے خبر کر زبان کو	ایسا نہ ہو زبان خبر کردے کان کو
اسرار دل کو رکہیو نہان جان کیطرح	غماز تیرے ساتھ ہین شیطان کیطرح

مقولہ ہندی

لکلی ہو ٹھون چڑہی کو ٹھون

درشٹانت یعنی مثال

سُنا ہے کہ زمانہ گذشتہ مین کوئی راجہ بھارت دیش مین بڑا نیکنام مشہور معروف عدل وسخاوت سے تھا اور تمام پرجا کو بلحاظ مقولہ بزرگان ماضیہ۔

چوپائی

جیا سور اج بس پرجا دکھاری	سو نرپ اوش نرکہہ ادہکاری
سو چہئے نرپت جو نیت نجانا	جہہ نہ پرجا پرہیہ پران سمانا

حتی الامکان آنند پورک اور خوشحال رکہتا تھا جیسا کہ فی زمانہ بعملداری ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا علاوہ مسلہ راجہ راج پرجا سکھی ہے۔ انصاف نیتی اور ہمت سے ہوتا ہے۔

درصفت انصاف

یہہ عادل ہے کہ اٹھائے ہر گرگ ناخن سے	جو لگ کے لوٹ رہے پائے گوسفند مین خار
ہُوا ہے صورت آتش چراغ روشن ہو	بسان دوست ہے دشمن ہر ایک کا غمخوار

نگاہِ گرم سے دانے انار کے ہون شرر	شرار سنگ نلطف سے دانہ ہائے انار

اور علاوہ دولت وحشمت بسیار کے پرمیشر نے کاشانۂ خلافت کو نور ایک بیٹے اور بیٹی سے منور کیا۔ اگرچہ راجہ موصوف بہمہ وجوہ خوش وخرم تھا۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ بعد چندے گردش زمانۂ ناہنجار و ملعون سے بموجب مقولۂ مسلکہ۔

راست کیشون سے کجی رکھتا ہے یہہ ملعون	کہ کبھی سرو کو اسنے نہ دیا پھول یا پھل

بیٹی بد ہوا ہو گئی جس سے مزۂ زندگانی لقبیہ راجہ موصوف کا حسب مقولۂ شاستری نہایت تلخ ہوا۔

اشلوک

कु ग्राम वासः कुल हीन सेवा । दुर्भोजनं
क्रोध मुखी च भार्य्या ॥ पुत्रश्च मूर्खो विधवा
च कन्या । बिनाऽग्नि दग्धं जलयंति काया ।

معنی یہہ کہ کھوٹے گانو کا رہنا۔ نیچ قوم کی خدمت۔ گرسنٹ یہو جن۔ کلہاری عورت۔ بیٹا نادان۔ بیٹی رانڈ۔ یہہ چھئون باتین بنا آگ کے انسان زندہ کے بدن کو پھونک دیتی ہین۔

بعد مدت دراز ایک روز بتقریب تہوار دسہرہ مردمان دعاگو یعنی کلاونت وکتھک وغیرہ بغرض لینے انعام تہوار مذکور کے حاضر دربار راجہ مذکور ہوکر معروف خوش الحانی ہوئے۔ اور راجہ صاحب معہ ارکین سلطنت متوجہ تماشائے مجرہ ہوئے۔

دریں ضمن صاحبزادی اور صاحبزادہ خود بدولت نے بھی بطور خفیہ کسی کھڑکی یا بادان سے جو اس تماشہ کو دیکھا بغور دیکھنے اور سننے راگ و باجہ کے حسب مقولۂ ذیل

دوہا

الی پتنگ گج مین مرگ ایک ایک رس دین ‏ ‏ ‏ جسمین یہہ پانچون بسین کیون نہوئی تہیو

یعنی یہہ کہ بہنور کو قوتِ شامہ اور پروانہ کو قوت باصرہ اور ہاتہی کو قوتِ لامسہ۔ اور مچہلی کو قوتِ ذائقہ اور ہرن کو قوتِ سامعہ غرضکہ ایک ایک حواس نے اِن سب کو ذلیل اور خراب کیا۔ پس جبکہ انسان مین یہہ پانچون حواس موجود ہین تو کیسے بیعقل اور دیوانہ نہ ہو جائے۔

ہوت سو سنگت سہج سُکہہ دُکہہ کو سنگ ہی جان ‏ ‏ ‏ گند ہی اور لوہار کی دیکہو بیٹھ دُکان

معنی یہہ کہ نیک صحبت سے آرام ملیگا اور بدصحبت سے تکلیف۔ عطّار اور لوہار کی دُکان پر بیٹھکر آزمایش کرو۔

فارسی

بعنبر فروشان اگر بگذری ‏ ‏ ‏ شود جامۂ تو ہمہ عنبری
وگر تو روی نزدِ انگشت گر (کوئلے) ‏ ‏ ‏ ازو جز سیاہی نیابی دِگر

دل بیٹے اور بیٹی راجہ صاحب کا دام بیعقلی اور حمق مین پہنسا۔ بیٹے کے دِل مین یہہ سمایا کہ راجہ کو کسی ترکیب اور حیلہ سے مروا کر جلد گدی نشین ہون تاکہ روزمرّہ ناچ اور راگ ورنگ دیکہا اور سُنا کرون اور بیٹی کے دِل مین یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ بقیّہ زندگی کو حسب مرضی نفس امّارہ بسر کرون۔

شعر

مکن نفسِ امّارہ را پیروی ‏ ‏ ‏ کہ ناگہہ گرفتارِ دوزخ شوی

شعر اردو

عاشق اُسے سمجھتا ہون جو ثابت قدم رہے ‏ ‏ ‏ اِس نفس بیحیا کی حکومت مین کم رہے

ازانجا کہ ذات بابرکات پرمیشر کی مسبّب الاسباب اور ستّار عیوب ہے فورًا اپنے بہگت راجہ کی لاج رکہنے کے واسطے یہہ سبب بنایا یعنی جبکہ رات نصف سے

زیادہ گذری تب کتھک یعنی رقاص کو گانے ناچنے مین کسیقدر آلکش اور تامل پیدا ہوا۔ کلاونت سازندہ نے بفراست معلوم کرکے کف افسوس ملا کہ اب موقع انعام پانیکا ہے۔ اگر رقاص کو خبردار نہ کیا تو موجب نقصان مایہ وشماتت ہمسایہ کا ہے۔ انجام سوچتے سوچتے اُس سازندہ نے ببہانہ شمع وگمند یہہ راگ گانا شروع کیا۔

شعر اُردو

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کسلیے	تھوڑی سی رہگئی ہے اِسے بھی گذار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات	ہنسکر گذار یا اِسے روکر گذار دے
قسمت کی خوبی دیکھو کہان ٹوٹی ہے کمند	دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ بمجرد سُننے اِس مضمون کے رقاص اپنے کارِ منصبی یعنی گانے ناچنے مین بدل مشغول ہوکر عمدہ عمدہ راگ کہنے لگا۔

راگ از زبان رقاص

دوہا

ارے بیر کلار کے جہنی تال بجائے	بہت گئی تہوڑی رہی چھن چھن بیتی جائے
من کے بیتے نہ چالئے من کر بیتے انیک	جو من پر اسوار ہین سو سادھو کوئی ایک

جبکہ بہت دیر تک سوال وجواب باہم کلاونت وکتھک اِسطرح پر ہونے لگے بمقتضائے مقولہ مسلکہ د۔ چور کی ڈاڑھی مین تنکا۔

(مصرعہ) انتو کیچ تہان جہان پانی۔ معنی یہہ کہ انجام کیچڑ اُسی جگہہ ہوتی ہے جس جگہہ کہ پانی ٹہیرتا ہو۔ تب دونون بہن وبھائی مضمون مقولہائے ہدایتی کو سمجھکر اپنے دل مین نہایت نادم وپراگندہ ہوئے کہ تمہارے باقی الضمیر کو کلاونت اور کتھک نے اپنی روشندلی سے دریافت کرکے

بیہا نہ شمع وکمند وغیرہ یہہ مقولہ نصیحتانہ فرمائے ہین۔ فی الجملہ اُن دونون تماشہ کنندگان کو جنہون نے اپنی غرض خاص کے لئے یہہ مضمون آپدیشا نہ کہے تھے اپنا گرو وصادق سمجہا۔ اُسیوقت بصلہ اِس خیرخواہی کے کنورجی نے اپنے گل کی مالا زمردین کلالونت کو اور کنورجی نے اپنا سنہرا حمائل کتہک کو دیا۔ اگرچہ صاحبزادہ اور صاحبزادی راجہ موصوف کو بار لکاب ایسی حرکات ناموزون کے کہ بموا جہہ ارکان سلطنت ایساکرنا نہایت نازیبا ہے شرم وادب نے روکا۔ مگر جوش دہرم نے ایسا جوش مارا جیساکہ مضمون دوہا سے ثابت ہے۔

دوہا

دہن دی رکہی جیو کو اور جیو دی رکہی لاج	دہندی جیدی لاجدی ایک دہرم کی کاج

غرضکہ یہہ متمکن خاطر ہوگیا کہ کلالونت اور کتہک صاحب ہمارے گرو وصادق ہین جنہون نے ہمارے دہرم اور آبرو کے رکہنے کے لئے ایسے ایسی سچن اَمولک فرمائے۔ بعد اُسکے وہ تماشا برخاست ہوا اور راجہ صاحب کو لظہور ایسے افعال ناپسندیدہ اور بےادبانہ کے کہ جو بیٹے اور بیٹی سے سرزد ہوئے نہایت تاسف ہوا۔ مگر آخرالامر جون تون کرکے رات کو بسر کیا۔ صبح ہوتے ہی دربار عام فرماکر اُن دونون ملزمون یعنی بیٹا اور بیٹی کو طلب فرمایا اور اظہار اور بیان حسب ضابطہ قانون اُس جرم گستاخانہ کا لیا۔ چنانچہ صاحبزادہ اور صاحبزادی خود بدولت نے صاف دلی اور راستی سے حسب مقولہ مفصلہ۔

چوپائی

ستیہ مول سب سکرت سہائی	بید پران بدت منی گائی
نہین استیہ سم پاتک پُنجا	اگر سم ہوئے کہ کوٹک گنجا

فارسی

دِلار استی گر گئی اختیار مزن دم بجُز راستی زینہار	شود دولتت ہمدم وبخت یار کہ دار دفضیلت یمین و یسار

بے آمیزش مکر و فریب راست راست بیان کیا۔ بغور سُننے اظہارات ملزمون اور سمجہنے مضمون اُن مقولہاے بے بہا کے جاننے اُن دونون کو ہدایت اور رہبری ہوئی آپ یعنی راجہ صاحب کی بھی ہیہ کی آنکہین کُہلین اور یہہ مضمون یاد آیا۔

سورٹھا

ہوئے نہ بیٹے بیراگ بہون بست بہیا چوتھا پن ہروے بہت دُکہہ لاگ جنم گیو ہری بہگت بن

معنی یہہ کہ خواہشات دُنیوی سے ہنوز دل نہین ہٹا۔ گھر مین رہتے ہوئے بوڑہاپا آگیا۔ دل مین بہت دُکہہ مانا۔ تمام زندگی بغیر یاد پرمیشر کے گذری۔

انجام راجہ صاحب نے بیٹے کو راج بخوشی دیکر بیٹی کو دُعائے خیر دی اور یہہ قطعہ سُنایا۔

فارسی

اگر ہر سرِ موئے من گردد زبانے نیارم گوہرِ شکرِ تو سُفتن	زتو رانم بہر یک داستانے ہر مُوئے ز احسانِ تو گفتن

اور آپ یعنی راجہ ممدوح نے ارادہ بدری کا آشرم کا واسطے بہگوت بہجن کے کیا۔ خلاصہ مقولہ اوّل جس سے یہہ سب حال مین نے ایک بزرگ برہمن راستگفتار سے سُنکر ضبط تحریر کیا ہے یہہ ایک مقولہ یعنی ایک بچن سے پانچ آدمیون کا بہلا ہوا۔ اوّل یہہ کہ کلاونت اور کنہیک کو اسقدر انعام ملا کہ آئندہ کو خواہش زر نہ رہی۔ دوم یہہ کہ بیٹا اور بیٹی راجہ صاحب کا دہرم رہا اور راج ملا۔ سوم یہہ کہ راجہ صاحب کو خواہش گدی نہ رہی۔ پاپنے پرمیشر کے چرنون سے لَو لگی۔

چوپائی

من سے سکل باسنا بھاگی	کیول رام چرن لو لاگی
چلو ہرکہہ رگھونایک پاہین	کرت منورتہہ بہو منا ہین
دیکھون جائے چرن جلجاتا	ارن مردل سیوک سکھداتا
جو پد پرس تری رشی ناری	ڈنڈک کانن پاون کاری
جے پد جنک ستا اُر لائے	کپٹ کرنگ سنگ دہر دہائے

دوہا

جن پاین کرپادکا بہرت رہے من لائے ۔ تے پدآج بلوک ہون ان نینن اب جائے

پس انسانون کے ذمہ فرض ہے کہ ایسے بچن سیکھین کہ جس سے دونون لوک یعنی دُنیا و آخرت مین نیکنامی اور سُرخروئی ہووے - ورنہ یہہ سب جانتے ہین کہ کروڑون آئے اور چلے گئے اور آئندہ کو اسی طرح پر -

دوہا

ہم دیکھو جگ جات ہے جگ دیکھے ہم جانہہ ۔ جو کچھ کرنا جلد کر اسمین سنشے نانہہ

श्लोक - चलंति तारा वि चलंति मंदिरं चलंति मेरु
रवि चन्द्र मंडले ॥ कदापि काले पृथवी चलंति
सत् पुरुष वाक्यं न चलंति धर्म्मम् ॥

معنی یہہ کہ تاراگن اور مندر - استہان اور میرو پربت سورج - چندرمان پرتھوی اگر یہہ تمام چلایمان ہوجاوین تو ہوجاوین - لیکن نیک پرشون کا بچن اور دہرم کبھی چلایمان نہ ہوگا -

بھجن

بسئودہا (پرتھوی) کاہو کی نہ بہی رے باورے

ست جگ مین ہرلیشچندر بہے راجہ چارون جگ نیمی
ہر بس گجپت واہوکے کہنے واہوکے سنگ ناہ گئی ۔ رے باوری
تریتا مین راون بہے راجہ سونہ کی لنک مئی
ایک لکھہ پتر سوالاکھہ ناتی لکڑی کاہو نے نہ دئی ۔ رے باوری
دواپر مین جرجودہن بہے راجہ اور کو ترسے بھائی
(ایکسو ایک)
بارہ جوجن مین چہپر بھیرے تھا ویہہ جوگین دسنے کھائی
(بارہ کوس)
کلجگ مین کنسا بہے راجہ پتا کو بند دئی
(قید کیا)
واکو مار گرو مین ڈار و ہو گئے رام سہی
ست جگ تریتا دواپر کلجگ چارون جگ سہی
کہت کبیر سنو بھائی سادہو ہر کے چرنون مین رہی

گل سوم درصفت پرشارتھہ وجتن

جن ڈہونڈا تن پائیان گہری پانی پیٹھہ	وہ بپوری کیا پائیان جو رہی کنارہ بیٹھہ

معنی یہہ کہ جس کسی نے جس چیز کی خواہش کی وہ تلاش اور محنت سے ضرور میسر ہوئی جیساکہ غوطہ زن دریائے سمندر مین بہت جانفشانی سے ڈہونڈہ کر ہی موتی اور جواہرات کو پاسکتا ہے ۔

جوئندہ یابندہ ۔ ہرکہ دریافت دریافت ۔ ہارئے نہ ہمت بسارے نہ رام ۔ ہمت مردان مدد خدا ۔

دوہا

پرش سنگہہ جو اودمی لکشمین تاکی چیر	بھاگ بھروسہ جو رہین کو پیش بہانین ٹیر

معنی یہہ کہ انسان مدبر مثل شیر کے ہے اور مال و دولت اسکا غلام ہی ۔ جو اشخاص

دنیا دار قسمت پر توکّل کرکے تدبیر نہ کریں وہ کم ہمت ہو کر کاہل مشہور ہو جاتی ہیں

کاورمن کر ایک ادھارا	دیئو دیئو آلسی پکارا

دوھا

اودم مین لبھی لکشمین پنکھے رہتی پون	داس کبیرا یون کہین بیٹھ رہیگا کون

فارسی

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد

اردو

ہے مثل مشہور جو سیوا کرین	کیون نہ حاصل ہیوے وہ میوا کرین

اور جسنے کاہلی اور سستی سے کچھہ پر شار تہہ نہ کیا تو کیا پایا۔

شعر اردو

نہ بویا جسنے اک دانہ اٹھا دیگا کیسے خرمن کو	نہ چھوڑا جسنے گھر اپنا وہ پہونچے کیسے جرمن کو
چاہئے سیر و سفر عاقل کو مثل آفتاب	جو کہ گوشہ مین رہیگا چند ساں ہوگا خراب

چوپائی

جا کا جا پر ستیہ سنیہو	سو تیہی ملے نہ کچھو سندیہو

معنی یہہ کہ جس شخص کی جس چیز پر محبت بدل ہوگی بمقتضائے قانون قدرت کے وہ چیز اسکو بلا شبہہ ملیگی پس مافی الضمیر مقولہائے بالا سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک کار دینی یا دنیوی کیلئے تلاش ضرور ہے۔

فارسی شعر

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی	کس بے ہنر بہیچ نیرزد عزیز من
چو کسب علم کردی در عمل کوش	کہ علمے بے عمل زہریست بینوش

عمل کز معنئ اخلاص عاریست	ہنر و پختہ کاران خام کاریست
چہ حاصل زانکہ دانی کیمیارا	مس خود را نہ کردی زرِ سارا
ز کارِ خام کس سودے ندارد	چو حلوا خام باشد علت آرد

(مصرعہ) ہنرمند ہر جا بود سر فراز ۔ ہنرور نر و بے ہنر خر لیکن ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ وہ کام جلد انجام ہو یا بدیر جیسا کہ مضمون مفصلہ ذیل سے تشریح ہوتا ہے ۔ اسپر غور فرماوین ۔

فارسی

تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست	سودے ندہد یاری ہر یایہ کہ ہست

اُردو

بے وقت کسیکو کب ملا ہے	پتّا کہین حکم بن ہلا ہے

عربی

کُلّ اَمرٍ مَرہُونٌ بِاَوقَاتِہَا

دوھا

جڑ چیتن گُن دوش میہ بسو کین کرتار	سنت ہنس گُن گہہ ہین پر ہر باری بکار

معنی یہہ کہ پرمیشور نے اس سنسار کو اشیاء متحرک وغیر متحرک اور نیکی بدی سے مخلوط جو بنایا ہے نیک اشخاص اپنے پُرشارتھہ سے بُری چیزون کو ترک کرکے نیک کو قبول کر لیتے ہین ۔ جیسا کہ ہنس دودھ مین سے اصل مادۂ دودہ کو نوش کر لیتا ہے اور پانی کو چھوڑ دیتا ہے ۔ نظر بر ہدایات بالا فرماکر آپ صاحبان معقولہائے مندرجہ ذیل پر غوض فرمایئے اور پُرشارتھہ کیجیے ۔

دوھا

جائے بڑائی چاہتے نہ آتم ساتھ	جون بلاس سنگ پان کی پہونچی راجہ ہاتھ

معنی یہہ کہ دُنیا مین جس کسیکو بڑائی کی آرزو ہو وہ نیکون کی صحبت اختیار کرے - اور اُنکے ہمرکاب رہے - جیسا کہ پتا ڈہاک کا صحبتِ برگ پان سے اکثر راجہ اور امیرون کے ہاتہہ مین پہونچتا ہے - ایسے ہی اُمید ہے کہ آپ بھی برکتِ صحبت نیک سے نیکنامی پاؤگے -

چوپائی در صنعت صحبت نیک

سٹھہ سُدہرین ست سنگ پائی	پارس پرس کُدہات سوہائی
گگن چڑہے رج پون پرسنگا	کیچ ہوئے نیچ جل سنگا
دہومون بتجے سہج کروائی	اگر پرشادسُگندہ بسائی

فارسی

آہن کہ بپارس آشنا شد	فی الفور بصورتِ طلا شد
گلِے خوشبوئے در حمّام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری	کہ از بوئے دلاویزِ تو مستم
بگفتا من گلِے ناچیز بودم	ولیکن مُدتے با گُل نشستم
کمالِ ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

دوماہئے در صفتِ علم

اوتم بدیا لیجیئے یدپ نیچ پہ ہوئے	پڑوا پاؤن ٹھور مین کنچن تجت نہ کوئی
بدیا پڑہے سیت دیئی بدیا سی دہن مام	گروتا جگ مین انہن سب سُکہہ کیرت گردنام
سُکہہ چاہے بدیا پڑہے بدیا ہی سُکہہ ہیت	بہوساگر کے ترن کو بدیا ہی درڑہ سیت
بدیا دہن سم دہن نہین جگ مین کہت سجان	بدیا ہی سی مینجر لگہو ہو دی بہو پ سمان

درتب وہ ان اوربھومی پت ہین ہان بجر گالو   دیکھو بدیاوان نربان ہین سب ٹہالو

خلاصہ مقولہائے مسبوق الذکر کا یہہ ہے کہ ہر کار دینی اور دُنیوی اور یادپرشیرمین جتن اور پُرشار تہہ کرو اور تپتک جوگ باسسٹ کو جسمین کہ پُرشار تہہ اور تدبیر معقول کو پردہان قرار دیا ہے ملاحظہ کرو ورنہ تم جالو۔ دیکھو نربہے رام صاحب دربارۂ غفلت اور نہ کرنے جتن حفاظت کہتی جسم کے کیا کیا ہدایت فرمارہے ہین۔ ذرا نگاہِ غور سے ملاحظہ فرماوین۔

بھجن

جتن بِن مرگون نے کہیت اُجاڑا

پانچ مرگ پچیس مرگنی سنگ لئی تین چکارا   دِن دہولے اندر گہس آئی بہچانا پہچاند کر بارا

اِت اُت ڈولت کوتو پہچانت بہی نہین گنوارا   ہینڈ سبہی توڑی کیارن کی اُلٹ پلٹ کرڈارا

کسکو کو بجے کو مالے اپنا ہی پروارا   چُن چُن پات پہول پہل کھائی تنکا تلک نہارا

اپنی سُدہ کہتی کی بدہ نہین گیرو کہیل لگاڑا   نربہے رام کہو کیسی کروگی سووت ہی رکہوارا

غزل معرفت

جو دِل سے مرا نام گاتا رہے گا   تو مجکو بھی ہان یاد آتا رہے گا

نہین پورے ہونیکے دُنیا کی دہندے   تو کب تک یہان دل لگاتا رہیگا

یہہ ہے گیان کی ایسی بوٹی مجرب   اگر دہیان سے اسکو کھاتا رہیگا

تو آنکہونکا کانون کا بدہی کا من کا   مری جان سب روگ جاتا رہے گا

یہہ ممکن نہین تجھسے مین روٹھہ جاؤن   جو تو مجھکو نربہے مناتا رہے گا

گل چہارم در صفت یاد پرمیشر

دوہا

دکھہ مین سمرن سب کرین سکھہ مین کرے نہ کوئی ۔ سکھہ مین سمرن جو کرین تو دکھ کاہیکو ہوئی

معنی یہہ کہ مضمون دوہا سے ثابت ہے کہ ہر شخص بوقت تکلیف جبکہ اُسکو کوئی مددگار یا غمگسار نہین ملتا ہے تب پرمیشر کا آسرا تکتا ہے اور اُسکو یاد کرتا ہے اگر پہلے ہی یعنی بوقت آسایش اُس شخص کو جسکو کہ اب تکالیف گوناگون لاحق حال ہین اپنے ایشر کا کچھہ بھی خیال ہوتا تو کیون گرفتار رنج و ملال کا ہوتا ۔

دوہا

ایک گھڑی آدہی گھڑی آدہی مین پن آدہ ۔ تلسی نام پرتاپ تین مٹین کوٹ اپرادہ

دوہا

نام بنا بیکام ہین چھپن بہوگ بلاس ۔ کیا اندر آسن بیٹہنو کیا بیکنٹھہ نیواس

چوپائی

رام نام سندر کرتاری ۔ سنشے بہنگ اُڑاون ہاری

دیگر

رام نام جنکے من ماہین ۔ رہو کہین کچھہ سنشے ناہین

پس ہماری دانست مین فی زمانہ وہ شخص بہی زہے طالع سمجھنا چاہئے جسکو کہ ایسی تکالیف دامنگیر حال ہون جس سے کہ وہ مغروری کو چھوڑ کر اپنے پرمیشر کی عنایات اور رفیقون کی رفاقت کو دیکھے اور آزمایش کرے ۔

دوہا

بہت برا بر سکھہ نہین جو تہوڑے دن ہوئی ۔ اِشٹ دیو اور متر سب جان پڑین سب کوئی

دوہا

بپت بڑ دنکو ہوت ہے چھوٹو لنئو دکہہ ور
تارے لوتنیا رہی رہین گہن چندر اور سورج

چوپائی

جوات آتپ بیاکل ہوئی
تر و چھایا سکہہ جانے سوئی

معنی یہہ کہ جو شخص بہت گرم دہوپ سے بیقرار ہو وہ درخت کے سایہ کے آرام کو جانیگا اور پسند کریگا - ورنہ جو صاحب کہ ہمیشہ سایہ مین بیٹھنے والے ہین وہ اُسکے آرام کو کیا جانین -

دہن دان جب نر دہن ہوئی
دہن کی مہان جانت سوئی

سوال

کوئی جتن اور اُپائے ایسا بتلاؤ جس سے کہ یہہ ایام تفکر و تردد جو فراموشی نام پریشیر سے عائد حال ہین جلد دور ہون - کیا معنی -

شعر اُردو

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہین کٹتے
دن عیش کے گھڑیون مین گذر جاتی ہین کیسے

جواب

گر تو خواہی خرمی و دل زندگی
بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی ست
زندگی بے بندگی شرمندگی ست

فارسی قطعہ

گر ترا داد خدا جاہت و ملک و حشمے
بایدت کرد بہر خستہ نگاہ کرمے
تا توانی بجہان حاجتِ محتاج برآر
بدرمے یا درمے یا قدمے یا قلمے

فارسی قطعہ

خواہی کہ خدائے بر تو بخشد
با خلقِ خدائے کن نکوئی
حاصل نشود رضائے سلطان
تا خاطرِ بندگان نجوئی

دوہا

تلسی یا سنسار مین چار رتن ہین سار | سادہ سنگ ست گورشرن دیا دین اپکار

دوہا

جن ست گور کی بچن کی کری نہین پرتیت (اعتبار) | نہین سنگت کر سنتا کی وہ ر دو بن بیت

غرضکہ بجز پراُپکار و یادگاری اُس دیالو اور کرپالو کے کوئی دوسرا سہایک یعنی مددگار ایسا نظر نہین پڑتا کہ جو فی زمانہ آپ پر بلا غرض خاص احسان کسی قسم کا کرکے متر صدد اُس کے صلہ کا نہ ہو۔

فارسی شعر

شاہ ما را دہ دہد منت نہد | رازق ما رزق بے منت دہد

مناسب ہے کہ تہہ دل سے اس بھجن کو یاد کرو اور اسکے معانی پر کہ ہر ایک فقرہ مین ایک داستان عجیب و غریب ہے غوض کرو۔

بھجن

مادہو وہ نج کہان دور آئے
جنہین بھجن گوبردہن دہار دھرپت گر بہہ لنائے
جنہین بھجن کالی کو ناتھو کمل نال سے آئے
جنہین بھجن پرہلاد اُبار وہرنیا کشں کو دہارے
جنہین بھجن گجدنت اُکھاڑے متہر اکنس ڈہارے
جنہین بھجن دالوری بندہارے یملا گمت پٹہارے
جنہین بھجن اگہا سُر مارے گوبست گائے ملائے
تہہ نج کے بل جائے سورجن تنکا توڑ (ٹیھو) کہائے

اور علاوہ برین تار لفس خبر دے رہا ہے کہ گاڑی ریل جسپر کہ ڈرائیور یعنی

ہانکنے والا ملک الموت کا قانونِ ایزدی سے مقرر ہے جلد آنیوالی ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ اور ٹکٹ اور بلٹی وغیرہ کو بحفاظت اپنے پاس رکھو۔

بھجن در بحرِ طویل

جس گاڑی مین جانا تجھکو ایک پل چھن مین اب آتی ہے
کچھہ دیر نہین بانا ہو لبستر گھنٹی اُپدیش سُناتی ہے
کرے سینٹر اور انجن گرجے ہے سُن سُن جیا مرا لرجے ہے
کر ترک وطن اُس دیش چلے جس سے آتی نہین پاتی ہے
ایک اُترے آن سواری ہے ایک چلنے کی کر رہی تیاری ہے
دُنیا ایک عجیب اسٹیشن ہے جہان ریل سپ چلے نرالی ہے
جسے جس درجہ مین جانا ہے ویسا محصول چکانا ہے
یہان ٹکٹ ہی دیکھے جاتے ہین نہین پوچھتے کونسی جاتی ہے
یہان گھومتے چور اُچکے ہین جو داؤگھات کے سچکے ہین
کوئی گانٹھ کتر لیجاتا ہے کوئی کرتا آتم گھاتی ہے
جب ہوتی ریل روانہ ہے تب چھوٹت خویش بیگانہ ہے
رو رو کے پیچھے دیکھے ہے نہین گاڑی کبھی ٹھیرالی ہے
جو تاج اور تخت کا والی ہے اب جاتا ہاتھہ سے خالی ہے
جو بہت کٹھنہ کا مالی ہے اب سنگ نہ اُسکے ساتھی ہے
کہو کیا لیا سنگ تین توشہ ہے تجھے جسپہ اتنا بھروسہ ہے
کہان پان کا سنگ سامان نہین لگی بھوک اور پیاس ستاتی ہے
یدی بہتا دہن تو جوڑ یگا اُسے انت کو ایک دن چھوڑے گا

سنگ دہرم کی پلٹی جائیگی اور وپیتو سنگ نہین جاتی ہے

کیون لمبا پانو پسارا ہے یہان چپن بسنت کا گذرا ہے

کیون ساتھہ لڑے مسافرون سے تو اپین چند ٹبرا اتپاتی ہے

گل پنجم درصنعت زکوۃ

دوھا

پگہٹ چار پد دہرم کے کل مین ایک پد دہان	مین نے گینئے بدہ وید دان کرے کلیان

معنی یہہ کہ اگرچہ بظاہر دہرم کے چار پائے ہین۔ یہہ کہ ست بولنا تپسیا شنتوچ یعنی پوتر رہنا دیا رکہنا۔ دان دینا۔ مگر چونکہ اب زمانۂ حال مین انسانون کی عقل اور اعتقاد مین فرق ہوا لہذا ادا ہونا تین پد دہرم کا محال ہوگیا۔ البتہ ایک پد باقی ہے کہ جس طرح ممکن ہو حتی الوسع دان یعنی خیرات کرین۔ بشرطیکہ جس دان مین داغ مقولۂ ذیل کا نہ لگا ہو۔

اہرن کی چوری کرین اور کرین سوئی کا دان	کوٹھے چڑہکے دیکہین لاگین کتنک دور بوان
لوہے کی تین ناؤ بنائی اُترا چاہے پار	کہت کبیر سنو بہائی سادہو ڈوبیگا منجہدہار

یعنی وہ دان جو کہ روزی حلال اور نیک نیت سے ہو تو ضرور ایسا دان کلیان کرسکتا ہے۔ دان کی بہی چار قسم ہین۔ بدیا دان۔ اوکہد دان۔ ابہے دان۔ ان دان جیسا کہ فی زمانہ بعملداری سرکار دولتمدار جناب ملکۂ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا تقسیم ہر چہار دانہائے مذکورہ بالا کا ہو رہا ہے نتیجہ ثواب کا اظہر من الشمس ہے۔ یہہ کہ جگہہ جگہہ مدرسہ بدیا دان کے لئے قایم کئے گئے۔ یہہ کہ شفاخانہ اوکہد دان کیلئے بنائے گئے۔ ابہے دان یعنی آزادی ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے۔ ان دان یہہ کہ بڑے بڑے شہرون مین یتیم خانہ اور محتاج خانہ بنائے گئے۔

فارسی قطعہ

بزرگی بایدت بخشندگی کن ‌ ‌ ‌ کہ تا دانہ نیفشانی نروید
نیاساید مشام از طبلۂ عود ‌ ‌ ‌ بر آتش نہ کہ چون عنبر ببوید

(سوال) آپنے جو کچہہ بشہادت مقولہ بزرگان لکہا صحیح اور درست۔ مگر ذرا غور تو یہ کیجئے

مقولہ ہندی

کہان راجہ بہوج کہان کانگڑا تیلی۔ باپ نہ دادا چابے پان۔ ہرہر کرتے لگی پران

فارسی شعر

ذرہ را در حریم مہر چہ بار ‌ ‌ ‌ خاک را با خدائے پاک چہ کار
کُلاغے تگ کبک در گوش کرد ‌ ‌ ‌ تگِ خویشتن را فراموش کرد

معنی یہہ کہ ہم لوگون کو بمقابلہ راجاؤن کے کیا نسبت اور مشابہت۔ اگر آپکی ہم غریبون پر کچہہ نظر توجہ ہے تو بطور سہل و آسان ایسے اُپدیش بزرگون کے بتلانے چاہیئن جسکو ہم بخوبی سمجھ لیوین اور کچہہ عمل بھی کرین کیونکہ ہندی مثل ہے

مثل

جیسا سر ویسی سروا معنی یہہ کہ جسکا جیسا وجود ویسا کپڑا لمبا چوڑا ہونا چاہیئے۔

فارسی شعر

تو و طوبیٰ و ما و قامتِ یار ‌ ‌ ‌ فکرِ ہرکس بقدرِ ہمتِ اوست

(جواب) اے میرے پیارے برادران و دوستان حسب منشاء آپکے مقولہ بزرگانِ ہند مندرج ہین ملاحظہ فرمائیے۔

دوہا ہندی

پد پوتر تیرتہہ گون کر پوتر کچہہ دان ‌ ‌ ‌ نگہہ پوتر تب ہو دیگا بہجلے سیتارام

لینے کو ہر نام ہے دینے کو ان دان — ترنیکو آدہینتی ڈوبن کو ابھمان
دیا دہرم کا مول ہے پاپ مول ابھمان — تلسی دیا نہ چھاڑیے جب لگ گھٹ مین پران
یا صاحب کی بندگی یا بہوکے کو دے — کہت کبیر کمال سے دو باتین سُن لے
رام رام کہتے رہو جب لگ گھٹ مین پران — کبھون دینا ناتھہ کے بھنک پڑیگی کان
ایسی بانی بولئے منکا آپا کھوئے — اورون کو سیتل کرے آپو سیتل ہوئے

فارسی

خورشش دہ بدراج کبک و حمام — کہ روزے بیفتد ہمائے بدام
نہ مرد آنکہ از وے بماند بجائے — پُل و مسجد و چاہ و مہمانسرائے
میازار مورے کہ دانہ کش است — کہ جان دارد و جانِ شیرین خوش است
شکر بجا آر کہ از خوانِ تو — روزئی خود خورد مہمانِ تو
بسائل آنچہ برآید تُرا ز دست بدہ — نگاہدار زبانرا و ہرچہ ہست بدہ
ہمائے بر سرِ مرغان ازان شرف دارد — کہ استخوان بخورد طائری نیازارد
آہستہ خرام بلکہ مخرام — زیرِ قدمت ہزار جان ست

خلاصہ مقولہ بالا کا یہہ ہے کہ دل مین دیا بہادر کہو مٹھی بھر ان بانٹ کر کھاؤ اور اپنے پرمیشر کو ہر دم حاضر ناظر سمجھو اور غرور کو چھوڑ دو۔

بھجن

گر بہاوے مت قیمت گھٹ جاگی

ایسو تو نر تن پایو جو تین نے بن بھگتی گنوایو — کیا دن بھولا غفلت مین صورت ایکدن مٹجاگی
جاکی کہت تو اپنو اپنو جو تو کون ہو جاگو سپنو — لگن ہمیر اگن جل مالی جاکی تا مین بجھ جاگی
جیت کو کرم کریگو جو تو جنم جنم بھگتے گو — دہرم رہ کے نیاو چکیگو وہان سب بانٹجاگی
لالداس ہری ہر بھجن کا وین گیا سو تو پہار پڑو — یہان دیگا تو چل پاویگا نہین تیج دولت لٹجاگی

گر بھاوے مت پنڈت گھٹ جاگی

دیگر (پد)

دُنیا عجب تماشا رے

کلجگ کے پرتاب مغرور ہی قسم کھایئے جیسے گاجر موری (مولی)

ایک دِن ایسا گھر جاگا جیسے پانی بیچ بتاشا رے

کوئی لئے گنڈی سوٹا کوئی کھات مرے بین روٹا (روٹی)

اکین کے گھر سب دِن ٹوٹا اکین کی دہن لہتا ہی محمودی (ادرصافی) اخاری (نام پارچہ)

سمدہی سہت گُٹم پروار ایھ سب بھوساگر کی دہارا

رام بھجو سوہی اُترے پار اپرم دہام کا باسا رے

ہندو مسلمان کُل دو آو رام رحیم کہو چاہے کو او

لالداس یون بید کہت ہین سادہ سنا جب لگ آسا رے

دُنیا عجب تماشا رے

گل ششم در اوصاف حقوق مخدوم و محکوم

دوہا

مکھیا مکھ سو چاہیئے کہان پان کو ایک | پالے پوسے سکل انگ بنا بچار بہبیک

معنی یہہ کہ راجہ بمقابلہ پرجا۔ افسر بمقابلہ ملازم۔ پتا بمقابلہ اولاد۔ پُرش بمقابلہ استری وغیرہ وغیرہ مُنہ کی مانند مکھیا یعنی مخدوم و سرپرست ہونے چاہیئں۔ جیسا کہ مُنہ بوسیلہ خورش غذا بلا خیال غرض خاص کے تمام وجود کے عضوون اور رگ و ریشہ کو پالتا ہے اور فربہ کرتا ہے۔ ایسے ہی ہر شخص پر دہان کو مناسب ہے کہ وہ بھی بلا اپنے مطلب کے سب محکومون متذکرہ بالا کی آسایش اور بارغ البالی کے لئے بندوبست اور جتن کرین۔ جیسا کہ

مضمون دوہاہائے ذیل سے ترشح ہوتا ہے۔ ملاحظہ فرمادین۔

دوھا

کندہے کلہاڑی دیکھکر برچھادینی روئی | اپنے جی کی رہج ہے پنچھے رہتے سوئے

معنی یہہ کہ درود گر تبر و تیشہ بر دوش لیکر جبکہ واسطے کاٹنے درختون کے کسی بن مین گیا تب درخت آپسمین یہہ کہکر رونے لگے کہ ہمارے اوپر جانور آرام کرلیتے تھے اپنی زیست کا بالکل افسوس نہین۔

دوھا

دون لاگی جنگل جرے ڈٹپکن لاگے ہانس | تم کیون جرے پکہیرا ہم جو جرین بن پانکھہ

معنی یہہ کہ حسب اتّفاق جسوقت کسی بن مین آگ لگ گئی تب درختون نے جانورون سے جو کہ اُنکی شاخون پر آشیانہ گزین تھے فرمایا کہ تم اُوڑ جاؤ۔ ہم بہ سبب نہ ہونے پرون کے اُوڑنے سے مجبور رہین۔

دوھا

تہہ ور سیر ور سنت جن چوتھے برسی مینھ | پرمارتھ کے کارنے چارون ہارین دیہہ

درخت تالاب نیک آدمی

حق محکوم

دوہا

پات لگاڑی ہہل جگی اُڑ اُڑ بیٹھے ڈال | تم واہی ہم جاینگی اُڑ جیونگی کین کال

معنی یہہ کہ جانورون نے اپنے مونس اور محسن درختون سے بجواب دوہا مندرجہ حق مخدوم کے یہہ عرض کیا کہ تم جلو اور ہم جان بچاکر اُڑجادین او رنمکحرام کہلادین۔

فارسی شعر

مروت نہ باشد بدی باکسے ۔۔ کز و نیکوی دیدہ باشی بسے

دوھا

سیوک کہ پدنین ہوئی کہیا ناکہہ سیو ہوئے ۔۔ تلسی پریت کی ریت کو کوئی سرا ہین ہوئے

معنی یہہ کہ پرجا بمقابلہ راجہ و محکوم بمقابلہ مخدوم و اولاد بمحاذ والد وغیرہ وغیرہ جیسا کہ ہاتھ پانو و آنکہہ کان و دیگر اجزاء وجود انسان ہین ایسے ہی سیوک یعنی خادمون پر واجب ہے کہ وہ بجا آوری شرائط خدمت مخدومون کو اصول دہرم سے تصور کرین تا کہ شاعر لوگ اُنکی تعریف کتابون اور اخبارون مین تحریر فرماوین ۔

چوپائی

بہالو پیٹہہ سیلئے آر آگی ۔۔ سوامی بیلئے سب چہل تیاگی

بلکہ بصداقت سیوک دہرم ایک درشٹانت ہمسلک تحریر ہے معائنہ فرماوین ۔

درشٹانت یعنی مثال

بزمانہ ماضیہ جبکہ سنگرام مین مہاراج رامچندر نے بمقابلہ راجہ راون کے دشمن پر تیر چڑہا کر دہنے ہاتھ سے زہ کو کھینچا تب بائین ہاتھ نے دہنے ہاتھ سے یہہ دوہا کہا ۔

دوہا از دست چپ

سب دن سے آگے رہو دان پُن کہیت ۔۔ اب پاچہے کو کیون ہٹا راون بہٹا ر کہیت

معنی یہہ کہ تم ہمیشہ دان پُن کیوقت آگے رہتے رہے ۔ کیا اب راون سے ڈر کر پیچہے ہٹ گئے ۔

شعر

معرکہ مین ہو نہ عاجز اپنے دل کو رکھ دلیر ۔۔ عجز دیکہے گا تو ہوگا دشمن بزدل بہی شیر

جواب از دست راست

دوہا

رامچندر کے کامین پوچہن گیو اک بات ۔۔ کے کاٹون بیس بارہین کی کاٹون اک ساتہ

معنی یہہ کہ مین کان لگ کر مہاراج سے دریافت کرتا تھا کہ راون کے دسون سر کو دس دفعہ مین کاٹون یا ایک دفعہ مین ۔

چوپائی

پر لو بلونت دیکہہ نہین ڈرہین		ایک بار کا ہو سنگ لڑہین
چہتری تن دہر سمر سکانا		کُل کلنک تیہی پامر جانا

خلاصہ مقولہائے بالا کا یہہ ہے کہ اگر پریشر دُنیا مین جنم دیوے تو ہر کیسکو اپنے نجد ہرم پر جیساکہ شاستر سے ہدایت ہے قایم رہنا چاہیئے ورنہ دُکہہ سُکہہ ہان ۔ لابھ مثل بادام دو مغز کے توام ہے ۔ کبھی خزان اور کبھی بہار ۔ کسوٹی لیل و نہار سے آزمایش کرو ۔

دوہا

دُکھ کے پاچھے سُکھ ہی ہی جگات کی ریت		کبھون نہین ہار ہو کبھون نہین جیت

دیگر

کبھی کبھی کی دن بڑی کبھی کبھی کی رات		چار دنان کی چاندنی پھر اندہیری رات

بشنوپد

سب دن ہوت نہ ایک سمان

کبھون راجہ ہرشچندر کے گرہ سنپت میرو سمان

کبھون داس سپچ گرہ بسکے انبر ہرت مسان

ایک دن رام سیت جان کی بچرت پشپ بوان

ایک دن رودن کرت جات ہین مہا گہن ادویان

کبھون جدہشٹر راج سنگھاسن الوچر سری بھگوان

کبھون دروپدی رودن کرت ہے چیر دُشاسن تان

کبھہک دولہا بنت برات چھونڈش گہورت نشان

کبھی مرتنگ لئے جات ہین کر لینے پگ پان

کبھون جننی جبھرا گن بیچ لکھت لاہہ اور ہان

سو وہ اس یہہ جتن سب جھوٹے بدہ کے انگ پران ہات

بشنوپد

ہم جانی ہم ہی پر بیتی
ایک دنا سبھی پر بیتی
چاند سورج دو چلین ہین اکاسی
ایک دنا انہون پر بیتی
سوکھے سرور پچھلی کمہلائی
ایک دنا انہون پر بیتی
رام لکشمن دونون بھائی
ایک دنا انہون پر بیتی
تلسی داس آس رگھوبر کی
دیہہ دہرو سبھی پر بیتی

گل ہفتم در اوصاف ملاپ و اتفاق

دوہا

سجن پریت کنچن گھڑا ٹوٹ جڑے سو بار
نیچ پریت ماٹی گھڑا جڑے نہ دوجی بار

معنی یہہ کہ نیک مردون کی محبت سبو چہ طلای ہے۔ مبادا اگر ٹوٹ بھی جاوے تو جوڑ لگ کر کارروائی بخوبی ہوسکتی ہے اور بد مردون کی پریت مثل برتن گلی ہے کہ بادی النظرین نہایت سبک اور اسلوب معلوم ہو مگر بعد چند روز کے اگر ذرا بھی شگاف ہو تو بالکل بیکار ہے۔

دوہا

رسکپور ریشم لچھا پریت بڑون کی سار
نیچ نیہہ کچا تگا ٹوٹ لگے نہ بار

معنی یہہ کہ بزرگ آدمیون کی محبت مثل رسکپور اور ریشم کے لچھے کے ہے جو دیر تک خوشبودار اور مضبوط رہے۔ اور کمینون کی محبت مانند کچے دھاگے کے ہے۔ جس کے

ٹوٹنے کا جلد احتمال ہے۔

دوہا

اوچھے نر کی پریت کو دیسی ریت بتائے | جیسے چھیچھت تال جل گھٹت گھٹت گھٹ جائے

مصرعہ

نیچ کی پریت کٹاری کا مرنا

دوہا

سو کوس سائیں بسے ہر دم پیش حضور | آنگن میں بیری ہی ستو دور دن کا دور

معنی یہہ کہ اگر اپنے ملنے والا بفاصلہ سو کوس رہتا ہو تو ہر دم پاس ہے۔

شعر

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار | جب ذرا گردن جھکائی دیکھلی

دوہا

تلسی کنول جل بسیں وشسی بسے اکاس | جو جاکے من میں بسی سو ناہی کے پاس
تلسی ایسی پریت کر جیسے چند چکور | جھیج جھکی گردن گلی چیتون واہی اور

اور جو صاحب ایسے ہیں کہ جسنے اپنا من نہ ملا ہو خواہ وہ ہر دم اپنے پڑوس میں ہی ہوں بہت دور ہیں۔ جیسا کہ مضمون مقولہ ہائے ذیل سے صاف ظاہر ہے۔

دوہا

پیہہ (دودہ) پانیکی پر تیٹری پڑا جو کپٹی لون | کھنڈ کھنڈ نیاری ہہ تا ہ ملاوے کون

سورٹھا

جل پیہہ سر میں بکائی دیکھو پریت کی ریت بھلا | بلگ ہوئی جلجائی کپٹ کھٹائی پڑت ہے

دوہا

من موتی اور دودہ کا دیکھو ایک سبھاؤ | پھاٹے پہ پھر نا ملیں کوٹن کرو اپاؤ

خلاصہ معانی ہر سہ دوہا مثنذکرہ بالا کا یہہ ہے کہ دل موتی۔ دودہ ان تینون کی یہہ خاصیت ہے کہ اگر پہپٹ جاوین تو کروڑون بندوبست سے نہین جُڑ سکتے۔

فارسی اشعار

شیشہ شکستہ را پیوند کردن مشکل است	دل کہ رنجید از کسے خرسند کردن مشکل است
گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود	دل را شکستئی نہ کہ گوہر شکستئی
جراحتے کہ ز تیغ زبان رسد بر دل	بہ ہیچ مرہم راحت نکو نخواہد شد

سوال۔ اِن باتون سے تمہارا مطلب خاص کیا ہے؟ **جواب**۔

فارسی

دل بدست آور کہ حج اکبر است	از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است

غرضکہ نیکون پر واجب ہے کہ اول سوچ سمجھکر وہ سخن کہین یا وہ عمل کرین جو محبت کے مُخل نہ ہو۔

دوہا

پریت کی ریت کٹھن ہی کر لیو نہ لبوہ بیس	پریت کرو تو دیجئو تن من دھن اور سیس
پریت کی ریت کٹھن ہی کر دیکھو چاہی کوئی	مانس کی تو ہیچ ہی نار این بس ہوئے
جہان پریت انتر نہین انتر تہان نہین پریت	پریت کری انتر کیو پریت نہین بپریت

اُردو

لوگ کہتے ہین چاہ مشکل ہے	سب غلط ہے نباہ مشکل ہے

پس ابہیرائے یعنی مقصد مقولہائے بالا کا یہہ ہے کہ نیکون پر واجب اور مناسب ہے کہ جس طرح ممکن ہو پریت کرکے اُسکے نرباہ کو مفروضات دینی سے تصور کرین یعنی جس علم یا ہُنر یا عبادت یا محبت وغیرہ غرضکہ جو کچھہ کہ کرنیکے لئے آمادہ ہون اُسکو بانجام پہونچانیکا خیال رکہین جیساکہ مضمون دوہائے ذیل سے نتیجہ پایا جاتا ہے اِسپر غور فرماوین۔

دوھا

سینچو ہو کچھو جان کے نیک نہ کینی کان (ذرا)	چھاتی پہ دیگر اکیا اوچھن کی پہچان
جل کا ٹھے بوری نہین کہو کونسی ریت (شرم)	اپنو سینچو جانکے یہی بڑونکی ریت

معنی یہہ کہ پانی نے گھاس کے تنکے کو سینچکر درخت بنایا اور جبکہ وہ پرورش پاکر تیار ہوا تب درخت مذکور نے کشتی ہوکر پانی کی چھاتی پر راستہ کیا۔ حالانکہ غماض ہُوا نے پانی کو اشتعالک دی کہ کشتی کو ڈوباوے مگر جل نے اپنا سینچا اور پرورش کیا ہوا سمجھکر بڑون کی پریت پر خیال فرمایا۔

فارسی

کس نیاموخت علم تیر از من	کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا

اسی طرح سے اکثر کم فہم اور کم نصیب اولاد جنکو ماں باپ نے پرورش کیا و نیز مرید جنکو مرشد نے راہ نیک بتلایا دیا ملازم وغیرہ جنہون کی آقائے نامدار نے ہر طرح پرداخت کی اگر وہ بوقت ضرورت وفاداری یا پریت نہ کرین تاہم صاحبان موصوف اپنی بزرگی سے اُنکی بیوفائیون سے اغماض کرکے بھلائی کرتے ہین۔ از خُردان خطا و بزرگان عطا۔

دوھا

پریت کرین سو باوری کر توڑین سو کور	پریت نبھاوین دو جنے (شخص) کے شاعر یا سور

معنی یہہ کہ پریت کرنیوالے باؤلے ہین اور کرکے جو توڑین وہ جاہل کہلاتے ہین۔ پس جس کسی نے پریت کو نبھایا وہ انجام سورمان یعنی بہادر کہلایا و یا شاعر کہلایا۔ سوال۔ شاعر کیسے پریت کا نباہ کرسکتا ہے۔ **جواب**۔ شاعر کو اپنے مضمون سے ایسی محبت قلبی ہوتی ہے جیسا کہ مضمون دوہائے زیرین سے آپکو واضح ہوگا۔

دوھا

مکڑی ترتی تار سی ٹین گہہ چڈھت جو تار	جاکا جا سُون من موہو نچپت لگی نہ بار

دوہا

جاگی جاسون لگن ہی وہی واکو رام — روم روم مین بس رہو ہین اور سی کام

جبکہ وہ شاعر کسی ضلع کے مضمون کو شروع کرتا ہے آغاز سے انجام تک اُسکے نزباہ کا خیال رکھتا ہے کہ جو سزاوار تحسین و آفرین زبان خلایق ہوتا ہے ۔

دوہا اوّل

در تعریف ضلعبندی شاعران ہندی

مدہو ہلاہل رس بھری سوہت شام رتنار — جیت مرت جہک جہک پڑی جو چتوی اکبار

کسی شاعر ہندی نے اپنے دوست کی آنکھون کی صفت مین یہہ دوہا فرمایا ہے جس کا مضمون قابل دید ہے ۔

دوہا دوم

تلک راما نندی

بھوین ٹیڑہی نلک کا نٹو چکھہ پل سُتری باٹ — تو لون صورت مترکی نینہ لگہ کی ہاٹ

سوم

سچو بید گرو تین جو پیہ بولین ہی آس — راج دہرم تن تین کر ہوئی بیگ ہی ناس

معنی دوہا سوم کے یہہ ہین کہ جس راجہ کی کچہری مین سچو یعنی وزیر بید حکیم گرو یعنی پادری موجود ہون اور وہ تینون صاحب خوف سے بخیال طبع نازک بادشاہون کے یہہ کہ بر وقت اجراء احکام سلطنت وزیر کچھہ راے نہ دے سکے و یا آنکہ اگر اعتدال الفاس راجہ مین کچھہ فرق ہو اور حکیم بر وقت خورش غذا ثقیل کے نہ روک سکے و یا آنکہ بر وقت ظہور کسی نا انصافی کے پادری صاحب بھی خاموش ہو رہین تو جلد ایسے راج اور وجود اور دہرم کا ناش ہو جانیوالا

ہے پس نتیجہ مضمون دوہا ہذا کا یہہ ہے کہ بادشاہون کو بھی مشورہ اور صلاح کا کرنا واجبات سے ہے۔

قطعہ

چو آید مشکلے پیش خردمند	کنْد عقل دگر با عقلِ خود یار
کزان مشکل فتد در کار او بند	کہ تا در حلّ آن گردد مددگار

(سوال) شور اور شاعر اور اتفاق اور مشورہ کی صفت مین جو مقولے کہ بزرگان پیشین نے فرمائے بہت راست اور درست ہین مگر فی زمانہ کے انسانون کی محبّت اور اتفاق کا کیا حال ہے؟۔

(جواب) (مصرعہ) بامن رہے وکشتا تا ہین۔ یعنی یہہ جیسا کہ برہمن لوگ کشرو کشنا لیتے ہی چلے جاتے ہین ایسے ہی ہر شخص غرضانہ محبت رکھتے ہین۔

دوہا

سادہ سادہ سب ایک سی جون پوست کا ہیت	کوئی کوئی لعل ہی نہین بھی سویت کی سویت

معنی یہہ کہ سب انسان دُنیا مین یکسان معلوم ہوتے ہین مگر اشخاص بغیرغرض محبّت رکھنے والی جو حکم لعل کا رکھتے ہین ضرور ہین مگر کم ہین۔ علاوہ برین فی زمانہ جو کچھہ عمل یا بیوہار جاری ہین وہ گو یا محبّت کے کاٹنے والے ہین نہ کہ جوڑنیوالے۔ (القرضُ مقراضُ المحبّتِ)۔ (الغرضُ مقراضُ المودّت)۔

دوہا

ایک جو گھر مین دو متی کُشل کہا لسّے ہوئے	پتی جو یوجے دیو تا بھوت پوجنی جوئے

معنی یہہ جبکہ ایک گھر مین دو عقل اور صلاح ہون تو کیسے آنند اور اتفاق ہو۔ شوہر دیوتا پوجتا ہے اور عورت بھوت وغیرہ یعنی سیتلا مسانی کو جس نا اتفاقی والدین سے سیکڑون بچے معصوم لا علاج مرجاتے ہین۔

باستماع اس مقولہ کے ہمکو نہایت تعجب ہے - کیا یہہ انسان زمانہ موجودہ کے اپنے پرمیشر سے بیمکھہ ہو گئے کہ جو بیوی اور خاوند بھی تناقض ہو کر نشان سومت اور اتفاق کا جو باعث خوش گذران انسان کا ہے کالعدم ہوا جاتا ہے

(سوال) کوئی بچن ایسا بتلاؤ جس سے کچھہ صورت بہبودی نظر پڑے -

(جواب)

چوپائی

سومت کومت سب کے ارر ہی جہان سومت تہان سمپت نانا		ناتھہ پران نگم اس کہہ رہی جہان کومت تہان بپت ندانا

معنی یہہ کہ جس دیش یا نگر یا گرام یا محلہ یا خاندان مین نیک عقل کے انسان ہونگے اسجگہہ طرح طرح کے آنند ہونگے اور جس جگہہ کہوٹی عقل نے زور پکڑا وہان نانا پرکار کی تکالیف ہونگی جیسا کہ مضمون زیرین سے صاف ظاہر ہے -

دوہا

بھی برن شنکر کلی بہن سیتو سب لوگ		کرین پاپ پاوین ہی دکہہ بہے رج شوک بیوگ

معنی یہہ کہ کلجگ مین سب انسان برن شنکر اور مرجاد کے خلاف ہوجاوینگے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ پاپ کرینگے اور طرح طرح کے دکہہ یعنی دہشت اور بیماری اور رنج اور نااتفاقی کو پاوینگے -

دوہا

تلسی پورب کے پاپ سے ہرچرچا نہ سہائے		جیسے جر کے انس مین بہوک بدا ہو جائے

پد

آنکے دنیا مین سدہ بہولا تو اپنے آپکی پن دیا سنتو کہہ تجہہ سر ہری گٹھری پاپ کی		جگت کی دہندہ مین پہنس بہولا ہری کی چاپکی نار کی استتیت (تعریف) کری نندا (غیبت) کری بنجر پاپ کی

کبت

پہی پورن پاپ کے کارن سے بھگونت کتہا نہ رچی جنکو	

تن ایک کنار بلائے لئی نچواوت ہین نٹن کو دن کو

مردنگ کہے دہک ہے دہک ہے منجیر کہے کن کو کن کو

تب نار اٹھائے کے ہاتھہ کہے ان کو ان کو ان کو

غزل حافظ صاحب حسب حال زمانہ

این چه شوریست که در دور قمر مے بینم
همه آفاق پر از فتنه و شر مے بینم

هر کسے روز بهی مے طلبد از ایام
مشکل آلنست که هر روز بتر مے بینم

شیخ و قاضی و دگر محتسب و مفتی را
این زمان در طلب نقره و زر مے بینم

هیچ شفقت نه برادر به برادر دارد
هیچ مهر نه پدر را به پسر مے بینم

دختران را همه جنگ است جدل با مادر
پسران را همه بدخواه پدر مے بینم

اسپ تازی شده مجروح بزیر پالان
طوق زرین همه در گردن خر مے بینم

ابلهان را همه شربت ز گلاب و قند است
قوت دانا همه از خون جگر مے بینم

پند حافظ بشنو اے خواجه برو نیکی کن
زانکه این پند به از گنج و گهر مے بینم

دیگر اردو

گیا اخلاص عالم سی عجب یہہ دور آیا ہے
ڈرین سب لوگ ظالم سی عجب یہ دور آیا ہے

نہ یار و دشمن ہی یاری نہ بھائی مین وفاداری
محبت اٹھگئی ساری عجب یہہ دور آیا ہے

بہت سے مکر جو جانے اسیکو سب کوئی مانے
کھرا کھوٹا نہ پہچانین عجب یہہ دور آیا ہے

ہنرمندان ہر جائی پھرین در در بر سوائی
رزل قومونکی بن آئی عجب یہ دور آیا ہے

خوشامد سب کرین زر کی چہ بیگانہ چہ زن گھر کی
ملاوین بات سب زر کی عجب یہہ دور آیا ہے

گُل ہشتم در صفت سنتوش یعنی صبر

گو دہن گجدہن باجدہن اور رتنن کی کہان ۔۔ جب آیا سنتوش دہن سبا دہن ہو ر سمان

معنی یہہ کہ جس کسی کے پاس بہت گئو یا ہاتہی و یا گہوڑا اور علاوہ اسکے طرح طرح کے جواہرات بھی ہین لیکن جبکہ اُسکو گوہر بے بہا صبر کا دستیاب ہو جاتا ہے تب وہ ایسا فارغ البال ہو جاتا ہے کہ جُملہ دہن اُسکی نظرون مین ہیچ ہو جاتے ہین ۔

دوھا

ارجُن پوچہت کرشن سی نام درودری کاہ ۔۔ دہن ترشنا جو آرلبسی نام درودری تاہ

معنی یہہ کہ ارجُن جودھا نے مہاراج سیر کرشن سے پوچہا کہ درودری کسکا نام ہے ۔ جواب دیا کہ جسکے دِل مین خواہش مال وزر کی رہے وہ درودری یعنی کنگال ہے ۔ کیا معنی کہ ایسے شخصکو کوئی نہ کوئی ایسی تکلیف دامنگیر رہا کرتی ہے جس سے نتیجہ قطعہ منسلکہ ذیل پایا جاتا ہے ۔

قطعہ فارسی

آن یکے خر داشت پالانش نبود ۔۔ یافت پالان گُرد خر را در ربود

کوزہ بودش آب مے نامد بدست ۔۔ آب را چون یافت خود کوزہ شکست

قطعہ دیگر

آن شُنیدستی کہ در صحرائے غور ۔۔ بار سالارے بیفتاد از ستور

این دو چشم تنگ دُنیا دار را ۔۔ یا قناعت پُر کُند یا خاکِ گور

اور جس کسی کے پاس پرمیشر نے صبر اور قناعت کا رتن عطا فرمایا ہے اُسکی قدر وہی جوہری جانے ۔ ہم لوگ کیا جان سکتے ہین ۔

قطعہ

قناعت توانگر کُند مرد را ۔۔ خبر دہ حریص جہان گرد را

خدارا نه دانست وطاعت نه کرد | که بر بخت وروزی قناعت نکرد

دوہا

صبر سائی رحم دل اور من مین نہین سانچ | روزہ نماز اور بندگی سرپہ دہر کے ناچ
جب مالا چھاپا تلک سری نہ ایک ہو کام | من کا چے ناچے بر تھا ساچے راچے رام

پس ہر ایک انسان کے لئے صبر اور سنتوش کا ہونا باعث سکھ و آرام ہے۔ ورنہ آپ جانتے ہین کہ مسند کبھی خالی نہین رہ سکتی یعنی بجائے صبر کے فکر صاحب نے جنکی تعریف مین مقولہ ہندی وفارسی ہسلک تحریر ہین اپنا عملدرآمد کر کے جال ہوس کو پھیلایا۔

کنڈلی در بیان فکر

چنتا جوالا شریر بن داوا لگ لگ جائے | پرگھٹ دہوان نہین دیکھو ار انتر دھندھوائے
ار انتر دھندوائے جری جون کانچ کی بھٹی | جر گیو لو ہو ماس رہ گئی ھاڈ کی ٹٹی
کہی گردہر کویرا سنو ہو میری متنا | وہ نر کیسے جیئن جائے تن بیاپے چنتا

قطعہ

یکے مرغ دیدم نه پاؤ نه پر | نه از شکم مادر نه پشت پدر
نه بر آسمان و نه زیر زمین | ہمیشه خورد گوشت آدمی

(سوال) پھر تن صبر کا کس طرح اور کہان سے ملسکتا ہے؟۔ (جواب) مقولہائے مندرجہ ذیل کو ذرا غور سے دیکھکر ذہن نشین کرو اور شبھ کرم کی کمائی کا خیال رکھو۔

کبت

جب دانت نہ تھے تب دودھ دیو اب دانت دئے کہا ان نہین دیہے
جو جل مین تھل مین پنچھو پنچھی کی خبر لے سو تیری بھی لے ہے
کاہیکو سوچ کرے من مورکھ سوچ کرے کچھو ہاتھ نہ آوے ہے

جان کو دیت اجان کو دیت جہانکو دیت سو لتو کو بھی دے ہے

دوہا

پیچھے پنکسو پیٹ سے پہلے آپ جو چھیر	یہ ترشنا بڑ پاپنی تینک ہری نہین دھیر
چاہ چماری چوہڑی سو نیچون کی نیچ	تو تو پورن برمہہ تھا جو چاہ نہ ہوتی بیچ
ان مانگے موتی ملین مانگی ملے نہ بھیک	ہاتہہ جوڑ راد ہا کہے دولون کان درگ بیچ

فارسی اشعار

آنچہ در روزِ ازل رفتہ قلم	حک نگردد بعد از ان حرفِ رقم
زُہد و لقوتے چیست اے مردِ فقیر	لاطمع بودن ز سلطان و امیر
بہرِ آب و نان نہ گردی در بدر	آبروئے خود نہ ریزی بہرِ زر
خاک افشان بر سرِ نفسِ لعین	چشمِ دل روشن کُن از نورِ یقین
گر بفاقہ جان بر آید از قفس	چون مگس دستت مزن بر نانِ کس
پُشت پا زن تختِ کیکاؤس را	سر بدہ از کف مدہ ناموس را
گر بدست آید ترا گنج و نقود	در نداری ہمتِ عالی چہ سود
ہر کہ عالی ہمت است و باسخا	عفو گرداند گناہانش خدا

خلاصہ مقولہ ہاے بالا کا یہہ ہے کہ حسب تقدیر و تدبیر جو کچھہ ملے اُسپر فارغ ہو کر شاکر رہنا چاہیئے کیونکہ کسی جگہہ شاسترین جو ۹ طرح کی بھگتی بیان کی گئی ہے منجملہ اُسکے سنتوش کو بھی بدرجہ پنجم بھگتی مین لکھا ہے۔

چوپائی

پنجم بیتھا لاہہ سنتو کہا	سپنے نہین دیکھے پر دو کہا

معنی یہہ کہ جو کچھہ پرمیشر دیوے اُسپر سنتوش کر کے دہنباد کرے اور پرائے عیب کو خواب مین بھی نہ دیکھے۔ جاگرت کا کیا ذکر ہے۔ اگر ایسا عمل بھی کیا جاوے تو یہہ بھی مثل اُسی مثل کے

سمجھا جاویگا - (مثل) ایک اہاری سدا برتی ایکناری سدا جتی - معنی یہہ کہ جو لوگ چوبیس گھنٹہ رات دن مین ایک وقت بھوجن کرتے ہین وہ ہمیشہ برت کے رکھنے والے ہین اور جو مرد اپنی استری کے سوا دوسری عورت کی طرف نہین دیکھتے وہ بھی ایک قسم کے جتی ہین -

رباعی در صفت قناعت

بھوگ کا بھجن ہو اور شاہی کیا ہے
کھانیکو اگر ہے جو برا ہی کیا ہے

تقدیر پہ صبر ہو تمنّا مٹ جائے
جب ایسا چلن ہو پھر گدائی کیا ہے

خود کو پہچان خود نمائی مت کر
برتر اور اس سے پارسائی کیا ہے

دم بھر کا بھروسہ نہین نر سب جبکا
اس دیہہ سے تیری آشنائی کیا ہے

श्लोक ॥२॥ दिवस्य अष्टमेभागे शाकंपचति स्वगृहे
अऋणी अप्रवासी च सः वारीचरमोदते ॥
॥२॥

معنی یہہ کہ کسی بزرگ نے بسوال اس بات کے کہ جگت مین کون آنند ہے یہہ اشلوک فرمایا کہ جسکا مضمون قابل ملاحظہ ہے کہ دن کے آٹھوین حصّہ یعنی وقت شام کو جو شخص اپنے گھر مین ساگ پتیر کر کے کھاتا ہو اور بیقرض ہو اور رعایا کسیکی نر رہتا ہو وہ آنند ہے -

قطعہ

ور دہر ہر آنکہ نیم نانے دارد
از بہر نشست آشنانے دارد

نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے
گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

(سوال) دربارہ تعریف صبر جو مقولہاے بزرگان جنّت نشان فرمائے اور آپنے ہمکو یاد دلائے نہایت مناسب اور بہتر ہین مگر آپکو وہ نقل بھی یاد ہے کہ نہین - (نقل) کسیکو بینگن بیاؤ کسیکو پتہہ معنی یہہ کہ کسیکو ساگ بینگن کا زود ہضم اور کسیکو بدہضمی کرتا ہے - (جواب) یہہ نیاز مند آپکے اس چٹکلہ کے مضمون کو سمجھکر اور آپکی یاد دہانی کا بدل مشکور ہو کر گذارش کرتا ہے -

श्लोक॥ असंतुष्टा द्विजानष्टा संतुष्टा च महीपती
स लज्जा गणिकानष्टा निर्लज्जा च कुलांगना
॥ १ ॥

معنی یہہ کہ بے صبر ہونے سے جیسا کہ برہمن و چہتری اور ویش نشٹ ہونگے ایسے ہی صبر ہونے سے راجہ کا راج نشٹ ہو جاویگا - اسی طرح بیسوا عورت شرم کرنے سے نشٹ ہو جاویگی جیسا کہ خاندانی مستورات بیشرمی سے -

بھجن

انہو سروپ نجروپ لکھا جن سوہنگ رٹا رٹا
اکشے وہن نربھے ملجاوے ترشنا کبہو نکٹ نہین آوے
کر سنتوش بیٹھ رہو گھر مین مت باہر پھر اٹھا اٹھا
جیون مکت سکھہ جو لوچاہے نربھے اور کیا جتن بتائے
برہمہ آنند سے پورن ہو جا بسئے آنند کو گھٹا گھٹا
سیتل ہردا شانت چت ہوئی برتھا کلپنا اٹھے نہ کوئی
نربھے انتر نرمل کر لو جتنے مل ہین سب چھپٹا چھپٹا
راگ اور دویش نشٹ ہو جاوے چہو ندش ایک ہی بھاؤ دکہاوے
نربھے رہو نشچے بھی راکھو درشٹی دویت سے ہٹا ہٹا
نام روپ گن تین ہے نیارو سچت آنند بھاؤ ہمارو
ماکہن ماکہن کھالو نربھے چہاڑ چہلو یہین مٹھا مٹھا
انہو سروپ نجروپ لکھا جن سوہنگ سوہنگ رٹا رٹا

گل نہم در صفت فرمانبرداری احکام والدین و دیگر بزرگان

چوپائی

الوچت اُوچت کاج کچھ ہوئی — سمجھ کرے بھل کہین سب کوئی
سہسا کر پاچھے پچھتا ہین — کہین بید بدہ لے بدہ ناہین

معنی یہہ کہ مناسب وغیر مناسب کوئی کار ہو اُسکو سمجھکر کرنا چاہئے تاکہ ہر کوئی اچھا کہے ورنہ جو شخص جلدی کرکے پیچھے پچھتاتے ہین بید اور بُدہوان فرماتے ہین کہ وہ عقلمند نہ تھا جسنے کہ جلدی کی۔

فارسی

صبوری کُنی گر خرد ادین بود — کہ تعجیل کارِ شیاطین بود
تامّل در آئینۂ دل کُنی — صفائی بتدریج حاصل کُنی
اسپِ تازی دو تگ رود بشتاب — اُشتر آہستہ میرود شب و روز

ہان البتہ مان باپ یا حاکم یا گرو وغیرہ جو حکم کرین وہ مناسب سمجھکر فی الفور اُسکی تعمیل کرنی فرائض دھرم سے متصور ہے۔ جیساکہ مضمون مقولہائے ذیل سے مفہوم ہوتا ہے

دوہا

الوچت اُچت بچار تج جے پالین پت بین — تے بھاجن سُکھ سُجش کی بسبین امرپتی این

معنی یہہ کہ جو اشخاص واجب یا ناواجب کے خیال کو چھوڑکر اپنے مان باپ وغیرہ کی فرمانبرداری اور تابعداری کرینگے وہ ضرور برتن سُکھہ اور سُجش کے ہونگے دُنیا مین سُکھہ پاوین گے اور انت کال بہشت مین جاوین گے۔

چوپائی

مات پت گرو پربھو کی بانی — بن ہی بچار کرے شُبھ جانی

پرسرام پتو آگیا را کہی	ہاری بات لوک سب سا کہی
تے تجباتی جوبن دیو	پتو آگیا اگھہ اجش نہ بہو

فارسی

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید	کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا
اگر شہ روز را گوید شب است این	بباید گفت کاینک ماہ و پروین

درشٹانت یعنی مثال

سُنا ہے کہ زمانہ گذشتہ مین کسی مُرید نے اپنے مرشد سے دریافت حال معنی مقولہ حافظ صاحب مرحوم کا کیا۔ جواب دیا کہ بروقت موقع تبلایا جاویگا۔ چُنانچہ مرید صاحب حسب الارشاد مرشد صادق کے خاموش ہوگئے۔ بعد چندے اتّفاق حسنہ سے کوئی شخص دُنیادار بخدمت مرشد صاحب موصوف معہ شیرینی و چند درم حاضر ہوا حکم دیا کہ شیرینی جابسہ حاضرین مین تقسیم ہوجاوے۔ (مصرعہ) کہ چوا بنا بیست تنہا خورد۔ اور درم مذکورہ حوالہ مرید کے کرکے ارشاد ہوا کہ چکلہ مین جاؤ۔

دوھا

پردھن پرمن ہرن کو بیسوا بڑی پربین	تلسی بھگت سراہیے جو رام نام لولین

معنی یہہ کہ پرائے دہن اور من کے ٹھرنے مین بیسوا یعنی کنچنی بڑی ہوشیار ہوتی ہین۔ مگر ہے تلسی ہم اُس شخص کو سراتے ہین جو کہ وہان جاکر اپنے دل کو اور نفس کو قابو مین رکھین اگرچہ مرید صاحب ناآزمودہ کو۔

چوپائی

بہت کال بیکنے ست سنگا	تب چھوٹین سنشے کے بھنگا

(مصرعہ) بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ دربارہ جانے موقع مذکورہ کے اپنے ذہن مین کسیقدر توقف ہوا۔ مگر مجبور بمفواے مقولہ بزرگان ضرور جانا ہوا آخر الامر

وہان پہونچکر درہم مذکورہ حوالہ نائکہ صاحبہ کے کیا ۔ چنانچہ اُسنے اُسیوقت کنیزک کو حکم دیا کہ ہمراہ مرید صاحب بالاخانہ پر جاکر تابعداری کرے ۔ جبکہ مرید صاحب معہ اُس عورت کے مکان تخلیہ مین پہونچے خاموش ہوکر بیٹھہ گئے ۔ اور یہہ شعر یاد ہوا :-

فارسی

بہ بینم کہ تا کہ دگار جہان	درین آشکارا چہ دارد نہان

بعد دیرے جبکہ وہان مرید صاحب کو بیٹھے ہوئے کچھہ دیر ہوئی تو یکایک اُس نازنین کی آنکھون سے آنسو ٹپکتے دیکھکر مرید صاحب نے فرمایا کہ یہہ کیا بات ہے ۔ نازنین نے جواب دیا کہ کچھہ نہین آپنے جس کام کیلئے قدم رنجہ فرمایا ہے تب کیجئے ۔ مرید صاحب نے بجواب اُسکے یہہ مقولہ فرمایا ۔

دوہا

نینن سون رس بانٹئے بھجئے نکھہ سے رام	پلٹو وہ نرباولے جو کہین چام سون چام

اور یہہ کہا کہ ہم فقط بطور سیر آپکے دیدار دیکھنے کے لئے آئے ہین ۔ ہان البتہ یہہ ضرور ہے کہ اس رونے کے سبب کو بتلایئے ۔ نازنین نے جبکہ آپکو ایسا مہربان پایا تب یہہ دوہا اور چند اشعار مفصلہ ذیل حسب حال خود کہے ۔

دوہا

لکڑی جل کوئلا بہی کوئلا جل بہی راکھہ	مین پاپن ایسی جلی کوئلا ہوئی نہ راکھہ

فارسی

چہ میپرسی حال من دل غمدیدہ آچون شد	جگر خون شد و خون شد آب باز دیدہ بیرون شد
مرا اسے کاشکے مادر نمیزاد	وگر میزاد پس شیرم نمیداد

بعدازان جبکہ بہت اصرار و استبداد مرید صاحب نے فرمایا تب نازنین نے اپنی سرگذشت کو اس طرح پر بیان کیا کہ مین فلان شہر کے امیر کی بیٹی ہون اور ایام طفولیت مین میری شادی فلان شہر کے امیرزادہ سے ہوئی تھی ۔ گرد شہر ایام نا ہنجار سے عرصہ چند سال کا ہوا کہ شیت

ایندی سے وطن مالوہ میرے مین بیماری وبای جسکو کہ ہندی مین مہاماری کہتے ہین نازل ہوئی:-

فارسی

ابر نہ آید از پئے منع زکات	از زناہ اُفتد وبا اندر جہات

ہزارہا آدمی ضائع ہوئے۔ منجملہ اُنکے میرے والدین اور برادر وغیرہ بھی راہی ملکِ بقا ہوئے۔ جبکہ تمام خاندان اور محلّہ سے کوئی پُرسان حال نہ رہا تب یہہ کمترین معہ کسیقدر زیور اور نقد کے وہان سے جو علیحدہ ہوئی تو شامتِ اعمال بد سے اِس موذیہ کے چُنگل مین پڑی جسکی صحبت بد سے منقولہائے ذیل ہردم وردِ زبان ہین:-

در مذمت صحبت بد

کنڈلی

چوک کوپ کیہر پڑ و بل بل کر پچھتائے	ایسے ہی یا جگت مین ہرزدہن کی نہ بسائی
ہرزدہن کی نہ بسائے من اور کا یار وئی	بن کر اونچی کرے جگت مین جشن ناہ ہوئی
کہے گردہر کویرائے کیہن سو وہ ہر	کر کر بل پچھتائی کوپ مین جیسے کیہر

دیگر

سرب ڈسے سو نہین کچھو تالک	بیچھو لگے سو بھلو کر مانو
سنگھہ ہو کہائی تو نہین کچھہ ڈر ہے	جو گج مارت تو نہین ہانو
آگ جرو جل بوڈہ مرو گر	جائے گرو کچھہ ہے مت آنو
شُندر اور بھلی سب ہے یہ	دُرجن سنگ بہلو جن جانو

معنی یہہ کہ سانپ ڈسجاوے یا بچھو ڈنک مارے یا شیر کھالیوے یا ہاتھی ماردیوے۔ آگ مین جلجاوے یا جل مین ڈوب کر مرجاوے تو کچھہ تعجب اور افسوس نہین ہے مگر مہاراج سندر داس جی فرماتے ہین کہ بد آدمی کی صحبت ہرگز اچھی نہین ہے -

پس اے مہربان قدردان تاحال اِس کنیزک نے بطفیل اُس اندوختہ کے جو کہ گھر سے لیکر نکلی تھی عیاشون اور تماشبیون و نیز مکروفریب اِس مخالہ سے اپنی عصمت اور عفت کو بچایا مگر افسوس یہہ ہے کہ اب اُس سرمایہ سے ایک خرمہرہ باقی نہین رہا۔

(**مصرع**) قدر ہر نعمتے ست بعد زوال۔ لہذا اب میری لاج و شرم بقبضہ اُس پروردگار دیا آپکے ہے۔ بفور سُننے اِس تمام سرگذشت کے آپ یعنی مُرید صاحب اُس نازنین سے بغلگیر ہوکر اور رو رو کر کہنے لگے کہ یہہ وہی شخص ہے کہ جسکے ساتھہ آپکی شادی ہوئی تھی۔

اُردو

دہ رو رو کے دو ابرِ غم لیون ملے
کہ جس طرح ساون سے بھادون ملے

دو سازِ طرب ملے خوش آہنگ
دو سازِ ادب کُہلے بصد ننگ

حاصل ہوئی اُن گلُون کو بہار
سیرِ شبِ زُلف و صبح رُخسار ٭

جس طرح اُنہین بہم ملایا
بچھڑے ہوئے سب ملین خدایا

غرضکہ معنی مقولہ بزرگان اِس داستان نے ایسے صحیح بیان کئے مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطّار بگوید۔

خلاصہ مقولہائے بالا کا یہہ ہے کہ اپنے بزرگون یا مرشدون و یا حاکمون وغیرہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنی باعث حصول مقاصد دینی و دُنیوی بلکہ نمونہ خداپرستی و خداشناسی کا ہے۔ جیساکہ غریب رام صاحب فرماتے ہین۔ ملاحظہ کرین :۔

بھجن در بحرِ خیال

بید دن کو پڑھا سنتو نکی سُنا زبانی
پہ بہو کی سیوا چیتر پدارتھہ دانی

بردہی ہوئی دھرم کی گھن نہولی پاوی
جون کا تیون بھاشی ارتھہ کام بنجاوی

مانگہہ شریہ ہو بُہل نت درساوے
برمہہ آنند پہ گھٹے آواگمن نسادے

ہولا بھ سدا کبھی نہین ہوتی ہانی
پربھو کی سیوا چتر پدارتھ دانی

نکسے ببیک بیراگ کی نرمل دہارا مل دور ہون نیک نہ لاگے بارا
سنتوش کا پورا پورا ہووے سہارا باڈہے پریم بل اُبجے شُدّہ بچارا

ہردا ہو جاے دیا شیل کی کہانی
پربھو کی سیوا چتر پدارتھ دانی

مٹجاءین شوک دکہہ ناشین بنلشی جاے منگل ہوے پرکاش چہوندس چہاے
اسنتہت ہو شانتی چہانر تا آے شتروین متربین بہید نہین دکہلاے

پنڈت ہو جاے گیانی تگیانی
پربھو کی سیوا چتر پدارتھ دانی

ملجاے خزانہ رہی نہ اچہا دہن کی ٹلجاے روگ چلتا چہوٹ جاے من کی
بہی رہی نہ کوا دنربھے دشا ہو من کی دہیج ناہ ٹوٹے چوٹ پڑی سوگہن کی

بدہی لنشچے ہو جاے ستت ہو بانی
پربھو کی سیوا چتر پدارتھ دانی

گل دہم در اوصافِ احتیاط النفاس کہ مُراد از برہمچرج است

بیٹھے بارہ چلت اٹھارہ سووت مین چہتیس

میتھن کرتے چونسٹھ لوٹین سکہتے ہین جگدیش

معنی یہہ کہ شیو سرود ہا جو ایک پُستک شاستری ہے ازانجملہ ایک اشلوک کا ترجمہ متقدمین نے بزبانِ ہندی لبغرض استفادہ متعلمین یہہ فرمایا ہے جسکے معنی قابل ملاحظہ و غور کے ہین یعنی جتنے سوالنس کسی جیو از قسم حیوانات بوقتِ نشست جسقدر دیر او روقت مین بارہ ہوتی ہون

وہ اُسیقدر میعاد مین چلتے وقت اٹھارہ اور سوتے مین چھتیس اور گرہست کرم یعنی استری ملاپ مین چونسٹھہ بر آمد ہونگے - چونکہ اسکے کام بنائے جسم ہر فرد بشر کا بزرگون نے سانس اور گراس پر منحصر رکھا ہے - لہذا وہ صاحبان بذریعہ اپنے مقولون کے یہہ ہدایت فرماتے ہین کہ خورش معہودہ اور انفاس متعددہ کی احتیاط کرنی واجبات سے ہے - کیونکہ جسوقت دونون چیز کا ذخیرہ پورا ہو جاتا ہے تب فوراً ہر ایک جیو اپنے جسم کو خواہ وہ کیسا ہی عزیز یا غلیظ ہو بمقتضائے قانون قدرت کے چھوڑ دیتا ہے -

در صفت آبدانہ

دوھا

کت کاشی کت کاشمیر کت خراسان گجرات ۔ تلسی نجل جیو کا جہان تہان لیجات

تہہ دوارکا پنجرہ جا مین پنچھی پون ✣ (پانچ ہوا) ۔ رہنے کو اچرج کر و گئے اچنبہا کون

ھدایت

آسن درڑہ اہار درڑہ نندرا درڑہ ہوئے ۔ مرنے مین سندیہہ نہین پر لوٹر ہا نہین ہوئے

کر سندھیا سووین سدا جاگین نت اُٹھہ بہور ۔ کہو وین روگ شریر ہی گہٹ گیان کی ڈور

تے کاٹت مدہ پان جو سگری رات اچیت ۔ پلٹ ہوت سووین سہے ابووین وگ کو ہیت

فارسی

خوردن برے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

اِسلئے کم گفتن وکم خوردن وکم خفتن کا مسئلہ صحیح ہے -

گر گلشکر خوری بتکلّف زیان کند ۔ ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

دوھا

عورت کا جوبن تیس برس بیل کا برس اڑھائی ۔ مرد کا جوبن ساٹھہ برس جو ہو دی چتورائی

معنی یہہ کہ مضمون دوہا سے صاف ظاہر ہے کہ اُن نیک مردون کا جوبن ساٹھہ برس کی عمر مین

شمار ہوگا جو کہ اپنی نیک عقل یا دوسرے کے کہنے کو باور کر کے اپنے انفاس مبارک یعنی برہمچرج کی کم از کم تا بست سال احتیاط کریں ۔

دوہا

جوبن ہو جب تا وپ ہوگا یک ہو سب کوئی — جوبن تن گنوائی کر رہی نمانی سوئے

اور اگر باغوائے نفس آمارہ و صحبت بد ایسا موقع نہ ہوا کہ دونوں میں سے ایک کی بھی احتیاط اور حفاظت نہ کی گئی ہو و یا نہ کریں تو مضمون مقولہائے مندرجہ ذیل کا راست ہوا ۔

دوہا

وہی میں وہی ناسکا وہی ادہری پران — روپ نشانی اڑ گئی رہ گئی ڈھونڈ نشان
وہی انگنا وہی دہیری وہی سسر کا گام — مجھے دلہن دلہن کہیں تھی پڑ گیا نام

فارسی

نشاط عمر باشد تا بسی سال — چون چل آمد فرو ریزد پر و بال

خلاصہ مقولہائے بالا کا یہ ہے کہ جیسا کہ معمار پختگی اور مضبوطی بنائے مکانات مسکونہ کی جو مصالح چونہ اور خشت پختہ پر مبنی ہے کرتا ہے ۔ ایسے ہی پائداری اور درستی جسم ہر فرد بشر کی خاطر احتیاط برہمچرج اور خورش مناسب پر منحصر ہے ۔ والدین کو مناسب ہے کہ وہ واسطے حفاظت شیل طفلان نا آزمودہ کے بہل توجہ کریں جس کی صداقت مضمون ذیل سے ظاہر ہے ۔

دھن چاہئے تو دھرم کر سکھ چاہئے ہر رام — روپ چاہئے تو شیل کر تین بچن پرمان

دوہا دھات سدھانتی

انگ دوش لاگے نہیں گیان جڑی ہو پاس — بازیگر کا بالکا سووے سرپ کے پاس
بس کو سنگ چاہت کشل تم را کھو انگ — چندن سی بکہناہ لگو لپٹے رہیں بھجنگ

چھند

نفس شیطان کو قید کر اپنی [illegible] دنی میں پھر نہ گیا ہی گوتا

ہے گنہگار ہی گناہ ہی کرت ہے کہا ئیگا مار تب پھر سے روتا

جن تجھے خاک سے عجب پیدا کیا تو اُسے کیون فراموش ہوتا

داس سندر کہین شرم تب ہی رہی حق تو حق تو بول طوطا

پد در بحر لاونی

ہی اگر اِک سو انسل امول پرِ بھامت کہووے
توکسیکا ناہین ناہین کوئی تمہارا
نر شریر لکھہ چوراسی بھوگ کر دھارا
آپے کو دیکھہ سپریت پہل مت بووے
ایک پرم ہنس اپنی دُہن مین آتے ہین
جتنے گیانی واو ہیالی کہلاتے ہین
ملجائین جب در ڈہ کر کوئی ٹٹووے
دو باغ ہین جتنے برمہہ لوک شمر ہووے
پتّے پھل پھول نر کہہ من ات لبہاوے
پر سوجھے اُسی جو انتش کا مل دہووے
ایکساغ مین کوٹن سورج کا اُجیارا
باغون کی شوبھا ایسی اگم اپارا
کرشن سیس پُہرش گنیش کتہن نہین ہووے
وہ پرم ہنس جی نکھہ سی کبہو نہ بولین
کتنا ہی انجن اِن آنکھون مین گھولین
پن بندہا موتی کہیکو کوئی پروے
وہ پرم ہنس جس بار رگ آوے جاوے

دِن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
ہی اندر جال وت جھوٹا سب سنسارا
جواب چوکا تو جیتی بازی پھر ہارا
دِن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
دم دم مین الکھہ جگا کر دم جاتے ہین
اُنکی سیوا سب اُتّم بتلاتے ہین
دِن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
ایک باہر دوجا ہیتر صاف دکھاوے
جو کھاوے پھل کو اجرا مر ہو جاوے
دِن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
دوجے مین انگن شسی سے نے پرکاس دُہارا
نرِ کہت ہی نر کہت مہا بلی من ہارا
دِن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
نِت لون پہ چڑہ دولون باغونمین ڈولین
سوجھی نہین جبتک ہیہ کی آنکھین کھولین
دن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے
دا مارگ مین چیتّ سا وہان ٹھیراوے

چلتے ہی چلتے سنکھہ بانج دکھاوے — اور پرم ہنس کا بھاؤ سمجھ مین آوے
نربہے گھرت نکالا مت جہاج بلووے — دن چلا جاگ بیخبر پڑا کیا سووے

گل یازدہم در صفت نگاہداشت اوقات بابرکات

کال کرے سو آج کر آج کرے سو اب — کال یہہ بیتون جات ہی پھیر کریگا کب

معانی دوہہ ہذا کے بزرگان پیشین نے جو اپنے ذہن مبارک مین سمجھکر بذریعہ الفاظ ہندی فرمائے ہتے مطلب اُسکا یہہ ہے۔ کرلے سو کام بہجلے سو رام۔ کار امروز بفردا مگذار۔ معنی یہہ کہ کامون نیک کو جلد کر لینا چاہیئے۔ نہ معلوم پھر ایسا وقت اور موقع میسّر ہو یا نہین۔ کیونکہ:-
(وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز بدست نمی آید)۔

دوھا

سو لنس سو النس پر رام کہہ برتھا سانس مت کھوئے — ناہ جانون اس سانس کا پھر آون ہو یا نہوئے
غافل از احتیاط نفس نفس مباش — شاید ہمین نفس نفس واپسین بود

فارسی

دگرگون مے شود احوال عالم — بیک ساعت بیک لحظہ بیکدم
نیک و بد چون ہمہ بباید مُرد — خنک آنکس کہ گوے نیکی بُرد
غنیمت شمر صحبت دوستان — کہ گل پنج روز است در بوستان

اُردو

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو — جُدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے
زبان چلتی ہے گویا آج کچھ ذکرِ خدا کر لے — اجل آئی تو پھر ہرگز نہ دیگی بات کی فرصت

فارسی قطعہ

چُنان زندگانی بکن در جہان — کہ چون مُردہ باشی نگویند مُرد

مزن دم ز حکمت کہ در وقت مرگ | ارسطو ود بد جان چو بیچارہ کرد

اور علاوہ برین حسب منشاء مقولۂ بالا کے صدہا مقولہ نصیحتانہ بزرگان جنت نشان نے فرمائے جسمین سے ایک دو مجھکو یاد ہین۔ اگرچہ بیہہ نیاز مند باحتمال سمع خراشی شعر

بلبل ز ادب پا نہ نہد در صفت گلزار | تا گل بطلبگاری او لب نہ گشاید

ڈرتا ہے۔ مگر کیا کہون کہ مجھسے کہے بن رہا نہین جاتا۔

دوھا

کیا کہون کس سی کہون کہے بن رہا نجائے | گونگے کو سپنا بہیا تڑپ تڑپ چپا جائے

قطعہ فارسی

مرا در دلیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد | و گر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد
منجم کوکب بخت مرا از برج بیرون کن | مر آن کم طالعم ترسم نہ یین آسمان سوزد

دوھا

گھڑی پلک کی آس نہین کری کال سے کلج | کال اچانک لیگیا جون تیتر کو باج

حالانکہ مطلب دوہا ہذا کا خیلے عبرت آمیز و حیرت انگیز ہے جو انسانون کو نیکون کامون دنیوی سی ہٹانیوالا ہے۔ مگر فی زمانہ ہم لوگون نے اسکے مطلب کو ہی اپنی بدہی کے انوسار۔

دوھا

سیکھ تو واکو دیجئے جاکو سیکھ سہائے | بندر کو کیا دیجئے بیہہ کا گھر جائے

حسب مثل ذیل تقلید اندر منقلب کر لیا ہے۔

مثل

زمانہ گذشتہ مین کوئی شخص مسخرا بخدمت قاضی صاحب خدمتگذار رہا کرتا تھا۔ ایک روز اُسنے عند الضرورت اپنے آقائے نامدار سے عرض کیا کہ خاضی جی خاضی جی خلعہ مین خلمدان اُٹھالاؤن۔ بقول شنیدن اس کلام کے آپنے خفا ہوکر فرمایا ارے نابکار کبھی تو قاف بولا کر۔ جواب دیا ثبت قوب

بہت خوب بہت خوب۔

اسی طرح ہم لوگون کم فہمون نے بھی مضمون مقولہائے بالا کو درباب جلد پورا کر لینے کامون نیکی کے سمجھ لیا کہ جو کچھ ہوسکے جلد کر لینا چاہئے۔ موت بر سر ہے۔ وہمبرین نمط صدہا مقولے کے مضمون کو برادران زمانۂ حال نے بطور خود پسند کیا مثلاً بزرگان ہند نے تین رات کو جنکا نام شا سترین کال راتری یعنی دیوالی کی رات۔ (مہاراتری) یا شیوراتری۔ (مہوراتری) یعنی ہولی کی رات ہے واسطے پورا کرنے احتیاج ہر کسی کے ہر سال مین (٣٦٠) راتری سے منتخب کیا اور اسکا پھل یہ لکھا ہے کہ جو کوئی شخص دنیا دار یا آزاد اس رات کو شب بیداری کرکے یادگاری پرمیشر مین اگر ایکبار نام لیوے اسکا پھل دس گنا ہوکر ملیگا یا جو عمل کرے فی الحال بجائے اسکے جو جو کارروائی کہ ہرسہ رات کو زمانہ حال مین رائج ہو کر پیش نظر ہین۔ جاننا چاہئے کہ ہرسہ رات مذکورۃ الصدر مین پرمیشر نے تاثیر بالیدگی عطا فرمائی ہے جیسا کہ نیک عمل دس گنا ہوکر پھل دیویگا ویسے ہی ثمرہ بدعمل کا دس گنا ہوکر ملنا واجب ہے پس مقصد اس تصدیعہ دہی کا یہہ ہے کہ جیسا آپ صاحبان حال لات ملک الموت سمجھکر کامون نیکی کو برغبت تمام کر رہے ہو ویسا ہی ہر کاب سکے اُن کامونکو بھی جو کہ منزل آخرت مین جو ضرور بر سر ہے زاد راہ ہونگے کرتے رہو۔ وقت دیگر پر خدمت رکھو بہتر ہے کہ اگر آج سے ہی تھوڑا تھوڑا یعنی ایک ایک دانہ افعال نیک یعنی یادگاری پرمیشر و پر اُپکار کا فراہم کیا جاوے تو اُمید ہے کہ تا آنوقت جبکہ آپ سوار ہونگے وہ شکل صحیح ہوجاویگی۔ (کنکر کنکر راس)۔ (دہار دہار دودہ)۔ (قطرہ قطرہ دریا)۔

بھجن چھداپتی

پیلے رے بھوند وہو متوارا پیالا پریم ہری رس کاری

پاپ پنیہ دو بھگتن آیا کون تیرا اور تو کسکا رے

جو دم جیوے ہری کے گن گاسے دہن جوبن سپنا ہی نشکاری

بالاپن لڑکن مین کھویا ترن بھیو ناری بسکا رے

بر دہ بھیو کف بائے نے گھیرا کھاٹ پڑا نہین جا سکا ری

نابہہ کنول بن ہے کستوری کیسی بھرم مٹے تپشو کارے

بن ست گور ایسو کہہ پاوے جیسی مرگ پھرے نبکارے

لکہہ چوراسی آو بہا چاہے چہوڑ کامنی کا چٹکارے

چرنداس سکہہ یو کہت ہین نکہہ شکہہ سانپ بھر البسکارے

دیگر

رادہا کرشن جپا نہین کبھون یہ تن سو کہہ بہیا پچہارے

داکہہ گری بادام چہوارہ کہا کہا مست بہو سو ہنارے

سگرے کہٹم کو لاگت پیارا بولت ہے مدہرا مدہرارے

موت بلائی سر پر گہومے ہاتہہ لئے کارو مدہرارے

کہڑکی کہول جہپٹ لیجاگی کیا سووے سکہہ کی نندرارے

جوبن روپ راج سکہہ سنپت ساون کیسے بدرارے

دیکہو جات لکہین سب کا ہو مور کہہ دیکہہ بہیو اندہرارے

کام کرودہہ مدہ لوبھہ موہ تج چلو بسین ہر کی منہرارے

چرنداس سکہدیو کہت ہین یہہ جیون دن دس کارے

گل دوازدہم در صفت دستگیری برادران و ہمسایگان

دوہا

سر سوکہے پنچہی اڑے جل ویکہے ادہکارے | دین ہین بن پرن کی کہہ رحیم کت جائین

معنی یہہ کہ مسمی رحیم صاحب درویش فرماتے ہین کہ بروقت خشک ہوجانے کسی تالاب جہوڑ کے جانور مرغابی و جلکاگ وغیرہ وہان سے اڑکر کسی دوسرے موقع تالاب پر جس جگہہ کہ ان پرندون کو پانی زیادہ معلوم ہوتا ہو چلے جاتے ہین۔ مگر مشکل یہہ ہے کہ جانوران دریائی مثل غوک و ماہی

دغیرہ جوکہ اصل باشندہ تالاب ہین وہ کہان جاوین - سوال - یہہ تومعمولی بات اور دیکھا بھی ہے مگر مضمون دوہا ہٰذسے ایسا مفہوم ہوتا ہے جیساکہ (گودڑ مین لعل) (اور کوڑی مین کنول) ایک نقل مشہور ہے یعنی کوئی نصیحت ہوش افزا اس بچن رتن روپی مین پوشیدہ ہے جواب - قیافہ تمہارا صحیح اور درست - اصل معنی یہہ ہین کہ جب کسی کُل یعنی خاندان مین بمقتضائے گردش ایام کچھہ تنگدستی ہوجاوے -

ہندی

کبھی گھی گھنا کبھی موٹھی بھرچنا کبھی وہ بھی منع

کبت

ایکدن ایسا جو دربیہ ہین ہاتہہ رہی ایکدن ایسا جوتا نبہ کو نہ پیسیا ہے
ایکدن ایسا تہہ گہوڑے پر اسوار رہی ایکدن ایسا مالون گیل جات پیسیا ہے
ایکدن ایسا گدی توشک گیندوا لگی رہین ایکدن ایسا مالون ڈرن پرتنوہی
کاشی رام بچتر بنائی کہین آجدن ایسا جالون کال دن کیسا ہو

چوپائی

جنم مرن سب دُکھہ سُکھہ بھوگا
کال کرم بس ہوہین گُسائین
ہانی لابہہ پر یہہ مین بیوگا
بربس رات دیوس کی نائین

معنی یہہ کہ زندگی اور موت - سُکھہ اور دُکھہ - فائدہ و نقصان - ملاپ اور بچھڑنا - گردش ایام اور اپنے کرتب کے انوسار رات دن کی طرح ضرور رہتے ہین -

فی الجملہ اشخاص خودغرض وہان سے اُٹھکر دوسری جگہہ چلے جاتے ہین -

مقولہ ہندی

جہان دیکھا توا پرات - وہان گنوائی ساری رات

لیکن جو اصحاب متعلقین خاندان مذکورہ کے مثل زن و بچہ دغیرہ ہین وہ کہان جاوین -

پس مقصود تحریر یہہ ہے کہ جو اصحاب نیک سیرت و نیکنام بمقتضائے اولوالعزمی و علو ہمتی اپنی کے اُن غریبون متعلقین کے ساتھ کچھہ سلوک کرین تو بعید از عنایات بزرگانہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ مضمون دوہائے ذیل و اشلوک مندرجہ ذیل سے نتیجہ پایا جاتا ہے اُسپر غوض فرماوین۔

دوہا

گن سروپ بل ور بیہ کو پریت کرین سب کوئی	تلسی پریت سراہی جو اپنے باہر ہوئے
جو غریب سے ہت کرین ہم رحیم وہ لوگ	کہا سدامان باپرو کرشن (دوستی) متائی جوگ
یون رحیم جب ہوت ہو اپکاری کی انگ	بانٹن ایسے لگے جون مہندی کا رنگ
حاتم ایسی پریت کرہی نہ پر گھٹ ہوئے	جون مہندی بنجا (بیچنے والا) پاین ہی رنگ بکوئی

वृथा वृष्टि समुद्रेषु वृथा तृप्तेषु भोजनम् ॥
वृथा दान धनाढ्येषु वृथा दीप दिवाकरः॥१॥

اور اگر ایسا نہ ہو کہ کوئی اُن متعلقان خاندان کے ساتھہ کچھہ سلوک نہ کرے جیسا کہ فی زمانہ رواج اور برتاؤ ہے تو کیا التعجب ہے۔ کیونکہ

دوہا

مایا سے مایا ملے لینے کر کے ہاتھہ	تلسی داس غریب کی کوئی نہ پوچھے بات
دھنونتا دھنوان کو مانگو سربس دے	دین ہین بن ہرن کی کو رحیم سدھ لے

خلاصہ مطلب مقولہائے بالا سے یہہ ترشح ہوتا ہے کہ جو برادر یا ہمسایہ بباعث کم مائیگی کے کامیابی مقاصد دُنیوی سے محروم رہے جاتے ہین اُنکے ساتھ سلوک اور مدد کرنا اور دان دینا واجبات سے ہے ورنہ درصورت اغماض آپ صاحبان بجائے سرپرست کے زر پرست مشہور ہو جاؤ گے جیسا کہ مضمون پد مفصلہ ذیل سے نتیجہ پایا جاتا ہے۔

پد

ایک پیسہ ہی کی پریت جگت مین اور نہین ناتا

پیسا ہو نر موج اُڑاوے بن پیسہ وہ کہاں کماوے
نر دھنیان سے دھنونت کہتا جیوت کیون نہین مرجاتا
کاشی پڑھ پڑھ پنڈت آوین جہان پیسہ تہان بیار سُناوین
سُندر ناچین گندھرب گاوین انیک گنی سب چلے آتا
پیسہ ہو تو بہن کا بھائی ساسو سسر اکہت جنوائی
آوت دیکھین کاکی تائی آدر دوے ماتا ؛
دھنونت کے کانٹا لگجاوے گالو گالو سے بید بُلاوے
نر دھنیا جیوت مرجاوے پاس کوئی نہین آتا
پیسہ ہو تو راج مین پیارا پیسہ مین گن بس رہے سارا
شنکر داس کہے جٹولی والا پیسہ دے داتا

گل سیزدہم در صفت احتیاط الزام غرور

دوھا

جو رحیم اوچھے بڑھین تو اتِ ہی اترائین — پیادہ سے فرزین بھیو ٹیڑھو ٹیڑھو جائ

معنی یہہ کہ سیّد رحیم صاحب درویش فرماتے ہین کہ جو اشخاص کم حوصلہ و تنک مایہ۔ زور آور یا متمول ہوجاوین تو بہت اترایا کرتے ہین مثلاً شطرنج مین حسب اتفاق اگر مُہرہ پیادہ کا فرزین ہو جاوے تو کبھی سیدھا اور کبھی ٹیڑھا چلتا ہے۔

چوپائی

جگ بھونر سرتا سم بھائی — جے نج باڑھ بڑھین جل پائی
چھُدر ندی بھر چلی اُترائی — جس تھوڑے دہن کھل بورائی

معنی یہہ کہ دُنیا مین بہت انسان چھوٹی ندی اور نالہ کی موافق خاصیت رکھتے ہین جیسا کہ چ

ندی اکثر موسم برسات مین جبکہ بارش ہوتی ہے اپنے ہنڈارا اور مرجاد سے باہر ہوکر تارو ہوجاتی ہین - دیکھی بھالی کرشنی لاگی غوطہ دین - اسی طرح زمانہ حال کے آدمی تھوڑے دہن یا بل وغیرہ کو پاکر ایسے مغرور اور مدہوش ہوجاتے ہین جنہون پر مقولہ بزرگان خندیدگی کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین :-

فارسی

نہ کل را دہ ناخنان کردگار	کند باسر خویشتن کارزار

معنی یہہ کہ خدا گنجے کو ناخون نہ دے -

فارسی

حلوا خوردن را روئے بایہ - گیہون کی روٹی کو فولاد کا پیٹ چاہیئے -

سوال - کوئی بچن یا جتن ایسا بھی آپکو یاد ہے کہ جس سے مقولہائے مندرجہ بالا وغیرہ مقولہ ہندی مروجہ حال کی تہمت اور الزام سے باز رہین - **مقولہ مروجہ** - ریتا چنا باجے گھنا گنجی پنہاری گورکھو کی انڈوی -

جواب - اے پیارے محسنان غرور اور نمایش کو چھوڑ کر ذرا تہہ دل سے مضمون دوہائے مفصلہ ذیل کو نظر غور سے ملاحظہ فرمایئے -

دوہا ہدایتی

تلسی ایسا رہو جیسے ننہی دوب	سبہی گھاس جلجائیگی ہری دوب کی دوب
تلسی میٹھی بچن سی سکھ اپجت چہون اور	بسی کرن ایک منتر ہے تجدی بچن کٹھور
مینا ذیبن ناہ کہی مول ہوئی ذس بیس	بکری نے جب ہین کہو ترت کٹایو سیس
جتنے من سی ہین کہا بدہ بندہ بن جائین	چھوٹے بچا یہہ ہین بڑی بنا ہی بھس کھائین
کرتائی ساتھ ہین روڑ اٹھو کر کھائین	رجب رج کو کیا گھٹے اڑ اڑ متنگ جائے

خلاصہ مقولہائے ہدایتی کا یہہ ہے کہ جو صاحب دہن وغیرہ کو پاکر مغرور نہ ہونگے - اُمید ہے کہ

اور زیادہ ترقی پاوین گے۔ جیسا کہ مضمون چوپائی سے واضح ارسے عالی ہوگا۔

چوپائی

جم ستر تا سا گرہین جاہین | یدپ تاہ کامنا نا ہین

تم سکہہ سنپت بنا بلائی | چھان شیل پہ جاہین سبہائی

دوہا

سنت چھاڑو باور سے ست چھاڑے پت جائے

ست کی باندہی لکشمین بھر ملے گی آئے

بزرگان ہند فرماتے ہین: ۔ نیا سو کہٹیا۔ یعنی نوے سو بھاری ہو۔

بھجن

تھوڑے سے جینے پر بندہ کیون کرتا ابھمان

جو آیا سو امر نہین ہے کر دیکھو کچھہ جتن نہین ہے

جیسے ہے برکشون کی چھایا ویسا ہی الو مان

پانو دیے تیرتہہ کرنے کو آنکھہ دی درشن کرنیکو

کان دیے ہین گیان سنن کو ہاتہہ دیے کردان

دہن دولت اور مال خزانہ یہہ کیا تو نے اپنا جانا

جس بندہ نے ہری جپا نا وہ بھی پشو سمان

سر پر باجے کال کا ڈنکہ موت کرے گی اک دن پھنکا

چھوڑ گئے سیورن سے لنکا راون سے بلوان

غزل

کم کردے جو تقدیر کو تدبیر اُسے کہتے ہین

تدبیر سے زیادہ نہ ہو تقدیر اُسے کہتے ہین

دُنیا کو اگر قتل کرے کاٹ کی اوچھی ہے
کاٹے جو اہنکار کو شمشیر اُسے کہتے ہین

کہتا ہے خدا خود سے جُدا جان ادہورا ہے
دِکہا دے جو خود ہی مین خدا پیر اُسے کہتے ہین

سُو پڑت اگر توڑ دے فولاد کے تو کیا ہے
توڑے جو فقط پردۂ دوئی تیر اُسے کہتے ہین

ہین یون تو بہت بیدون کی تفسیر مگر جس سے
تصدیق انا الحق ہو تفسیر اُسے کہتے ہین

جو کہتا ہے مین اندر ہون تو قیر کہان اُس کی
مین ہون یہہ گمان مٹجائے تو قیر اُسے کہتے ہین

ہے آب وہوا ٹھنڈی تو کشمیر نہین صاحب
ٹھنڈا ہو کلیجہ جہان کشمیر اُسے کہتے ہین

دُنیا ہے سرائے نہ سمجھے تو جاگیر سمجھتا ہے
قبضہ مین ہمیشہ رہے جاگیر اُسے کہتے ہین

گل چہاردہم در صفت صبر قناعت و اوگون چند نصایح ہوش افزا

دوھا

جب تک جاکی پنیہ کا جگت نہین قرار
تاکی خطا معاف ہی اوگن کرو ہزار

معنی یہہ کہ جب تک جس انسان کے پنپنہ کا وقت کہ جسکا نتیجہ اُسکو عیش و عشرت میسر ہے پورا نہ ہو تب تک وہ بموجب مثل چاہے سو کرے۔ اُسکی خطا معاف ہے۔

مثل۔ جبتک گہومے چاک مٹکنہ اُتارو چاہے ماٹ۔

دوھا

اوگن اچھے دلون کی گُن ہون لاگین گات ۔ دن ہاین جب بتے تے ہین گن اوگن ہو جات

لیکن بعد پورا ہو جانے اُس میعاد کے ضرور وہ شخص اُس اعمال بد کے بھوگنے کا مستحق ہے جسنے کہ بیخوف ہوکر بایام فارغ البالی جو چاہا سو کیا ۔ جیسا کہ بزرگان ہند فرماتے ہین ۔

دوھا

پاپ پُنیہ دو بیج ہین بودی جان اجان ۔ ایک سے ہین پھل لگیگا من تو لیجے جان

در صداقت آوا گون

یکصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ۔ ہمچو سبزہ بار ہا روئیدہ ام

اردو

مرگ ایک ماندگی کا وقفہ ہے ۔ یعنی آگے چلین گے دم لیکر

قطعہ فارسی

کسے را کہ اقبال دستش گرفت ۔ ستایش کُنان دست بر سر نہند
بقہر خدا ہر کسے اُوفتاد ۔ ہمہ عالمش پائے بر سر نہند

مطلب قطعہ فارسی کا بھی یہی ہے کہ جبتک جس انسان کا اقبال کہ وہ ثمرہ اُسکے نیک عمل کرنیکا ہے درست رہے تب تک وہ مجمع اوصاف کہلاتا ہے ۔ جیسا کہ مضمون چوپائی سے صاف ظاہر ہے ۔

چوپائی

سو بجی بنئی گن ساگر ۔ تا سو سجش تیہون لوک اُجاگر
تاہ سدا سُبھ کُشل نرنتر ۔ سُرنر مُنی پرسن تیہی اوپر
گرل سدھا رپو کرین متائی ۔ گو پد سند ہو انل سیتلائی
گر و سومیر رینو سم تاہی ۔ رام کرپا کر چیتوین چاہی
جا پر کرپا رام کی ہوئی ۔ تا پر کرپا کرین سب کوئی

مثل - جدھر رب - اُودھر سب - اور جبکہ آیام اقبال پورے ہوگئے تب وہ قہر الٰہی سی وابستہ تکالیف گوناگون کا ہوکر پائے انداز عالم اور عالمیان کا ہوا - جس کے لئے مسئلہ الاقارب کالعقارب کا صحیح ہوا -

درصفت ناسازی زمانہ

بات مرلو پتو شمن سمانان — سُدہا ہوئے بکھہ سُن ہریانا
متر کرین شت رپلو کی کرنی — تاکو جُبدہ ندی بلیترنی
سب جگ تاہ انل تین تاتا — جو رگھو بیر بکھہ سُن (دریا) بھراتا

پس مافی الضمیر مقولہائے بالا کا یہہ ہے کہ جمیع النسانون کو باآیام عیش وعشرت دیا تہید ستی وعسرت بدافعال واقوال سے بچکر اپنے پریشر اور ایمان کا آراوہن ہونا چاہئے - جیساکہ مضمون مندرجہ ذیل سے نتیجہ پایا جاتا ہے - اِسپر غور کرین :-

فارسی

کسے راکہ اقبال باشد غلام — بود میل خاطر بطاعت مدام
نہ شاید سر از بندگی تافتن — کہ دولت بطاعت توان یافتن
خداوند روزی بحق مشتغل — پراگندہ روزی پراگندہ دل

قطعہ

ابر باد و مہ و خورشید و فلک در کارند — تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار — شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

یہہ جسم مبارک کہ جو اشرف المخلوقات مشہور اور نامزد ہے ایسے وجود کو پاکر اگر غفلت رہی تو بس ہے -

چوپائی

بڑے بھاگ مانکھہ تن پاوا — سُرور لبھہ سدگرنتھن گاوا

ساوہن و ہام موکش کر دوارا	پاے نہ جے پر لوک سنوارا
یہہ تن کر پہل بشئے نہ بھائی	سور گو سلپہہ انت دکھہ ائی
نرتن پاے بشئے من دیہین	پلٹ سُدہا تین سٹھہ بکہہ لیہین
تاہ کبہو بھل کہے نہ کوئی	گنجا ہے پارس منی کھوئی

دوھا

جو نہ ترے بھوساگر نر سماج اس پاے	سو کرت نندک مند متا آتم ہن گت جاے

(۱) معنی یہہ کہ بہت خوش نصیب جو آدم کا وجود پایا - دیوتاؤں کو دُرلبہہ ہے اچھی اچھی پستکون ین جنکا بیان ہے -

(۲) سب کاموں کا کرنے والا آواگون سے چھڑانیوالا - اسکو پاکر جسنے اپنی آخرت کو درست نہ کیا -

(۳) اس جسم کے ہونے سے یہہ نتیجہ نہیں کہ اچھے اچھے پدارتھ ملین - کیونکہ انجام سُرگ کی بھی میعاد ہے -

(۴) انسان کے وجود کو پاکر جو لذائذ دُنیوی مین من لگاتے ہین گویا بعوض امرت کے زہر پیتے ہین -

(۵) ایسے ناواقف کو کوئی بہلا نہین کہتا کہ جو چوٹلی لیوے اور پارس کو کہو دیوے -

(۶) جو شخص ایسا موقع پاکر سنسار سمدر کے ترنے کی خواہش نہ کرے وہ بہت غیبت کرنیکی لایق اور بیعقل - گویا وہ خودکشی کرتا ہے جسکی سزا کی تعریف تعزیرات ہند مین درج ہے -

سوال - یہہ کیا اشارہ ہو رہے ہین - آپکو وہ نقل بھی یاد ہے یا نہین ؟ -

نقل

شیخ رے شیخ - آپا تو دیکھہ

چوپائی

پر اُپدیش کُشل بہوتیرے ـــ جے آچرین تے نر نہ گہنیرے

جواب :- مجکو خوب یاد ہین اور یہہ وہم ہیم مقولہ ور دِ زبان ہے -
(مصرعہ) - او خویشتن گم است کرا رہبری کُند - یہہ نیاز مند فقط اپنے
من کو سمجھا رہا ہے -

دوھا

سمّن شیر پر سرائی ہین بھاڑ ادیکہہ رہیں ـــ بہوک بھٹیاری خوش رہو تہ جینے کا رس

پدھ ھدایت من

منوا چھاڑو ساتھ ہمارا

بہو ساگر کے پار لبست تھے سکہہ سون ہے گہے کنارا
بانہہ پکڑ وہان سے لے آیو چھاڈ دیو منجدہارا
آؤ جنم سے آج تلک تون کبہون بچن نہ ٹارا
مین نت رہا تمہارا ہوکر تو نہین ہوا ہمارا
تیرا تو ناہین کچہو بگڑا بنا پہرے متوارا
راگ دویش کا منہہ پہالنسا میرے گلے بیچ ڈارا
اپنا رنگ لایا پر لایا بہولا قول وقرارا
تمہری پرتیت رہی کچہو ناہین ناہ تمہری کچہو سارا
آواگون مین دُکہہ نہین مانے پور اڈ بیہٹے گنوارا
سُرگ نرکہہ کو بہوگ چکا ہے سور کہہ لاکہن بارا
اندری بش ہو نا نہین اچہا برج برج مین ہارا
جہ کچہہ پونجی تہی کہو بیٹہا اب نہین نیک سہارا

دبھہ موہ کی جھولی باندہی گھہہ گھہہ ہاتھہ پسارا
گانٹھہ مین لعل کھول نہین جانے مانگت پہرے اودہارا
چاہرہ پنج مین سار نیک نہین تا کو ستیہ بچارا
ست کو است جان کیا یتا گن برتہا جنم گذارا
پر مارتھہ جب لگ نہین بن ہے ور لبہہ ہے لنتارا
تجکو توسوار بھے سے لشدن ہوت نہین چھٹکارا
جہان لگ نام روپ گن برہے تہان لگ سبجھ بکارا
آتم دیو الو بہو سروپ ہے پنچ کوش تین نیارا

دیگر

الکھہ ایک نام آدہار ابرم کو بھول بہت پیارا
نہ تھی دہرتی نہ تھا انبر پڑا اتھا گھور اندہیارا
وہین پرتپال اللہ جو کینی تو لینا نام کیون ہارا
پڑا بیڑا اگر جل مین الم دریائے ہے بھاری
کرو ملاح کی بنتی اُو تارے پار سنسارا
بجھے سدہ ہے نہین گہر کی پہرے ہے نیند متوارا
پہونچنا دور ہے پیارے کٹھن ہے پنتھ وہ نیارا
بچھی چوسر جتن کی ہے سمجھکر کھیلنا پیارا
جو سیڈہو چال کو چوکا تو بازی جیت کر ہارا

گل چہاردہم در صفت ترک افعال بد و صحبت بد

دوہا

تلسی کبھو نہ دیجیے بری کام مین پانو ‖ باون سے لگے اکانش لگ چھٹا نہ باون نانو

پہلے فقرہ دوہا ہذا مین مہاراج تلسی داس اپنے نفس کو مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ اے نفس برے افعال سے باز رہ ۔ کیونکہ

چوپائی

جاکے ڈر سر اسر ڈر اہین ‖ نش نہ نیند دون ان نہ کھائین
سو دس شیس سو ان کی نائین ‖ ات ات پہتے چلا بہنڈ ہائی
ام کو چنتہ پگ دیت کہگیشا ‖ رہے نہ تیج بدہ تن لیشا

معنی یہہ کہ جسکے ڈر سے دیوتا اور رر اچہس رات کو سونا اور دن کو کھانا بھول گئے وہ راون بروقت سیتا ہرن کے کتے کی طرح ادہر ادہر دیکھتا ہوا جاتا ہے ۔ ایسے ہی کھوٹے رستہ مین پانو رکھنے سے ہر کسیکا رعب اور عقل اور طاقت جاتا رہیگا اور علاوہ برین ۔

چوپائی

کرم پردھان بسو کر راکھا ‖ جو جس کرے تیسے پھل چاکھا
کرے جو کرم پاوے پھل سوئی ‖ نگم نتی اس کہے سب کوئی

ہندی ۔ کرنی پرپان کیا ہند و کیا مسلمان ۔ فارسی ۔ کردنی خویش آمدنی پیش

فارسی

بسا نام نیکوے پنجاہ سال ‖ کہ یکنام زشتش کند پائمال
ہر آنکہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت ‖ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

دوسرے فقرہ مین آپ درشٹانت یعنی نظیر دیکر اپنے نفس کو سمجہاتے ہین ۔

نظیر

جبکہ زمانہ گذشتہ مین سریکرشن مہاراج راجہ بل پسر بروچن نبیرہ پرہلاد بھگت کی سخاوت اور دان کے امتحان کے لئے ۔

در صفت تخم - دوہا

بھگت بیج پلٹے نہین جو جگ (زمانہ) جات اننت ۔۔ اُنچ اونچ گھر اوپجی انت سنت کا سنت

در صفت دان - دوہا

تلسی دینا بھلا ہی دیا کرے جو کوئی ۔۔ آپن دہر اندیکھہ ٹڑی جو کر دیا نہ ہوئی

باون اور برہمچرج روپ دہارن کرکے اُسکے مکان پر تشریف لے گئے اور آپ یعنی باون مہاراج نے ساڑہے تین قدم پرتہوی کا سوال واسطے بنانے جھوپڑی کے راجہ موصوف سے کیا حتی کہ راجہ بل کو جمیع ارکین سلطنت نے اس دان کے دینے سے منع بھی کیا۔ مگر راجہ موصوف نے بپاس سخن مصرعہ دوم مقولہ منسلکہ ذیل انکار کرنے سے لحاظ کیا۔

دوھا

تلسی جگ مین وہ موئی پر گہر مانگن جا تہہ ۔۔ اُنسے پہلے وہ مری ہوتے کر دین ناہہ

انجام بعد ہونے سنکلپ اراضی مطلوبہ کے باون مہاراج نے فوراً وہ روپ دہارن کیا کہ جس وجود کے قدوم مبارک سے کُل اراضی راجہ کے راج کی اڑہائی قدم ہوئے اور جس بیراٹ روپ کی تعریف مضمون چوپائی سے ثابت ہے۔

چوپائی

پدپاتال سیس اج دھاما ۔۔ اپر لوک انگن بسراما
بھرکٹی بلاس بھینکر کالا ۔۔ نین دواکر کچ گہن مالا
جاسو گھران اسونی کمارا ۔۔ نش اور دیوس نمیکھہ اپارا
سرون دشا دس بید بکھانی ۔۔ مارت سوانس نگم نج بانی
ادہر لوبھہ جم دشن کرالا ۔۔ مایا ہانس باہو دگپالا
آنن انل امبو پتی جیبھا ۔۔ اتپت پالن پرلے سمیبھا
رومادلی اشٹ دس بھارا ۔۔ استی شیل سرتانس جارا

اودر اودوہ اگھہ کو جانتا ۔۔ جگ یھہ پر بہوگی بہو کلپنا

بعد اسکے راجہ سے فرمایا کہ مابقا حسب اقرار خود پوری کردے ۔

شعر

دستِ وفا در کمرِ عہد کن ۔۔ تا نہ شوی عہد شکن جہد کن

تب راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج یہہ جسم حاضر ہے ۔ اس سے پوری کر لیجئے ۔ سنتے ہی اس بانی پریم سانی کے :۔

دوھا

سادہو بہو کہ بہاؤ کے بھوجن بہو کہ ناہ ۔۔ بہوجن بہو کے جو پھیرین گھر گھر دکّی کھائین

اتی آنند اور مسرور ہو کر فرمایا بر مروہی بر مانگ ۔ راجہ نے عرض کیا کہ مہاراج آپکے درشنوں کے سوا اور کونسا پدارتھہ سلبھہ اور سریشٹھہ ہے ۔

چوپائی

نہین درور سم دکھہ جگ ماہین ۔۔ سنت ملن سم سکھہ کچھو ناہین

خلاصہ مقولہ بالا جسپر یہہ داستان بیان کی گئی یہہ ہے کہ راجہ بل ابتک پاتال لوک مین راج کرتے ہین اور باون جی مہاراج اپنے تینوں سروپ یعنی کمالی وجلالی وجمالی یہہ کہ کبھی بصورت بشنو کبھی بصورت شیو کبھی بصورت برہما دوارہ راجہ مذکور پر موجود رہکر درشن دیتے ہین جسکی صداقت دوہا مفصلہ ذیل سے ثابت ہے ۔

دوھا

ایسے رام بچن کے گاڑھے ۔۔ اجھون بل کے دوارہ ٹھاڑے

پس مجکو اور آپکو بد افعال سے حتی الامکان ضرور بچنا چاہئے ۔ کیا معنی کہ قدرت کاملہ نے جو ایک باون روپ راجہ بل کی سخاوت کی آزمایش کے لئے اوّل دھارن کرکے سوال کیا بعد اسکے دوسرا روپ ایسا ظاہر کیا کہ جو باون روپ سے بدرجہا زیادہ تھا ۔ مگر وہ باون نام حسین کہ راجہ

بل سے جاکر سوال کیا ہرگز موقوف نہ ہوا۔

مقولہ ہدایتی

پریم سجن کو نچا ہی دشٹ جن نربھاگ سے — ہنس لئی نج پران کھوئی بریت کرکی کاگ سے
جان من شترو کا چھوٹا ستیہ پڑ پولکا ہی باب — ڈھیر ہو جہان گھاس کا جلجائی تھوڑی آگ سے

دوہا

پنچ بنچائی ناہ تجین سادہن ہون کے سنگ
تلسی یہہ سنسار مین کون بہیو سمرتھہ
کام کرودہ مدہ لوبھہ کی جبتک منہین کھان
بھلے بھلائی ناہ تجین بری برائی لین

تلسی چندن برکش پہ بکہہ نہین تجت بھجنگ
کنچن اور کچا کو جن نہ لیسپارے ہتہ
تب تک پنڈت مورکہہ تلسی کہات سمان
کا مدہین تنکی چگین تب بھی امرت دین

کبت

گربھہ سے سو لچہہ جائے سو متا سے جش جائی کو ناری سی کل جائی جوگ جائی کو سنگ سے
لاڈ کئے پتر جائی سوچ سی شریر جائی بھوک سے مرجاد جائی بدہ جائے بھنگ سے
کپٹ کئے متر جائے لوبھہ سے بڑائی جائی مانگی ہون تین مان جائی پاپ جائی گنگ سے
نیتی بنا راج جائی کرودہ تین تپشیا جائی تدون راجپوتی جائی مڑی جاہدون جنگ سے

معنی کبت یہہ :۔ (۱) غرور سے سب اوصاف جاتے رہتے ہین۔ (۲) بخل سے جش جاتا رہتا ہے (۳) بدچلن عورت سے خاندان کو بٹہ لگجاتا ہے۔ (۴) جوگ اور بھگتی بدصحبت سے جاتی رہتی ہے (۵) پیار کرنے سے بیٹا بگڑجاتا ہے۔ (۶) سوچ اور فکر کرنے سے بدن کمزور ہوجاتا ہے۔ (۷) بھوکے رہنے سے مرجاد اور دہرم مین فرق آجاتا ہے۔ (۸) بھنگ کے پینے سے عقل جاتی رہتی ہے (۹) دوست سے کپٹ کرنا اچھا نہین ہے۔ (۱۰) لالچ سے بڑائی جاتی رہتی ہے۔ (۱۱) مانگنے سے مان اور آدر جاتا رہتا ہے۔ (۱۲) گنگا اشنان سے پاپ دور ہوجاتے ہین۔ (۱۳) بغیر انصاف کے راج جاتا رہتا ہے۔ (۱۴) غصہ کرنیسے عبادت جاتی رہتی ہے۔ (۱۵) میدان جنگ سے

ہٹنے مین چہتری کو الزام ہے -

سوال کیا تم اور ون کو انجان سمجھہ رہے ہو - (مصرعہ) ہر کہ دانا بکار خود ہشیار -

مطلب یہہ کہ بیوقوف ہے اپنے کام مین ہوشیار -

تجو رسے من ہری سبکہن کو سنگ

جنکے سنگ سے کومت اوبجت ہی ہوت بہجن مین بہنگ

کاگا کیا ہے کپور چگائے سوان نہائے گنگ

کہر کو کاہے اگر جا لیپن مرگٹ بہوشن انگ (چندن)

کہا ہوت سپلے پان کرائے بکہہ نہین تجت بہجنگ

سوردا اس کالی کامری پر چڈہت نہ دوجا رنگ

در بحر خیال

تاثیر نہ ہووے بد کو پند احسن کی
گڑ سکتی نہین پتہر مین میخ آہن کی

چاہے نخل بید پر آب زندگی برسے — محروم رہے لیکن وہ گل و ثمر سے
بدکس کبہی نہووے بہتر اسیقدر سے — عیب اسکا دور نہین ہوتا اہل ہنر سے

طینت نہین بدلی جاتی ہے بدظن کی
گڑ سکتی نہین پتہر مین میخ آہن کی

چاہے سانپ کو کوئی شیر پلاوے ہردم — پر کیا ممکن جو ذرا بہی کم ہووے سم
زنگی کے بدن کو لگاؤ صابن پیہم — لیکن نہ سیاہی جسم کی ہو ہرگز کم

سپید ہی نہین ہوتی ہرگز شاخ ہرن کی
گڑ سکتی نہین پتہر مین میخ آہن کی

آشنا مورچہ ہوا ہے جس خنجر کا — کچھ زور نہین چل سکتا صیقل گر کا

گو ربط ہے باہم حنظل و شکر کا ۔ لیکن نہین کڑوا پن جاوے اندر کا
مشک سے بھی بدبو رفع نہ ہو لہسن کی
گڑ سکتی نہین پتھر مین میخ آہن کی

تاثیر تربیت کرے بدون کو کیونکر ۔ تھم سکتی نہین گیند کبھی گنبد پر
یہہ سخن راست کہتے ہین سکل دانشور ۔ ہووے نہ نیک جو ازل سے ہی بد اختر
ہے یہی صد انتہا سنگھ اہل سخن کی
گڑ سکتی نہین پتھر مین میخ آہن کی

سورٹھا

پھوٹے پھلے نہ بید جو سُدھا برکھین جلد ہ ۔ مورکھ ہردے نہ چیت جو گرو ملین برنچ سم

گل شانزدہم در صفت قابو یافتن بر جسم

دوہا

من گیا تو جانیے دڑہ کر راکھ شریر ۔ بن چلہ کے کمان سی کب چھوٹے ہے تیر

معنی دوہا ہذا بر چہار گونہ است۔

اوّل یہہ کہ تمہارا من اگر کام کے پھندے یعنی خواہش استری بیگانی مین اُلجھ جاوے تو اپنے جسم کی کمان کو چھوڑنے تیر خواہش بد سے باز رکھو کیونکہ یہہ من بہت چنچل ہوتا ہے۔

کبت

کبھون من رنگ ترنگ چڈھے ہے کبھون من لوچت ہے دہن کو
کبھون تریا دیکھ کے چیت چلی کبھون مرگ ہوئی اُڑے بن کو
کبھون من روپ بیراگ دھرے کبھون دل ساج چڈھے رن کو
تلسی داس بچار کہین تو چھاڑ چتر اس چنچل من کو

اور ماسوائے اِسکے یہہ بھی غور فرمانا چاہئے جیسا کہ مضمون منقولہ سے ظاہر ہے ۔

دوہا

پرناری پیین ہوئی دی نہ سکی کچھہ اور ۔ موتر پاتر آگے گیا سوئی نرک کی ٹھور
(خوبصورت) (پیشاب) (پیر برتن)

پس ہماری التماس یہہ ہے اگر پسند رائے مبارک ہوئے ۔

چوپائی

جو آپن چاہو کلیانا ۔ ہجش سومت شبہہ گت سُکھہ نانا
تو پرنار للار گوسائین ۔ تجو چوتہہ چندا کی نائین

معنی یہہ کہ اگر آپکو اپنی بھلائی منظور ہے تو محبت پرائی عورت خوبصورت کی ایسے چھوڑ دو جیسا کہ ماہ بھادون مین سُکل پکش کی چوتہہ کے چاند کا دیکھنا ممنوع ہے ۔

دوہا

سدا سُہاگن نت بھلی گہی رولی اور دار ۔ کُشٹ دین کایا دکہن پوری اور پرنار

پدھ دہایتی

مت تکو تریا بیگانی یہہ بھی کالا ناگ ہے ۔ دیکھتے ڈسجا بدن کو اِسطرح کی آگ ہے
تیج بل جوانی گھٹا دی جانکا دعوی دہری ۔ مال دہن کھا کر پرایا رہتی ہر دم لاگ ہے
دا راست بھائی برد رسب سے یہہ نیارا کرے ۔ انت کوڈالی نرک مین ایسی یہہ بدبھاگ ہے
جو بچیگا اِس بلا سے وہ سدا خوشدل رہے ۔ کرشن کی سیوا کرو دہوے جو جگر کا داگ ہے

کبت

کایا سے کام جات گانٹھی سی دام جات بام ہو سی ہیت جات روپ جات انگ سے
اُتم سب کرم جات کُل کے سب دہرم جات بھائی اور بندہو جات مدن کی اُمنگ سے
راگ رنگ ریت جات ایشر سے پریت جات پدت پرتیت جات اپنے چت بہنگ سے
جپ تپ کی آس جات سُرلوک کی باس جات بہگت کو ناش جات لیو اپر نگ سے

کبت دیگر

تین بسوہ ہاری جو پچھن کو کہو ڑارے | پانچ بسوہ ہاری جو لگاڑی پر کاج کون
سات بسوہ ہاری جو بیسوا سنگ رمن کری | نہہ بسوہ ہاری پرناری کے پاپ سون
بارہ بسوہ ہاری جو بانہہ دیکر دگا کرے | سترہ بسوہ ہاری کو ہی باجن کے پاس سون
انیس بسوہ ہاری جو بیٹی کو دہان کہائے | بیس بسوہ ہاری ہر نام کے لبھاری سون

سوال :- آپنے جو کچھ لکھا صحیح - مگر آپکو یہہ مقولہ بھی یاد ہے یا نہین ؟ -

قطعہ

تشنہ لب سوختہ بر لب حیوان چو رسد | تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد
ملحد گرسنہ بر سفرۂ خالی پر خوان | عقل باور نہ کند کز رمضان اندیشد

معنی یہہ جیسا کہ ہر ایکو بھوک اور پیاس کی برداشت غیر ممکن ہے ایساہی آگ غصہ اور شہوت کا مارنا محال بالمحال ہے - ہمکو یقین نہین ہے کہ فی زمانہ کے انسان مرد یا عورت مقولہ ہائے مسبوق الذکر پر کچھ بھی توجہہ یا عمل فرمادین -

جواب - یہہ فرمانا تمہارا بر سر بلکہ میرا مطلب خاص سُنانے مقولہائے ہدایت کا اُن جہا جہون سے ہے جو کہ باغوائے نفس امّارہ کے مرد اپنی بیوی یا بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیرون سے پرسنگ کرنیکی خواہش رکہین دیا کرین - میری رائے مین وہ اشخاص مشابہہ اُن ناواقفون کے ہین جیسا کہ آپکو مضمون مفصلہ ذیل سے ظاہر ہوگا -

چوپائی

جم چہے کُشل اکارن کو ہی | شکہہ سپند اچہین شیو دروہی
لوبھی لولپ کیرت چہی | اکلنکتا کہ کامی لیہی
تے جڈ کامدہنو گہہ تیاگی | کہو جت آکہہ پھرین پیہ لاگی
سُن کہگیش ہر بھگتی بھائی | جو سُکہہ چاہین آن اپاتی

سے نشٹھ مہاسند ہو بن تر نی ‏| پیر پار چاہت جڈ ہ کرنی

دوم یہہ کہ اگر تمہارا دل لوبہہ یعنی طمع مال و زر مین پابند ہو جاوے تو اپنے وجود کو بُرا عمل کرنے سے روکنا چاہیئے۔

مکھی بیٹھی شہد پر پنکھہ دئیے پھیلائے ‏| اُڑنیکا سانسا بہیا لالچ بُری بلائے

فارسی

بد وزد طمع دیدۂ ہوشمند ‏| در آرد طمع مُرغ و ماہی بہ بند

یہہ کہ جہوٹی شہادت دینا و یا و کالت کرنا و یا کم تولنا و یا کسیکو دہوکہ دینا و یا متّہم کرنا وغیرہ وغیرہ کیونکہ بزرگان ہند فرماتے ہین۔

ہندی۔ جاؤ لاکہہ۔ رہو ساکہہ۔

دوہا

پرائے ماس کو کھاکر جو نر پو کہین دیہہ ‏| ایکدن بدلا لیوینگے مُنہہ مین دیکر کیہہ

معنی یہہ کہ جو اشخاص بُرے عمل سے روزی دستیاب کر کے کھاوینگے وہ اُسکا نتیجہ ضرور پاوینگے۔

کبت حدائیتی

کاہو کے سنگ ہلی نہ چلی ابتو نرچیت دئی کی سنوارے
سونے کی لنک پر جار دئی تب بیٹھگئے پر بہو کے رکہوارے
راون نے ابہمان کیو تب ورشٹ پڑی جب لنک پر جارے
راون کے مکہہ مین دہرے کو ناہ ملی بنتی کرہارے

معنی یہہ کہ جس راون کے یہان علاوہ مسکن طلائی یعنی سونے کی لنکا کے دہن اور دولت بیشمار تھا اُسکو بروقت حالتِ نزع ایک چاول بھر طلا واسطے پنچ امرت کے مُیسّر نہ ہوا۔

سوم یہہ کہ کسی اسباب فارغ البالی کو پاکر جو مسبّب الاسباب نے عطا کیا ہو اگر دل مغروری کی طرف رجوع ہو تو اپنے وجود کو اقدام و حملہ آوری ناانصافانہ سے باز رکہنا چاہیئے۔ ورنہ

درصورت دیگر مقولہائے مفصلہ بنسبت آپکے ضرب المثل ہونگے ۔

باز آ از مظلوم مایل مباش ستمکش گر آہے بر آرد ز دل	زود و دود دل خلق غافل مباش زند سوز او شعلہ در آب و گل

فارسی

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

ایضاً

گرفتم کہ اموال قارون تراست بخواہی شد آخر گرفتار خاک	ہمہ نعمت ربع مسکون تراست چو بیچارگان با دل دردناک

اردو

ظالم کا چند روز کو رتبہ بلند ہے	جیسے چراغ وقت جھوٹی دو چار ہے

کبت

مل رہے اُبٹنا بنائے رہے زیور سب عطر اور پھلیلن کی شیشیاں دھری رہیں
تنی رہی چاندنی سہاون رہی پھول سیج مخمل کی تکیین کی پھنگتی اُڑی رہی
گوال کوئی تات مات ہت ہو لگائے لیت ناہ ناہ کر سُندری کھڑی رہی
رنگیو جگیا رمائے گیو بھبوت انگ چور ہو مسان کھیت کھوپری پڑی رہی

چہارم یہہ کہ اگر من تمہارا پورب سنسکار سے اپنے پرمیشر سے بیکھہ رہٹ توڑ بیٹھے دو ۔ مگر اس دیہہ یعنی جسم مبارک کو کہ جو جُملہ مخلوقات سے معزز سمجھی گئی ہے ہردم پیش دربار سرجن ہار سر بسجدہ رکھنا چاہیے ورنہ درصورت دیگر یہہ جسم نہایت بدتر اور زبون ہے جیسا کہ مضمونہائے ذیل سے نتیجہ پایا جاتا ہے ۔ اسپر غور فرماویں ۔

سادہو سماج نہ جا کر لیکھا جائے جیت جگ سو مہی بھارو	رام بھگتی ہین جا سو نہ ریکھا جننی جوبن بٹپ (درخت) کٹھارو

معنی یہہ کہ نیک آدمیون کی مجلس مین جس کیکی شمار نہ ہو۔ رام بھگتی کا جو لنشان نہ رکھتا ہو اُس شخص کے وجود کا زمین پر ایک بار گران ہے اور اپنی مان کے درخت حسن کے کاٹنے کے لئے تیشہ بن گیا۔

چوپائی

ہت کر جو نہ نیو جگدیشا | تہہ کو بہار جان یہہ سیسا

دیگر

دیہہ دہرے کر یہہ پہل بھائی | بہجے رام سب کام بہیائی

دوہا

کو کر شو کر کرت ہین کہان پان سن بھوگ | تلسی بر بتھا نہ کھوئیے یہہ تن بھجنی جوگ

دیگر

کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی جین | رام بھگتی پورن بنا کوئی نپاوے چین

دیگر

یہہ عمل کرنیکا بھید ہے ناہین بارہ بچار | بدتہی چہوڑ کرنی کرو لو پاؤ کچھہ سار

بھجن

دن نیکے بیتے جاتے ہین

سمرن کر سری رام نام تج بِلشئے سب اور کام

بیترے سنگ چلے ہین ایک رام جو دیتے ہین سو پاتے ہین

کون تمہارا کٹم پروار اکس کے ہو یہان کون تمہارا

کسکے بل پہ نام بسارا بھولے جی کے ناسے ہین

لکھہ چوراسی بھرم کر آیا بڑے بھاگ مانکہہ تن پایا

تا پر بھی نہین کری کمائی پھر پیچھے پچھتاتے ہین

جو لو لاگے بٹے بالا سامور کہہ پھلنے موج کی پھالنسا

کیا دیکھے سُوالنسن کی آسا گئے پھیر نہین آتے ہین

بھجن

وقت صبح

بھجن کر ونت بھورے بھجن کرو اُٹھ بھورے

ایش چرن پر سیس نیواوسدا رہو کرجورے

بھجن گائیے کل بل جائین پاپی من سُن مورے

گان کرو پریم اُپجائیے تب مل ہے سُکھ لوترے

بنا بھگت جھوٹے نرگاوت دے پڑا تنکورے

پریم بہین بھجن من مالو سوان کرت جم شورے

سُور اودت کھپر سب جاگے گان کرین ہیہ کھورے

نرپاپی سووت السانے لجت من ہو نہ ہورے

جاگ اُٹھو چت چیت کرو تم کھدن تین اگھہ وہورے

جان ادہم نرج من گن ہو جیون جگ دِن دورے

بھجن کرو ونت بھورے بھجن کرو ونت بھورے

گل ہفتم در صفت تلاش معاش

مقولہ :۔ اُتم کھیتی مدہم بان۔ کنٹھن چاکری بھیک ندان۔

مضمون مقولہ سے ظاہر ہے کہ کھیتی یعنی کاشتکاری اور سوداگری کرنا انسانون کی رفع حوائج ضروری و معاش کے لئے ایک حیلہ نیک ہے۔

حیلہ روزی بہانہ موت :۔ بشرطیکہ کاشتکار اور تجار ہوشیار اور راستگفتار بھی ہو۔

دوھا

آلس نیند کرِسان کو کھووے چور کو کھووے کھانسی

موٹا بیاج ساہ کو کھووے رانڈ کو کھووے کھانسی

معنی یہہ کہ غفلت اور نیند کا ہونا جملہ مخلوقات النسانون کو کہ ہر ایک بہ پیشہ خود کاشتکار و زمیندار ہے ایسا نازیبا ہے جیسے کہ چور کو بوقتِ چوری کھانسی کا اُٹھنا اور ساہوکار کو زیادہ سود کا لینا اور رانڈ عورت کو ہنسنا خراب کر دیتا ہے۔

ھدایت

رزق ہر چند بیگمان برسد — شرط عقل است جُستن از درہا

دیگر

بوقتِ لقمہ خوردن ہمسرت گُفت بہایم — کہ روزی میکُند از ہم جُدا یاران ہمدم را

بان یعنی بنج و بیوہار۔ فی الحال زمانہ موجودہ مین یہہ پیشہ بدرجۂ اوسط ہے۔ نیک روزی یعنی اکلِ حلال مین شامل نہین۔ کیا معنی کہ اِس پیشہ مین اکثر جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ اِسلئے یہہ مذموم ہے بلکہ بزرگانِ پیشین بذریعہ مقولہائے فارسی منع بھی کرتے ہین۔

شعر

گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد — تو مرو در دھانِ اژدرہا

بدریا دُر منافع بیشمار است — اگر خواہی سلامت برکنار است

دوھا ہدایتی

پرالبدہ گھٹ جان ؤین بچن مت بہا کہئ — ساگر کو پ سمان مٹین لیتنچے را کھیئے

معنی یہہ کہ نوشتہ تقدیر کو ایک ظرف سبو جیسا سمجھہ اُسکے بھرنے کیلئے چاہ اور سمندر دونون برابر ہین۔

اُردو

نہ سستے پر نہ مہنگے پر نہو مانوس غلّہ پہ — سبھی شرمندہ ہوجاگین خدا ہو جسکی پلّہ پہ

چاکری یعنی نوکری - یہہ پیشہ نہایت مشکل ہے جس سے محکوم کو سُکھہ و آرام کا ملنا ایسا غیر ممکن ہے جیسا کہ مضمون مقولہ بزرگان سے ثابت ہے :-

چوپائی

سیوک سُکھہ چہے مانؑ بھکاری		بِسَنی دِہن شُبھ گتؑ بیوچاری
لوبھی جسؑ چہے چار و گمؑانی		نبہ دوہے دودہ چہت یہ پرانی

معنی یہہ کہ (۱) خادم ہوکر فارغ البالی چاہیے - (۲) سائل ہوکر مان اور تعظیم چاہیئے - (۳) چٹورا اور فضولخرچ ہوکر دہنوان ہونا چاہیئے - (۴) زناکار ہوکر مغفرت چاہے - (۵) لوبھی یعنی طامع ہوکر نیکنامی چاہیئے - (۶) مغرور ہوکر بڑائی چاہیئے - یہہ سب باتین ایسی محال بالمحال ہین جیسا کہ آکاس سے دودہ دوہنا اور دریا کو کوزہ سے ناپنا غیر ممکن ہے -

بھیک مانگنا - یہہ فعل نادانا لون کا ہے سمجھدارون کا نہین - جیسا کہ مضمون مقولہاے بزرگان سے صاف ظاہر ہے -

دوھا

آب گئی آدر گیا نینن گیا سنیہ		یہہ تینون تب ہی گئی جبہی کہا کچھہ دیہہ

دیگر

مانگن مرن سمان ہے مت مانگو کوئی بھیک		مانگن سے مرنا بھلا یہہ ست گور کی سیکھہ

سوال - فی الحال در بارہ حصول و تلاش وجہہ معاش کیا بندوبست کیا جاوے ؟ -

جواب - مقولہاے بزرگان کو ذرا نظر غور سے ملاحظہ فرمایئے اور عمل کیجیے -

ھندی

بسنر کو بستر اُگھاڑے بھلا		بھوجن کو بھوجن اُپلے سے بھلا

دوھا

بھاگ بھروسہ مند کو کر پورش تجہہ وشر		جاتن کرو جو ناہ ملے او کرے نر دوش

دیگر

کایر کو اگھر رہین چگ چگ ٹکڑے کھائین ۔۔ شیر بگانی سیم ہین نت ہارین نت کھائین

دیگر

پان پدارتھ سگھڑ نر انمولی جو بکائین ۔۔ جون جون چڈہ ہین ساورا مہنگے مول بکائین

دیگر

گنونتا گھر بیرہین تین بات کی ہان ۔۔ گن کھووی بھو کامری تریا نہ مانے کان

دیگر

پان گلے گھوڑا اڑے بدیا بسیر جاے ۔۔ چولہہ ہین روٹی جلی جو کوئی پھیرے ناہ

مقولہ شاستری

अन्यायात् बर्धतेबित्तं दशबर्षाणी तिष्ठती ।।०।।
प्राप्यतेषोडशेबर्षे स: मुलोपि बिनश्यती ।।०

معنی یہہ کہ ناانصافی سے اکہٹا کیا ہوا ہن یعنی زر دس برس تک ٹھیر سکتا ہی انجام ۱۶ برس مین جڑ بھی جاتا رہیگا

خلاصہ مقولہائے بالا کا یہہ ہے کہ حتی الامکان ہر پیشہ اور فن مین تہمت اور الزام و مصرعہ منسلکہ سی بچنا چاہئے ۔ (مصرعہ) مال حرام بود بجائے حرام رفت ۔

مطلع

سچ بول جھوٹ چھوڑ دے نیت نہ خام کر ۔۔ نیکی بدی سمجھکے زبان سے کلام کر
ہر چیز مین تمیز حلال و حرام کر ۔۔ انجام کام پر نظر اے دل مدام کر

سو کام اپنے چھوڑ کے یہہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

مکر و فریب حیلہ عبث اے گناہگار ۔۔ پھرتا ہے سیم و زر کیلئے ہو کے بیقرار
زیر زمین رہیگا ترا گنج بیشمار ۔۔ کوڑی نہ ساتھ جائیگی ہو اب بھی ہوشیار

سو کام اپنے چھوڑ کے یہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

ماں باپ بھائیوں کی محبّت پہ ناز ہے
بیٹا تری سمجھ میں بڑا غمگسار ہے
جورو کو جانتا ہے کہ یہ دلنواز ہے
ہر زیست تک ہر ایک ہی ظاہر میں ساز ہے

سو کام اپنے چھوڑ کے یہہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

ہوگا نہ کوئی تیری مصیبت میں غمگسار
دُنیا کی دوستی کا نہیں کوئی اعتبار
شاید دکھانے کو دم بھر ہوں اشکبار
کیوں بیخبر ہے کیوں نہیں ہوتا ہے ہوشیار

سو کام اپنے چھوڑ کے یہہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

کوئی نہ یار ہے نہ کوئی غمگسار ہے
کوئی نہ آشنا نہ محبّت شعار ہے
بیفائدہ تو جان سے سب پر نثار ہے
رکھ کام اُس سے جو ترا پروردگار ہے

سو کام اپنے چھوڑ کے یہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

قارون سے بڑھ کے گر تری دولت ہوئی تو کیا
ہر طرح کی نصیب حکومت ہوئی تو کیا
قیصر سے بھی بلند عمارت ہوئی تو کیا
تھوڑے دنوں کیواسطے حشمت ہوئی تو کیا

سو کام اپنے چھوڑ کے یہ ایک کام کر
آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

سچ سچ جو ماجرا تھا سو نانک نے کہدیا
اے دل جواب دے کہ سُنا یا نہیں سُنا
کہنے کو مان لیگا تو نکلے گا فائدا
اس سے خلاف کہنے میں ممکن نہیں بھلا

سو کام اپنے چھوڑ کے یہ ایک کام کر

آرام کی تلاش جو ہو رام رام کر

پد

بھجن

وادن کی کچھہ سدہ کر ونہین جاودن بیچلو ہوئے ہے	وادن کی
ین مم تج ہرنام سمر لو برتھا سوانس کا ہیکو کہوئے ہے	
پُلو سنگ پریت متر سون چوری مور کہیل ہپر جیہ پوئی ہے	″
دُرلبھہ ہے مانکہہ تن ملنو جاگ جاگ کیا سوئے ہے	″
نربہے کہی اب مانت ناہین ادسر بیت چلو پھر روئی ہے	″

گل ہشتاہم در صفت اولاد نیک

دوھا

سیلنی ایکہی پتر سی نہین رہی لشنک	گرد ہے دس پتر ہون لدی اُنہونکی سنگ

مطلب مصرعہ اول کا یہہ ہے جیساکہ مادۂ شیر ایک بیٹے بلوان کے ہونے سے جنگل بیابان مین بیخوف ہوکر آرام کرتی ہے ایسے ہی ایک بیٹے لائق کے ہونے سے والدین بلکہ تمام خاندان کو فیض پہونچتا ہے جسکی صداقت مقولہ آئندہ سے ثابت ہے۔

دوھا

ایک چندن کے پیڑ سی بن چندن ہو جائے	ایک سپوت کی بانہہ سی تمام سیگرو کل تر جائے

معنی یہہ کہ جس جنگل مین ایک درخت بھی چندن کا ہو اُسکے تمام آس پاس کے درخت خواہ وہ پھلدار ہو یا قابل سوختہ کے ہون مثل صندل خوشبودار ہو جاتے ہین۔ اِسی طرح ایک بیٹے صاحب اقبال کی قوت بازو سے ہر شخص خاندان کا صاحب نصیب ہو جاتا ہے پس خلاصہ مصرعہ بالا کا یہہ ہے کہ جو اشخاص صاحب اقبال اپنے دم یا قدم یا درم یا قلم سی اورونکو

فیضیاب کرینگے اُنپر اطلاق پوت بپولتا اور اونچی سنگت کا عائد ہوگا جسکی مشابہت ایک درشٹانت ہمسلک تحریر ہے -

درشٹانت - دوھا

اونچی سنگت نیک پھل چڑہا ہیش کے سیس		اب متر سوہ چاندی جلد ہار اکی بیچ

معنی یہہ کہ کسی جانور بہنور اور بہونڈ کی آپسمین دوستی تھی - اتفاقًا ایک روز بہونڈ کہ جو اکثر غلاظت گوبر وغیرہ مین رہتا ہے بہنور کے پاس کہ جسکا آشیانہ پھولون مین مشہور ہے آیا اور بہنور نے اُسکو حسب مقولہاے مندرجہ ذیل تعظیم دیکر بٹھلایا -

دوھا

آؤ کہین سوا و لیا بیٹھ کہین سو پیر		جا گہر آؤ نہ بیٹہنا وہ کافر بے پیر

دیگر

آئی کو آدر کرین جات نیوا وین سیس		تلسی ایسے متر کو ملیو بسوہ بیس

دیگر

آئی کو آدر نہین جات نپوچھی بات		تلسی ایسے متر کی ڈار و سرمین کھاک

دیگر

مان سہت مرنا بھلا جو بکہہ دیت مُبلائی		بنا مان امرت پئی یہہ دُکھہ ہا نجائے

فی الجملہ بہونڈ صاحب وہان بیٹھکر بالکل بیہوش اور امنت ایسے ہوے جیساکہ آپکو مضمون مقولہ سے ظاہر ہوگا -

مقولہ - بارات کا چھیلا لتعزیون کا سپاہی - ایک نقل مشہور ہے - آخرکار اگلے روز بوقت صبح باغبان نے جو پہولون کو توڑ کر پاس پوجاریون شیوالہ اور ٹھاکردوارہ وغیرہ پہونچایا وہ پہول کہ جسمین بیٹھے ہوتے بہونڈ صاحب ازخودرفتہ تھے - بوقت پوجا شیوجی پر چڑہا اور پھر براستہ جہلیری گنگا ساگر کی راہ مین چلدیا - انجام بہنور نے جبکہ

بھورنڈ کو بہت تلاش کیا تو گنگا دہارین جاتے ہوئے دیکھکر بُلایا - بھونڈ نے جواب دیا :-

(مصرعہ) اب منتر موہ جا ندرے جلد ہار اکے بیچ - جسکے معنی یہہ ہین کہ بطفیل صحبت آپکے یہہ درجہ نصیب ہوا :-

مطلب دوسرے مصرعہ نمبر ایک کا یہہ ہے کہ گدہی کے اگرچہ دس بیٹے ہوئے مگر تاہم سُک باربرداری سے سبکدوشی نہ ہوئی - جیسا کہ مضمون منسلکہ سے صاف ظاہر ہے -

دوھا

بہت ہوئی تو کیا ہوئی جیسے بن کا بانس		آپس ہی مین جل مری یہہ ہو کُلن کا ناس

معنی یہہ کہ جس بیابان مین بہت سے بانس ہوگئے تو کیا ہوا جو کہ آپسمین ایک دوسرے سے رگڑ رگڑ اور اپنے اندر سے آگ مشتعل کر کے جلگئے بس ایہپر اے یعنی مطلب مقولہ بالا کا جسپر یہہ حالات بیان کئے گئے یہہ ہے کہ اگر پرمیشر اولاد دیوے خواہ تھوڑی دیوے مگر نیک اور سوشیل ہو - جیسا کہ مضمون دوہاے ذیل سے صاف ظاہر ہے -

دوھا

وہن کی شوبھا دھرم ہے کُل کی شوبھا شیل		جلکی شوبھا کنول ہے دل کی شوبھا پیل

دیگر

چندن کی چُٹکی بھلی گاڑی بھرا نہ کاٹ		چاتر تو ایک ہی بھلا مورکھہ بھلو نہ ساٹ

شعر اُردو

نور اکمر شاخ کو بسیاری ثمر نے		دُنیا مین گرانباری اولاد غضب ہے

از لپسر نا خلف دُختر بہ -

دوھا

سیوا سے بمکھہ ہو چاہے کُشل گنوار		بہٹیر لو نچھہ بھادون ندی کیسے اُتر ہو پار

معنی یہہ کہ جس کسی نے خدمتگذاری والدین سے اعراض کر کے اپنا بھلا چاہا وہ ایسا ہے جیسا کہ

ماہ بھادون کی ندی کو بہیڑ کی پونچھہ پکڑ کر پیرنا محال ہے۔

شعر

تو بجائے پدر چہ کردی خیر | ہمچنان چشم دار از پسرت

دیگر

جنت کہ رضائے مادران ست | اندر تہہ پائے مادران ست

کبت صدا بنی

جنکے ہردے ہر نام بسے اُن مکھہ سے نام لیو نہ لیو

جن مات پتا کی سیوا کری اُن تیرتھہ برت کیو نہ کیو

جنکے ٹٹ گنگ پرواہ بہے اندہ کوپ کو نیر پیو نہ پیو

جن بات کری پر مارتھہ کی اُن ہاتھہ سے دان دیلو نہ دیلو

جن ان دہن کو اہمان کیو تن اوگن اور کیو نہ کیو

جو ہین نارپتی برتا اُن ایشر کا دہیان کیو نہ کیو

دیگر کبت

جا کے مُنھ تین چُگلی اُنگلی تن پاپ کو بیج بیو نہ بیو

جا کی اپ کیرت چھائی رہی جگ وہ جملوک گیو نہ گیو

سو پاپن کو ایک لوبہہ بنو جائے اور سو پاپ کیو نہ کیو

تلسی جب نام کی سرن لئی تب تیرتھہ تیر گیو نہ گیو

سوال۔ کوئی جتن ایسا بتلاؤ جس سے اِس وجود نابود سے بہی کوئی کار پر اُپکار اور پرمارتھہ کا بنے تاکہ برادران واقربایان زمانہ حال مین باعث یادگاری کا ہو۔

جواب۔ مصرعہ دوھا سبہی سُلبہہ جگ جیو کو بہئے ایش انکول۔

معنی:۔ یہہ سب باتین دُنیا مین اُس شخص کو لابہد ایک ہو جاتی ہین جسپر کہ پرمیشر سانکول

ہون - مناسب ہے کہ تم اپنے پرمیشر کو پریم سے یاد کرو - امید ہے کہ من پانچھت تمہارا سپہل ہو

بھجن در بحر خیال

ہے نند سُت رادہا رمن جگدیش برج بھوشن ہری
دارم ز مدت آرزو گاہے نما جلوہ گری

ہی دہیان تمہارا نش دن یوں ایک چھن نہین ہٹتا ہی بر
تڑپوں ہوں جل بن مین جیسن کیا کروں کچھ نہی بس
در دل ہمین دارم ہوس بینم جمالت یکنفس
سازم فغان مثل جرس غیر از تو نہ فریادرس

کرکے دیا درکہلا دو وہ برجراج صورت سانوری
دارم ز مدت آرزو گاہے نما جلوہ گری

تمری چرن پنکج سی من لپٹا میرا گہٹا پون
مین اس ہون تن من ہچن کردو نا کرو کرونا تن
تا جان کہ دارم در بدن عشق تو ہست جان من
از من و دریغ و محن این غنچہ ام گردد چمن

اچھا یہی ہے دو سُناوہ بانسری رس کی بھری
دارم ز مدت آرزو گاہے نما جلوہ گری

سر مُکٹ مرلی ادہر تن مین سبھگ پیتامبر
بہج چار سندر روپ پیا لوز دکہلا دو تو دُکہ جاتا رہے
زنگولہا خوش در کمر در گوش حلقہ ہائے زر
این شام غم گردد سحر بینم رخ رشک قمر

مم کامنا کی برکش کی یہہ سوکہی ہا کہا ہو ہری
وارم ز مدت آرزو گاہے نما جلوہ گری

کہتی سکل نشدن بکل ہے ہتا جیا پاوے نہ کل
جہا گو جو آکر نیر پل لو تجائی بہج وکہ کی انل
دارم بسر از غم جبل میبارد از چشم سیل
آید نہ در کارم خلل بر یایم از نخل عمل

برو ہیو نتہا سنگہ کو اس ہون منتر سنت جن ہون ایری
وارم ز مدت آرزو گاہے نما جلوہ گری

دیگر

ذرا تم درس منموہن دکھادوگی تو کیا ہوگا — مجھے سنسار بندہن سی چھڑادوگی تو کیا ہوگا
مری ہنسار ساگرین پھری بہتی ہوئی تپیا — دیا کرکے نکٹ موہن لگادوگی تو کیا ہوگا
لگی ہی پیاس ای بھگوت دیا ندہ موہ چاتک تشنہ — چھوا کر سلوات کی بوندین بجھادوگی تو کیا ہوگا
تم اپنا ابر رحمت سی جگت کی پاپ دہولی تہو — لگا دہبہ گناہون کا مٹادوگی تو کیا ہوگا
نہین لایق عفو کی ہین فی لی بندہ تمہارا ہون — غضب سی اپنے بندہ کو چھڑادوگی تو کیا ہوگا

گل نوزدہم درصفت فرائض ولاد بروالدین

دوہا

جان بوجھ اجگت کرین تاسون کہا بسائی — جاگت ہی سووت رہی تاکو کہا جگائے

معنی یہہ کہ جو اشخاص جان بوجھکر غیر مناسب عمل کرین اُنکو سمجھانا اور جنکا جاگنا بھی مثل خواب ہے اُنکو جگانا اور خبردار کرنا فعل عبث ہے جسکی صداقت مضمون آئندہ سی ظاہر ہے۔

کبت

کہنا بھی اُسے کہنا جو کرے کہنا نہ کری تو کہا کہنا
دینا بھی اُسے گُن کو جو لکھے گن کو نہ لکھے تو کہا دینا
رہنا بھی وہین ہت ہیتو ہوئے ہت ہیتو نہین تو کہا رہنا
لینا بھی وہی بدہنا لئے لکھا بدہ ناہین لکھا تو کہا لینا

مثلاً جو اصحاب کہ فی زمانہ اپنی اولاد بیٹا بیٹی کو بایام طفولیت حسب ہدایات منقولہائے ذیل تلقین اور تادیب نہین فرماتے ہین۔

دوہا

مات پتا بیری بہی جن نہ پڑہائی بال — ہنس سماج گئی کہو بک کو کون حوال

فارسی

بادشاہے پسر بمکتب داد بر سرِ لوح این نبشتہ بزر	لوح سیمنش در کنار نہاد جورِ اُستاد بہ زمہرِ پدر

انجام وہ صاحبان پچھتاتے ہین اور یہہ فرمایا کرتے ہین :-

دوہا

کرنی کرین تو کیون کرین کر کر کیون پچھتائے	بوئے پیڑ ببول کے انبہ کہان ہی کھائے

فارسی

چرا کارے کُند عاقل کہ باز آید پشیمانی

دیگر

مُشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

پس والدین کو مناسب ہے کہ مسئلہ حفظ ما تقدم - گُربہ کُشتن روزِ اول بایدیاد فرماکر مقولہ مندرجہ ذیل پر غور فرمادین :-

اُردو

آج کل تدبیر دُشمن تا نہ ہو دُشوار کل	گُربہ کُشتن بروزِ اول ہی مثل اُستاد کی

اشلوک

لالیت پنچ برہانی دس برہسانی تاڑیت	پراپتی کہوڈشی برکہی مترورت سم آچریت

معنی اشلوک یہہ ہین کہ لاڈ اور پیار بچون کو پانچ برس کی عمر تک کرنا چاہیئے۔ لبعد اُسکے دس برس تک تا آغاز ۱۶ سال تاڑنا اور تاکید سکھلائے علم و ہُنر اور احتیاط قواعد نجدمرم اور برہم اشچرج کی جو کہ باعث تندرستی جسم اولاد کا ہے جسکا سکھلانا بذمہ والدین مفروضات دینی سے ہے ہونا چاہیئے - بعد ازان بعد اولاد کو جبکہ وہ بکر پائے الیشور حوادث دُنیوی لیعنی چیچک و دیگر امراض سے بچکر ۱۶ سال کا ہو مثل دوست تصور کرنا چاہیئے -

مگر افسوس یہہ ہے کہ فی زمانہ کے والدین صاحب برعکس اُسکے وہ عمل اپنی اولاد کو سکہلاتے ہین جس سے وہ عزیز تمام عمر دُکہہ پاتے ہین اور کفِ افسوس ملکر خاموش رہجاتے ہین۔

مسئلہ:- آب نہ دیدہ موزہ از پا کشیدہ - ہنوز دِلّی دُور - سن مین پوری بہی نہین کیتی یہہ ہین کہ ابہی وہ زمانہ بلوغیت بہت دور نہ معلوم میسّر ہو یا نہین۔

دوہا

اہو بہرت بہاوی پربل لکہہ کہو منی ناتہہ — ہان لابہہ جیون مرن جس اپجس بدہ ہاتہہ
کیون کیجے ایسو جتن جاتین کاج نہوئے — پربت پر کہودے کُوا کیسے نکسے توئے جل

پہلے سے وہ سامان واسطے نابالغون کے کرنا کہ جسکے نتیجہ کی اُنکو مطلق خبر نہو نہایت نازیبا بلکہ دہرم برودہ ہے - حالانکہ فی زمانہ دربار شاہی ویا پنچایت برادری مین کسی نابالغ کے قول فعل کا تاوقتیکہ وہ اپنے سِن بلوغ کو نہ پہونچا ہو ویا اُسکا کوئی سرپرست یا ولی نہ قرار دیا گیا ہو کچہہ وقعت نہین - جبکہ نفع نقصان ظاہری مین کہ روپیہ پیسہ ہاتہہ کا میل بزرگون نے فرمایا ہے - نابالغون کے قول و فعلون پر اعتماد نہ کیا گیا ہو - افسوس ہزار افسوس کہ ایسی حالت موقوف شادی وغیرہ مین بیکسے اعتبار سمجہکر رتن کنیا دان کا نابالغ کو دیا جاتا ہے جس سے کنیاؤن کی طرف سے نہایت شکایت ہے -

دوہا

ہیرا اپنی کہان کو رودے اور پچہتائے — مورکہہ کے پالے پڑے ہاٹ بکانو آئے

معنی یہہ اِس جگہہ ہیرا مراد اُس دولہن نیک بخت سے ہے جو بباعث سمبندہ ہونے شوہر نابالغ و کم سمجہہ کے پراگندہ خاطر ہو کر روتی ہین -

دوہا

اُن اجان جانو نہین تین کت لکہو سجان — جان بوجہہ پگ تری دہر و پاٹ گیو پاکہان

معنی یہہ کہ اُس نادان نابالغ نے بباعث کم سنی کے نہ سمجہا مگر آپ صاحبان نے بہی تو کچہہ خیال نہ فرمایا کہ جس سے دُولہنون کو نہایت افسوس ہے -

کُنڈلی

سُوہا (طوطا) سنبھل دیکھکے کہان گنوائی بُدّہ ۔ پھول دیکھکے رم رہو پھل کی کری نہ سُدّہ
پھل کی کری نہ سُدہ کری بُہتی سیوا ۔ تجے داڑمی داکھہ اور باگن کی میوا
کہے گیدھر کویرائے چونچ ماری تین رویا ۔ پونچہہ ٹیک سر دُہنو اُڑو سنبل سے سُوہا (طوطا)

معنی یہہ کہ ایک جانور طوطا سنبھل کے درخت کو بُہت بلند اور پھولون سے بار ور دیکھکر اُسپر جا بیٹھا اور بُہت روز اُس جگہہ باُمید پھل قیام کیا ۔ مگر جبکہ پھل کا کچھہ نشان نہ ملا ۔ تب مایوس ہوکر اور اپنی عقل کے اوپر افسوس کرکے اُڑ گیا ۔ اصل مطلب مقولۂ ہٰذا کا یہہ ہے کہ والدین دُختر جو فی زمانہ اونچے اونچے مکان اور دیگر سامان زیور و اسباب وغیرہ کہ جو مثل پھولون کے ناپائدار ہین دیکھتے ہین ۔ اور مُدّعا اصلی پھل پر جو مُراد لڑکون ۔ نوجوان یا عِلم وحِلم سے ہے اُسپر توجّہہ نہین کرتے ۔ انجام وہ صاحب مثل طوطے کے کفِ افسوس ملکر خاموش رہجاتے ہین ۔ خود کردہ را علاجے چیست ۔

پھولی پھول سُہاونی بہت گمان بھرے ۔ کیتک باغ جہانمین لگ لگ سُوکھ گیے
گھری لالی دیکھکر بھول گمان سبہے ۔ کوٹن باغ جہانمین لگ لگ سُوکھ گئے

خلاصہ مقولۂ بالا کا یہہ ہے کہ سمبندہ شادی جو مُراد وصل داماد وعروس سے ہے وہ پیوند بوقتِ بلوغیت دولہا و دولہن ہونا چاہیے ورنہ پہلے سے ازدواج ہونے پر کنیاؤن پر مثل خربوزہ وچاقو عائد ہوگی ۔ کیونکہ فی زمانہ وقت اور موسم کی تاثیر سے یہہ اثر ہوا کہ اعتبار و اعتماد دیگر یعنی باپ ۔ بیٹے اور ماں بیٹی اور برادرانِ حقیقی کا دلون سے عنقا صفت ہوگیا پس جبکہ تاثیر وقت سے یہہ حالت ہوئی تو پھر موقع شادی صغیر سِنی مین گردشِ زمانہ اور وقت پر کیسے اعتبار کیا جاوے ۔

دوھا

کال گرشتی سو اُڑ گئی اور آئی نہ سُوہا ہاتھ ۔ پاوٗ پلکھہ کی خبر نہین کہین کال کی بات
میرے من کچھہ اور ہتی کرتا کی من اور ۔ کرتا چاہین سو کرین جھوٹی من کی دوڑ

فی زمانہ مقولہ (پنہارا جہ تنہا پر جا) کو جو برادرانِ زمانۂ حال نے چند باتون پر ترجیح دیا ہے یہہ کہ

کوٹھی و بنگلہ مثل بادشاہان زمانۂ حال بنانا - یہہ کہ پوشش کوٹ و پتلون و بوٹ وغیرہ کو مستعمل کرنا - یہہ کہ سواری بگھی اور فٹن کو رکھنا - یہہ کہ میز و کرسی پر بیٹھکر کھانا کھانا - اگر بجائے اُسکے چند باتین اور بھی پسندیدہ خاطر ہو جاوین تو نہایت مستحسن ہوگا - یہہ کہ شادی بیٹا بیٹی کی بوقت بلوغیت کرنا - جیساکہ رواج سابقہ اِس بھارت ورش کا تھا - یہہ کہ روپیہ کو بوقت مناسب خرچ کرنا - یہہ کہ بلا تعصب مذہب گنی کے گن کو پسند کرنا - اور احسان کو نازلیست ماننا - میری رائے ناقص مین اگر یہہ افعال بھی پسند خاطر ہو جاوین تو جملہ بھارت باسیون پر تصف یعنی لقب گن گراہی کا زیب اندام ہو جائیگا - جیساکہ مضمون ذیل سے ثابت ہے -

چوپائی

اوگن تج سب کے گن گیہین
نج گن سُنت سرون سکچا ئین
جے ہر کہین پر سمپت دیکھی
ہیپرو ہنوہت سنکٹ سہہ ہین
پرگن سُنت ادہک ہر کھا ہین
دُکھت ہوہین پر بپت بشیکی

سوال - جو کچھہ کہ آپنے بشہادت مقولہائے بزرگان ہدایت فرمائی نہایت مناسب - مگر فی الحال کوئی مقولہ ایسا بتلاؤ اور یاد دلاؤ کہ جسکے پڑہنے اور سُننے سے خوف ایذا رسانی حاسدان سے طمانیت اور بیفکری ہو -

جواب - بہتر مصرعہ :- دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست -

دوہاہائے مہدایتی

ہیری پربل کیا کرے جو سہائے ہوئین رگھوبیر
دس ہزار گج بل گھٹو نہ دسن گز چیر
جنکو راکھے سائیان مار نہ سکے کوئے
اکہہ بیری سر پر پھرو بال نہ بینکا ہوئے
یا دُنیا مین آئے کے چھاڑ دے تو اینٹھہ

لینا ہو سو لیہی لے اُٹھی جات ہے پینٹھ

جہان دیا تہان دہرم ہے لوبھ جہان تہان پاپ

جہان کرودھ تہان کال ہے جہان چھما تہان آپ

سنگت کیجے سادھو کی ہرے اور کی بیادہ

اوچھی سنگت کرور کی آٹھون پہر اُپادہ

کبت

گیان گھٹے نر مودھ کی سنگت دہیان گھٹے بن دہیرج پائے

بھاؤ گھٹے نا مہہ سون کچھو مانگت مان گھٹے نت کے گھر جائے

سادھو کی سنگت سنپتی گھٹی اور روگ گھٹی کچھ اوکہد کھائے

وینی دیال دلدر گھٹے نت گوبند گوبند کے گن گائے

بھجن

جانکی ناتھ سہائے کرین تب کون بگاڑ کری نر تیرو

سورج منگل سوم بھر گو سنیت بدھ گرو ہین برو ایک بیترو

راہو کیت کی گمیہ نہین ہے جور دئی سنت ہو سہائے تیرو

گربہہ آسنے رہے پر پچھت اسوتھا مان ششتر پہیرو

بھارت مین بھوری کے انڈا گج گھنٹا لوپے پہیرو

دشٹ دسہاسن نربل دروپد اچیر اتارن کو گہیرو

اپنے بھگت کی آپ ہی سہائے کری باڈھو ہو چیر گہیرو

جسکی سہائے کرین وہ رگھوبر اُسکا جگ مین بھاگ بڈیرو

رگھو بنسی سنتن سکھدائی تلسی داس چرنن کو چیرو

دیگر

	ویدین دکھ ہرن دیوسنتن ہتکاری (غریب)
گیدھ (نام) گبراہ (نام) اجامیل (نام) بھیلنی (نام) سون کہا میل	
	پنچھی پر پرم ہیت (محبت) گنگا (نام بیسوا) سی تاری ؛ ؛ ؛ ؛
دیہرو (نام) کے سر چتر (تاج) دیت پرھلاد کو ابھار لیت	
	بہگت ہیت باند ہو سیت (لیل) کنک (لنکا) پوری جاری
تندل دیت ریجھ (خوش) جات ساگ پات سون اگہات	
	گنت نہین جہوٹے پہل کہاٹے میٹھے کہاری
گراہ لے گجراج گرسو دسا سن جیہ کہسو	
	کرشن کرشن نام لیت دروپد اپکاری
اتنی سن آئے گئے بچن پہ آر ڈ ڈہ سبھے	
	سور کور آیو سرن آنند ہرد بہکاری ؛ ؛ ؛

گل بستم دراوصاف مستورات نیک

دوہا

بیلریان بگلونتیان نیہا ناہین چکنت	جہتے گلے لگیان تہی ہی سوکنت

معنی یہہ کہ کسی نیک شاعر نے بزبان پنجابی یہہ دوہا فرمایا ہے جسکے معنی غور طلب ہین کہ یوں وہ بیل جس درخت کے گلے یا سہارے الجھ جاتا ہے وہ اسی جگہہ بمقدار زیست خود رہکر خشک ہو جاتا ہے جسکی صداقت مقولہ دیگر سے ثابت ہے :-

دوہا

بیل ہوت برکہا سین کرہی برکش سون پیت	پہ ان گئی چہوڑی نہین اپنی اتم ریت

مقولہ شاستری

श्लोक – बाला वृद्धा स्तथा रंडा स्सन्धा नस्कर
याचकाः ॥ विनाश्रयं न तिष्टन्ति
पंडिता वनिता लता ॥

معنی یہہ کہ بلا سہارہ اور مدد کے یہہ نہہ ۹ چیزین نہین ٹھہر سکتین - اصل مطلب دوہہ بالا کا یہہ ہے کہ جن مستورات خاندانی کا حسب تقدیر جس کسی مرد نیک یا بد سے حسب قانون دہرم شاستر ازدواج ہوجاتا ہے دیا آئندہ ہووے اُنکو تمام عمر اُسی پر قناعت پذیر ہو کر بسر کرنی واجب ہے - کیونکہ

دوہا

گو بن ملی نہ گیان بھاگ بن ملی نہ سجّن (دوست) ‖ تپ بن ملی نہ راج بانہہ بن ہٹے نہ دُرجن (دشمن)

اگرچہ :-

چوپائی

نارن بین وہ نار سُہاگی ‖ جنکے پُرش ہوین بڑ بھاگی

معنی یہہ کہ عورتون مین وہ عورت صاحب نصیب جسکا کہ خاوند صاحب اقبال ہو -

مگر :-

چوپائی

کرم لکھا جو باور نا ہو ‖ تو کت دوش لگائے کاہو

معنی یہہ جو اپنی تقدیر مین باؤلا خاوند لکھا ہو تو کسیکو دوش دینا فضول ہے -

چوپائی

ایک ہی دہرم ایک برت نیما ‖ کائے بچن من پتی پد پریما

معنی یہہ کہ عورت کی نجات اور مغفرت کے لئے فقط فرمانبرداری اور اطاعت شوہر کی تمام فرائض دینی اور دُنیوی سے مناسب اور بہتر ہے - خواہ وہ پتی کیسا ہی ہو -

چوپائی

برتوہ روگ لبش جڑہ دہن ہیان	اندہ بدہر کرہ ودہی ات دینا ن
ایسے پتی کر کے اپمانان	ناری پاوے جمپور دکہہ نانان

معنی یہہ کہ بوڑہا۔ بیمار۔ بیوقوف۔ نردہن۔ اندہا۔ بہرا۔ غصّہ والا۔ عاجز اگر ایسا بھی خاوند کسی عورت کا ہو اور عورت ندکور اُسکی تعظیم نہ کرے تو ضرور وہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب پاوے گی:۔

سوال۔ نیک مستورات کا حال جو آپنے بصداقت مقولہائے بزرگان جنت نشان لکھا معلوم کیا۔ مگر نیک مردون کا بھی حال تو بتلانا چاہیئے کہ وہ کیسے ہونے چاہیئن۔

جواب۔ ضرور۔ (درصفت نیکمردان)

چوپائی

دنہہ مان مدکرین نہ کاو	بھول ندیہین کو مارگ پاو
جنکی لہین نہ رپ رن پیٹھی	نہین لاوین پرتیہ من دیٹھی
جننی سم جانین پر ناری	دہن پرایا بکہہ تین بکہہ بہاری

معنی یہہ کہ (۱) بناوٹ یا غرور کبھی نہین کرتے۔ بھولکر بھی بدراہ مین پاؤن نہین دہرتے۔

(۲) جنکی دیکھتے نہین دشمن میدان جنگ مین پشت۔ غیر عورت پر نظر نہین کرتے۔

(۳) مان کی برابر جانین پرا ستری کو۔ غیر کے دہن کو زہر سے بدتر جانتے ہین۔

چرا نہ باشد۔ (**مصرعہ**) **وزیر چنین شہریارے چنان**۔

(**سوال دیگر**) یہہ کہ زمانہ موجودہ کی استری اور پرشون کا کیا چال چلن ہے۔

جواب:۔ زمانہ حال مین فیصدی پانچ ایسے نیکمرد یا عورت جنہون کی تعریف مقولہٗ بزرگان پیشین سے ظاہر ہے اگر ہون تو عجب نہین۔ ورنہ زیادہ تر زمانہ حال مین وہ نقل مشہور ہے

(جیسی کنجی ستی ویسے اوٗت پنجاری) غرضکہ بعض مرد صاحب حسب مقولہ زیرین بیوی کے شاکی ہین :-

دوھا

پورٹی بھوجن چیچ ڈہن اور کلہارٹی نار
گاڑی پوہن گنوڈہن اور گلونتی نار

چوتھے ٹیسلے کا پڑہ نرہ کہہ لنشانی چار
چوتھے پٹیہ ترنگ کی سُرگ لنشانی چار
(پشت گھوڑا)

کبت

پراتسمین گرجی بھکے برجین سب لوگ رہے نہین چھالی
جلیٹھ سُسر کی لاج نہ راکھی بگڑ بڑہ وسی کی کون لبانی (کیا طاقت)
ساس کو مار نراس کرے میری آنگن تین اُٹھ جاری جٹھانی
پانی کے مانگت پتھر مارے نار نہین یہہ ہے ناہری آنی (شیرنی)

اور بعض موقع مستورہ صاحبہ بباعث عدم قدردانی کے خاوند کی شاکی ہین۔

دوھا

جہان گُن کو گاہک نہین تہان نہ واکو کام
صیقلگر وہان کیا کری جہان نپٹ لٹھن کو گام

در مذمت مستورات زمانہ حال

گُن مندر سندر پتی تیاگی
سو بھاگنی بھوشن (زیور) ہیمان

بھجین نار پر پُرش ابھاگی
بہ ہون کو شر لگار لوٗنیان

در مذمت مردان زمانہ حال

پر تیہ لمپٹ کپٹ سیانے
ناری بیش (ہمقدین) نرسکل گوشائین

موٗہ درؤہ ممتا لپٹانے
ناچین نٹ مرکٹ کی نائین

سوال - یہہ کونسے بدافعالون نے (کوئے بھانگ ڈالی) جسکے نشہ مین عام طور پر ایسی ایسی حرکات ناز یبا اِس مدتہیہ دیش مین پیدا ہوئین جس سے علاوہ نقصانِ بیوی اور خاوند کے

بہن اور بھائی اور باپ - بیٹے کا حجاب دِلون سے اُٹھا جاتا ہے -

جواب :- میری رائے ناقص مین سانگ اور بھانڈون کے تماشہ وغیرہ نے جسکا آغاز بدرجۂ غایت یکصدی اور زیادہ تر رواج ۱۸۵۷ء کے بعد ہوا - ایسا تخم بے شرمی کا بویا جسکے ثمرہ کے مزون کو بیان کرتے ہوئے محجوب اور منفعل ہون - اپنی ٹانگ اُگھاڑی بہرہنہ - آپ ہی لاجون مری - اپنا کینا کھوٹا مالن کا کیا دوش - **مصرعہ** :-

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

سوال - بے شرمی تو بیان کرو ؟ -

جواب - (الف) :- یہہ کہ پرمیشور کے لاڈلے بھگتون کے نام سے سوانگ کو نامزد کرنا اور اُنکی سوشیلا رانیون کے سروپ بنا کر جنکے شیل اور عصمت کی تعریف مقولہ منسلکہ ذیل سے ثابت ہے - جلسۂ عام مین تختون پر نچانا اور نگاہ بد سے دیکھنا -

شعر

تنش را پیرہن عُریان ندیدہ	چو جان در قالب اندر آرمیدہ

مثلاً راجہ ہریشچندر راجہ نل و مہاراج گوپی چند بھرتری صاحبان کہ جنکی راستی اور سخاوت کی تعریف مقولہائے بزرگان ہند سے مشتے نمونہ از خروارہ صاف ظاہر ہے -

چوپائی

شیو دو ہیچ ہریچند نریشا	سہے دھرم ہت کوٹ کلیشا
جن کر نام نیت جگ گاہین	سُکل اَمنگل مُول نشاہین (تمام تکلیف)

دوھا

سام نام کے کارنے سب ہی دَار اکھوئے	مُورکھ جانی کھو دیا دِن دِن دُونا ہوئے

(ب) یہہ کہ ایسے ایسے اکابرون اور مہاپُرشون پہ اتہام عاشقی و معشوقی کا رکھنا اور حسب الارشاد مہاراج تلسی داس صاحب پرمیشور کے خوف سے نہ ڈرنا -

چوپائی

سُن سُریش رگھوناتھ سُبھاؤ — نج اپرادھ رسائے نہ کاؤ
جو اپرادھ بھگت کر کرئی — رام روش پاوک سو جرئی
رام سدا سیوک رُچ راکھی — بید پُوران سادھ ہو سُرساکھی

معنی یہہ کہ جو شخص بیوقوفی سے پرمیشر کی شان مین کچھہ گُستاخی کرے تو وہ کبھی خیال نہین فرماتے مگر جو کوئی اُنکے بھگت کے ساتھہ گُستاخی یا ایذا رسانی کرے وہ فوراً رام کے غُصّہ کی آگ سے جل جائیگا ۔ رام نے ہمیشہ سیوک کی خواہش کی مقدم سمجھا ۔ بید اور پُوران اور سادھو اور دیوتا گواہ ہین ۔

(ج) یہہ کہ موسم ہولی مین اچھی اچھی پوشاک اور زیور اپنی مان ۔ بہنون کا بلا خیال قوم اور ذات کے کہ جنکا پسینہ مرض طاعون بد سے زیادہ اثر رکھتا ہے پہنا پہنا کر پھر اپنے استعمال مین لانا اور پاک سمجھنا ۔

(د) یہہ کہ موسم ہولی مین خود بھانڑ بنکر اور سر کو مُنڈوا کر ناچتے ہین اور حسب مضمون ذیل بہُت آنند ہوتے ہین ۔

چوپائی

جنم رنک جنون پارس پاوا — اندھے لوچن لابھ سُہاوا
موک بدن جیسے شارد چھائی — مانون سمر شور جے پائی

معنی یہہ جیسا کہ بہُت مُفلس کو خزانہ کے ملنے سے اور نابینا کو بصارت کے ہونے سے ۔ گونگے کو بولنے سے ۔ بہادر کو میدانِ جنگ مین فتحیابی سے خوشی ہوتی ہے ۔

دہمیرین نمط زمانہ حال مین علاوہ سانگ اور تماشہ گوناگون کے ڈوبیوہار جدید یکے غلطی ذوم خُشکی تری نے اپنے اقدام اور بہادری سے صیغہ تار بازی کو روپوش کر کے ایسا قدم مضبوط پکڑا ہے کہ بمیعاد ہفت سالہ شادی عارض ہونیوالی ہے ۔ جسکو کہ فی زمانہ کے ابنار اپنی پُشت ہا پُشت

کا بیوہار ظاہر کرتے ہین ۔

خلاصہ مقولہائے بالا کا یہہ ہے جیسا کہ آپکو مضمون زیرین سے ثابت ہوگا ۔

چوپائی

کال دنڈ گہہ کا ہو نا مارا	ہرے دہرم بل بدّہ ہ بچارا
نکٹ کال جیہی آوت سائین	تیہی بھرم ہُوئے متہاری نائین

معنی یہہ کہ ملک الموت لاٹھی لیکر کسیکو نہین مارتا ہے لیکن دہرم اور طاقت اور عقل اور خوض کو دور کر دیتا ہے ۔ نزدیک وقت موت کا جب آتا ہے عقل قایم نہین رہتی ہے ۔ جیسا کہ مضمون خالص ہندی سے ثابت ہے :۔

جب بدہنا دارن دُکہہ دیئی	تا تین پہلے مت ہر لیئی

پس مطلب اِس تکلیف دہی کا یہہ ہے کہ ہمکو ہمارے افعال اور کرم نہی نے حسب مقولہ مفصلہ ۔

دوہا

اونٹ بٹورا پہ چاڑہی گمٹ گیند کھیرائ	کو کرم کر کی سُکہہ چہین اپجیج کہا نجائ

شعر اُردو

آن تھی سو اُڑ گئی ایک جان باقی رہگئی	مال تھا سو کھو دیا دو کان خالی رہ گئی

علاوہ تکالیف روز حشر مُبتلائے مصیبت و امراض گوناگون کے کیا اور بے شرم کہلایا ورنہ اُن لوگون ۔ تماشائیون کا جنہون نے کرایسے تماشے اور اُن رذالون کا جنہون نے کر ایسے بیوہار ایجاد اور جاری کئے کیا بگڑا ۔ (دُہوبی بیٹیا چاند سا سیٹی اور پٹاخ) مناسب ہے کہ بر مضمون مسئلہ گذشتہ راصلوۃ آئندہ را احتیاط توجہہ فرما کر مقولہائے ہندی دہولی نصیحت آمیز مفصلہ ذیل پہ نظر توجہہ فرماوین ۔

دوہا

پیروہن پر تو تھُوکئی پہ اپسنتری مات سمان	اسمین جو ہرنا ہ ملین تلسی داس ضمان

مقولہ

چوری جاری متھیا - اور سادہ کی اچھا (زناکاری)

ہوری

ہوری کھیل نجانی کھلاری - عمر یونہین بیتی ساری

پھینکو گلال رنگ (?) پھینکو میل بھری پچکاری

رنگ رنگیلی موری پچرنگ چونر کہلت پھاگ لگاری — ایسا مہا موڑہ اناری

ہوری کھیل نجانی کھلاری

باجت ہین مردنگ مرلیا سنکھہ جھانجھہ ڈھپ بھاری

مت کو ہین سنمت کچھہ ناہین ہوت ششھ دھن پیاری — سوت نہین جات سنبھاری

ہوری کھیل نجانی کھلاری

ناچت ناچ بھاؤ تبلاوت گاوت تان دے تاڑی

انتر چھپ نر کہو نہین مورکھ چیتن تنتو بچاری — پھولی ادھیت کیاری

ہوری کھیل نجانی کھلاری

بیتے جھوگ ہی سیوت سیوت نرمل بدھ پاری

نام این رس چاکھت ناہین دیئی نئی نت گاری — کٹھن نر بھی سنساری

ہوری کھیل نجانی کھلاری - عمر یونہین بیتی ساری

گلِ بست و یکم در صفتِ شنیدن فریاد بیکسان

دوھا

کہنے ہین کرتے نہین منھہ کی بڑی لبار — مُہنڈے کالے ہوئینگے سائین کے دربار

معنی یہہ کہ جو اشخاص زبان سے وعدہ کر کے اسکو پورا نہ کرین وہ دنیا مین لبار اور جھوٹے مشہور

ہو کر پرمیشور کے یہان کیا منھ دکھلائین گے - ایسے سخی سے بخیل بہتر - بقول بزرگے - (ز آتا سے سوم بھلا جو جھٹ جلد دے جواب) -

دلاور وفا باش ثابت قدم	کہ بے سکہ رائج نباشد درم
مگردان زکوئے وفا روئے دل	کہ در پیش جانان نہ باشی خجل

دیا آنکہ جو اشخاص اور ون کو کسی عمل کرنیکے لئے دیانہ کرنیکے لئے سمجھاتے ہین اور خود اُسپر توجہ نہین کرتے وہ پرمیشر کے دربار مین ضرور سیاہ رو ہونگے -

شعر

ہر یکے ناصح برائے دیگران	ناصح خود یافتم کم درجہان

دوھا

پنڈت اور مشعلچی دو لون سوجھے ناہ	اَورون کو کرین چاندنا آپ اندہیرے مانہہ

مثلاً فی زمانہ جو ایسے اشخاص ہین جنھون کو کہ لذائذ دُنیوی کو چکھتے ہوئے ایکہ زمانہ گذر گیا مگر تاہم ہر وقت مرجانے اِستری اپنی کے باوصفیکہ اولاد موجود ہے -

شعر

کاسۂ چشم حریصان پُر نہ شد	تا صدف قانع نہ شد پُر در نہ شد

باغوائے نفس آمارہ باایام پیری یعنی قریب چالیس سال خواہش شادی کرتے ہین -

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت	مزاج تو از حال طفلی نہ گشت
ہمہ با ہوا و ہوس ساختی	دمے با مصالح نپرداختی
مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار	مباش ایمن از بازی روزگار

اور اسوائے اِسکے اگر اولاد ہو یا نہ ہو بحالت موجودہ جبکہ عمر قریب چالیس سال ہوئے جتن اور تدبیر واسطے شادی کے کرنا حسب منشا مضمون منسلکہ ذیل فی زمانہ نہایت نامرزون معلوم ہوتا ہے -

۱۱

دوھا

بھوک گئے بھوجن ملا جارٹی گئے قبار	جوبن گئے تریا ملی تینون دیہو بھار

کیونکہ میعاد عُمر زمانہ حال کی بہت قلیل ہے مضمون زیرین کو ملاحظہ کرین ۔

چھند

نر پیڑیت روگ نہ بھوگ کہین ابہمان برودہ اکارن ہین
لکھو جیون سمبت پنچ دشا کلپانت نہ ناش گمان آشا
کلی کال بیحال گئے منوجا نہین مانت کو اُو اُنوجا تنوجا
نہین توش بچار نہ شیتلتا سب جات کوجات بہے منگنا

معنی یہہ کہ ہر ایک انسان بیمار (ہاضمہ درست نہین) غرور اور [illegible] بے مطلب ۔ تھوڑی زندگی بدرجہ غایت پچاس سال ۔ اُمید اور آسا تا قیامت ۔ زمانہ کلجگ نے سب انسانون کو خراب کیا ۔ کوئی بیٹی یا بھتیجی کو نہین مانتا ۔ صبر اور بچار اور ٹھنڈک [illegible] عدم ہوگیا ۔ ہر ایک مانگنے کو پسند کرتا ہے ۔

اور بیچاری بیگناہ مستورات لوعمر کے لئے جنہون نے خاوند کو آنکھ سے بھی نہ دیکھا ہو باوصف ہدایات قانون سنو سمرتی دوسری شادی کرلنے سے ممانعت کرتے ہین افسوس ہے اور یہہ مقولے یاد آتے ہین :۔

چوپائی

بدھ گپت سرجی نار جگما ہین	پرہ آدھین سپنے سُکھ نا ہین
پُرش پرتاب پربل بہو بھانتی	ابلا ابل سہج جڑہ جاتی

معنی یہہ کہ مرد زبردست اور عورت کمزور اور بادلی ہین ۔ بجز اسکے کیا خیال کیا جاوے ۔

اُردو شعر

اور ونکی بُری بات تو بھاوے نہین تمکو	پر اپنی بُرائی نظر آوے نہین تمکو

دوھا

دُربل کو نہ ستائے جاکی موٹی ہائے | موئی کھال کی پھونک تین لوہ بھسم ہوجائے
برم ستائے جاتے ہین راج تیج اور بنس | تینون نالا دیکھو راون کیرون کنس

فارسی

چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت | بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت

انصاف یہہ ہے کہ اگر سنورات کو منع فرمایا تھا دیا فرماتے ہین آپ بھی وہ عمل نکرتے دیا نکرین۔

مقولہ فارسی

آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگری مپسند

التماس یہہ ہے کہ گردش و انقلاب زمانہ پر توجہہ ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ مضمون مندرجہ ذیل سے صاف ظاہر ہے :-

چھند

بہے کام بس جوگیش تاپس پامرن کی کو کہے
دیکھین چراچر ناری میہ جے برمہہ میہ دیکھت رہے
ابلا بلوکین پُرش میہہ جگ پُرش سب ابلا مینگ
دُوی دنڈ بھر برہمانڈ بھیتر کام کرتا کوتک اننگ

معنی یہہ جبکہ زاہد اور عابد پابند نفس ہوگئے تب ایسے موقع پر بیوقوفون کی کیا شکایت۔ جو اشخاص سب جیوون مین برمہہ کو دیکھتے تھے وہ اب باہم یکدیگر استری اور پُرش کو دیکھہ رہے ہین۔ مقولہ شاستری کو ملاحظہ فرماوین۔

اشلوک

श्लो०— कामानुराणं नभयं न लज्जा · निद्रातुराणं
न च भूमि सय्या ॥ तृषानुराणं नहिपात्रशुद्धिः

क्षुधा तुराणं न बलं न बुद्धि: ॥ १ ॥

معنی یہہ کہ شہوت سے بیقرار کو خوف یا شرم نہین رہتی ہے - نیند سے بیقرار کو چارپائی یا زمین کا کچھ خیال نہین رہتا ہے - پیاس سے بیقرار کو برتن کی صفائی کی تمیز نہین رہتی ہے - بھوک سے بیقرار والے کی طاقت اور عقل دُور ہو جاتی ہے -

خُلاصہ اِس تمام مقولہائے ہندی و فارسی و شاستری کا یہہ ہے کہ ہر ایک جیو انسان و حیوان و دیگر چرند و پرند مین ایک مادّہ شہوی اپنے وقت یعنی موسم جوانی مین ایسا جوش مارتا ہے کہ جس سے ہر ایک جیو از خود رفتہ و دیوانہ ہو جاتا ہے - جیسا کہ مضمون زیرین سے ترشّح ہوتا ہے ملاحظہ فرمادین -

چوپائی

جوبن جُر کہہ نہین بلگاوا	ممتا کہہ کر جش نہ ناوا
موہ نہ اندہ کین کہہ کیہی	کو جگ کام نچاوا نہ جیہی
چنتا سانپن کاٹے نہ کھایا	کو جگ جائے نہ بیاپی مایا

معنی یہہ کہ جوانی کے بُخار نے کِسکو خراب نہین کیا - ممتا محبّت نے کِسکی عزت مین فرق نہین ڈالا - اُنس نے کِسکو اندھا نہین کیا - دُنیا مین کون ہے جسکو مادّہ شہوت نے نہ نچایا ہو -

سوال - تمہارا مطلب خاص کیا ہے - **جواب** -

دوہا

کبیر سوئی پیر ہین جو جانین پر پیٹر	جو پر پیٹر نجانے ہین ہو کافرے پیر
تلسی غرض غریب کی (بزرگی) بڑی (پلنی تکلیف) سُنین دی کان	سری پت اور گجراج سُون کہان (بے اعتقاد تن) نہی پہچان

معنی یہہ کہ مہاراج تلسی داس صاحب فرماتے ہین کہ غریبون کی عرض کو بمقتضائے قانون قُدرت کے بڑے اور بزرگ کان اور من لگا کر سُنا کرتے ہین - دیکھو گراہ کے مُنہ سے گجراج کو بلا (عنایت) سابقہ بذاتِ خود تشریف لا کر چھڑانا معروضہ مصرعہ اوّل کو ثابت کر رہا ہے - پس اسوقت بھی

غریبون او بیکسون کی فریاد اور الغیاث کو بڑے اور سرپرست اس بہارت ورش خیر اندیش کے اگر سنین تو کیا عجب ہے

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

نابھجن

سُنا جی مین نے نربل کے بل رام
گج اور گراہ لڑے جل بیتر ہارے گئی گج مان
نپٹ بدہو نربل ہی جا دن گہہ لائے رجہ رام
پیر سدا مان بات دکہہ پائے پہونچے دوارکا دہام
اپ بل تپ بل اور بہو بل چوتہو بل ہے دام

جو بہر ڈہونڈہی جل اوپر تب سمرو ہری نام
دُسباسن کی بہجا تہکت ہی بسن روپ بہی شام
دین جان کے کرپا کینی پورن کینے کام
سورداس بہگوان بہروسہ ہا۔ ترکے ہری رام

کتاب ہذا نیاز مند کنہیا لعل کاندہلوی نے بغرض بہنیٹ راج دربار و استفادہ عام
بسلک تحریر اپنے کے منعقد کرکے باہتمام سندر لال ولد شیام لعل ذنیزادہ
ساکن قدیم قصبہ کاندہلہ ضلع مظفرنگر حال مقیم شہر مختار عام
لالہ دلیپ سنگہہ صاحب رئیس میرٹھہ کے مطبع دی
این۔ ڈبلیو۔ پی۔ ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ
و اخبار میگزین ہند کے این۔ ڈبلیو
پریس شہر میرٹھہ
مین تاریخ یکم جنوری
سنہ ۱۹۰۲ع
مین چہپا

کتب خانہ

کیا آپ اسی بے بہرہ ہین

اخبار ہینی کے لئے میگزین ہند میرٹھ جو دی این - ڈبلیو - پی - ٹریڈنگ کمپنی لمٹیڈ میرٹھ سے ماہواری شایع ہوتا ہے ایک نہایت اچھوتا اخبار ہے جسکی ہر روش مرغوب خاص و عام ہے - مضامین ہر قسم فوٹو گرافک اور ہارمونیم کے نکتے سیاینس کے تجربے - شعر و سخن - انعامی معمات - اور عام خبرین وغیرہ وغیرہ دریا بکوزہ درج ہوتی ہین - گویا اس اخبار مین دنیا بھر کی باتین لکھی جاتی ہین - اسکا نرالا طرز اور لکھائی چھپائی بھی ایک زینت ہے - دیسی ریاستون اور ولایت وغیرہ مین نہایت پسند ہوا ہے - اشاعت بھی کثیر رکھتا ہے - گویا تجارت کا پانیر ہے - قیمت سالانہ پیشگی .... عمر

سامان فوٹوگرافی ہارمونیم باجے فونوگراف وغیرہ بکفایت ملسکتی ہین

فہرست مفت منگا لیجئے

فوٹوگرافک ڈپو!! فوٹوگرافک ڈپو!!

راٹن ـ الفورڈ ـ بارنٹ ـ کوڈک اور لانکیسٹر وغیرہ وغیرہ کی اشیاء تازہ مال ہر ہفتہ آتا ہے نرخ بہت ارزاں ہے فہرست مفت

چند ضروری اشیاء کی قیمتیں حسب ذیل ہیں

الفورڈ ڈرائی پلیٹ آرڈینری ـ ایمپریس اسپشل ریڈی کروماٹیک — سائز ۴¼×۳¼ ۶½×۴¾ ۸½×۶½ ۱۰×۸ ۱۲×۱۰ ۱۵×۱۲ — قیمت فی درجن

راٹن اینڈ وین رائٹ کی ڈرائی پلیٹ انسٹینٹ اور آرڈینری ڈراپ شٹر اور اسپیڈ

الفورڈ پی ـ او ـ پی سفید گلابی میٹ اسپیشل شیٹ ٹیوب ـ ۲ شیٹ ٹیوب

بارنٹ برومائڈ پیپر پلیٹنو میٹ اسمتھ ہارف — فی درجن پیکٹ

فوٹوگرافی کے متعلق جو چیز منگانی ہو یا کوئی بات دریافت کرنی ہو ہمارے دفتر سے پہلے خبر لے لیجئے۔

المشتہر دی این ـ ڈبلیو ـ پی ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ میرٹھ

ایڈیسن صاحب کا فونوگراف

گریفوفون یعنی خود گانیوالی مشین

ایگل گریفوفون نہایت عمدہ مضبوط مع ریپرڈیوسر ہیرنگ ٹیوب ہارن -

۶ - انگریزی بھرے ہوئے ریکرڈ و - قیمت للعہ

جوبلی فلوٹ

یہہ ہارمونیم باجہ نہایت خوبصورت ہے آواز
سُریلی کنیز یعنی پردے چوڑے لانبے اور آسان چلنے
والے بیلو یعنی دلکش آسان چلنے والا لکڑی
اور بناوٹ نہایت مضبوط ۳ اکٹیو اور
۳ - اسٹاپس مع بکس قیمت

۳۵

روپیہ

ہارمونیم

فہرست

مفت

منگا لیجیے

اسٹوڈنٹ ہارمونیم

دستی اور پیر سے بجنے والا یہہ باجہ
بشکل ٹیبل بہت خوبصورت خوشنما اور
شاندار ہے آواز سُریلی اور نہایت عمدہ بناوٹ مضبوط
چاہے دستی فلوٹ کہیے یا ٹیبل ہارمونیم کرلیجیے
۳ اکٹیو اور ۱۳ اسٹاپس مع پیڈل
شو اور بکس قیمت للعہ

روپیہ

قیمت پالور ہارمونیم للعہ

دستی اور پیر سے بجنے والا باجہ نہایت خوشنما اور خوبصورت آواز نہایت سریلی -
بناوٹ مضبوط غرض یہ باجہ ہندوستانی آرگن کی کمی پورا کرنے کے لئے اوّل درجہ کا کام دیگا خواہ
کرسی پر بیٹھکر بجائیے یا فرش پر ۳ اکٹیو اور ۱۳ اسٹاپس مع پیڈل شو اور بکس

المشتہر ڈی ۔ اے ۔ ڈبلیو ۔ بی ٹریڈنگ کمپنی لمیٹیڈ میرٹھ